بجملہ حقوق محفوظ ہیں

اس ناول کے کردار، واقعات
مقامات قطعی فرضی ہیں۔ کسی
قسم کی مماثلت محض اتفاقیہ ہوگی۔
جس کے لیے ادارہ یا مصنف ذمہ دار نہ ہوں گے

قیمت [illegible] روپے

اسرار احمد (ابن صفی) نے ایجوکیشنل پریس سے چھپوا کر دفتر اسرار پبلی کیشنز
۱۰/۱ فردوس کالونی کراچی سے شائع کیا

پیشرس

غالباً دسمبر [illegible] کی بات ہے، جب میں نے اس ناول کا اشتہار ترتیب دیا تھا اور "ہلاکت خیز" نام تجویز کرتے وقت اس کا وہم و گمان تک نہیں تھا کہ خود میری قوم کو کسی ہلاکت خیزی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اشتہار میں ہاتھی کا بھی ذکر تھا۔ سو آخر ہاتھی بھی نکل آیا۔ ہاتھی پھر ہاتھی ہے، خواہ پورس کا ہو یا ابرہہ کا۔ [illegible] اور [illegible] میں پورس کے ہاتھی کا کردار ادا کرنے کے بعد شاید اس بار ابرہہ کے ہاتھی کا کردار ادا کرنے کی کوشش کی تھی۔ ۷۱ء کے بعد سے اس وقت تک شاید ہم اسی کے منتظر تھے کہ دیکھیں ابرہہ کے ہاتھی کا کردار کس حسن و خوبی سے ادا کرتا ہے۔ اوور ایکٹنگ تو نہیں کرتا..... خدا کا شکر ہے کہ بر وقت "کن" کا نعرہ لگ گیا اور قوم تباہی سے بچ گئی۔ یہ کچھ بھی ہوا ہو لیکن میں آپ سے بیحد شرمندہ ہوں کہ یہ کتاب ویسی نہ ہو سکی جیسی میں چاہتا تھا۔ جب ہم خود ہلاکت خیزیوں سے دوچار ہو کر ذہنی انتشار میں مبتلا ہو گئے ہوں تو

مار دھاڑ سے بھرپور کہانی کس طرح لکھی جا سکتی ہے (خصوصیت
سے نوجوان مجھے معاف کر دیں)

اب دوسری سنیئے! آج ہی کے اخبارات میں یہ خبر جلی حروف میں شائع ہوئی ہے کہ روس ایک ایسی اچھی شعاع بنانے میں کامیاب ہو گیا ہے جو بین البرّاعظمی میزائلوں کو فضا ہی میں تباہ کر دے گی... لیکن میں پوری سچائی سے اعلان کرتا ہوں کہ زیرو لینڈ والوں نے یہ شعاع آج سے ایک ہفتہ قبل استعمال کی تھی... اور اس کے سلسلے میں عمران کو دل کھول کر الّو بنایا تھا لیکن میری کون سنے گا۔ کریڈٹ روس ہی کو جائے گا۔ اللہ کی مرضی۔

تیسری بات یہ ہے کہ ماشاء اللہ اس بار تنخواہوں میں ڈیوڑھا اضافہ ہوا ہے۔ لہٰذا ادھر بھی بات "چونی" کی نہیں رہ گئی۔ یہ اضافہ مجھے اسی وقت کر دینا چاہیئے تھا جب دوسروں نے کیا تھا لیکن میرا آپ سے وعدہ تھا کہ آپ کی تنخواہوں میں اضافے سے قبل قیمت میں اضافہ نہیں کروں گا۔ خواہ گوشت کسی بھاؤ بک جائے۔ بہرحال تنخواہوں میں اضافے کی بناء پر اُجرتوں میں بھی اضافے ہوئے ہیں۔ اس لئے اب عام شمارے تین روپے کے اور خاص نمبر ساڑھے چار روپے کے ہوا کریں گے...

جہاز پام کے درختوں سے گھرے ہوئے شہر دارالسلام پر چکر لگا رہا تھا... ہدایت کے مطابق مسافروں نے حفاظتی پیٹیاں کس لی تھیں۔ ذرا ہی سی دیر میں جہاز دارالسلام کے ائیرپورٹ پر لینڈ کرنے والا تھا۔ جیمسن نے کنکھیوں سے ظفرالملک کی طرف دیکھا جو بظاہر اونگھ رہا تھا... لیکن حقیقتاً وہ بھی کنکھیوں سے اپنے برابر بیٹھی ہوئی یورپین لڑکی کو دیکھے جا رہا تھا۔

جیمسن نے ابھی تک یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی تھی آخر اتنے لمبے سفر کی زحمت کیوں گوارہ کی گئی تھی۔ سیاحت کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ کیونکہ ظفر کی مالی حالت اس پر اظہر من الشمس تھی... پھر تنزانیہ کا سفر کیوں۔؟

لیکن اُسے یہ ضرور معلوم تھا کہ دارالسلام کے سب سے بڑے اور مہنگے ہوٹل... کلیمنجارو میں اُن کا قیام ہوگا۔ وہاں دو کمرے پہلے سے ریزرو کرائے جا چکے تھے۔ جن کا کرایہ دو سو ساٹھ شلنگ یومیہ تھا۔ کمرہ بھی متوسط درجے کی بودوباش کے لئے تھا

ورنہ صرف قیام اور ناشتے کے لئے انھیں ایک سو اسی شلنگ فی کس یومیہ خرچ کرنا پڑتا۔ بہرحال جیمسن اچھی طرح جانتا تھا کہ ظفر کی جیب اتنی بھاری نہیں تھی۔ لہٰذا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں سوچ سکا تھا کہ یہ عیاشی سرکاری ہی خرچ کی مرہون منت ہوگی۔

اُن دنوں جیمسن بڑی خاموشی سے زندگی بسر کر رہا تھا۔ زیادہ تر پڑھتا رہتا۔ زبان میں زہریلا پن بھی نہیں رہا تھا۔ خواہ مخواہ ہر ایک سے خوش اخلاقی برتنے کو جی چاہتا۔ وجہ یہ تھی کہ صوفیائے کرام کی زندگیاں زیر مطالعہ تھیں اور اسے تزکیہ نفس کی سوجھی تھی۔۔۔۔ خوبصورت عورتوں کو گھورنا ترک کر دیا تھا۔ بیئر تک نہیں پیتا تھا۔ مونگ کی دال اور لوکی غذا ٹھہری تھی۔ دنیاوی تزک و احتشام کو حقارت سے دیکھنے لگا تھا۔۔۔ کبھی کبھی ظفر کو بغور دیکھتا تو اسے ایسا محسوس ہوتا جیسے وہ ایک بے بس چوپائے کی طرح اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مار رہا ہو۔ کچھ دنوں پہلے آنکھوں میں ذہانت کی جو چمک نظر آتی تھی، اب وہی ابلہی کی بے بضاعتی محسوس ہونے لگی تھی۔ وہ سوچتا یہ شخص کیا جانتا ہے۔ کچھ بھی تو نہیں سرکس کے ایک اداکار کی طرح اپنے شب و روز گزار رہا ہے۔ ہنستا ہے تو اسے علم نہیں ہوتا کہ کیوں ہنس رہا ہے اور الّو کو رونا کہاں نصیب ہوتا ہے۔ روتے تو عقل والے ہی روتے ہوئے دنیا میں آتے ہیں اور زندگی بھر روتے رہتے ہیں۔

بہرحال ظفر الملک اس سفر کے دوران میں کئی بار کوشش کر چکا تھا کہ اس یورپی لڑکی کی توجہ کا مرکز بن سکے لیکن کامیابی نہیں ہوئی تھی۔

جیمسن خاموش تماشائی بنا رہا تھا۔ ایک بار بھی اس سلسلے پر اظہارِ خیال کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔ دراصل جیمسن کا خیال تھا کہ اس کے دل کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ لہٰذا اسے صرف لذتِ تماشا ہی تک محدود رہنا چاہئے۔ تفسیر وہ خود کر سکتا ہے۔ اس اداکار سے کیا پوچھے جو خود بھی نہیں جانتا کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کیوں کر رہا ہے۔

تو جیمسن تصوف کی چند کتابیں پڑھ کر خود کو ایسا ہی صاحبِ حال سمجھنے لگا تھا۔ جہاز کے بلند ہوتے ہی ذہن پر عجیب سا سناٹا طاری ہو گیا۔

یورپین لڑکی سیٹ سے اُٹھی تھی اور ظفر حماقتاً پہلے ہی کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ آگے بڑھ گئی اور جیمسن نے کہا: "خود کو قابو میں رکھئے یور ہائی نس۔۔۔ ضروری نہیں کہ اس کی اور آپ کی منزل ایک ہی ہو۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ تم بولے تو۔۔۔" ظفر نے جھینپی ہوئی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"میں نہیں۔۔۔ کوئی اور بولا تھا۔۔۔"

"درکش۔۔۔ چلو۔۔۔ آگے بڑھو۔۔۔"

یورپین لڑکی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی۔

"اپنی گھڑی گرینچ مین ٹائم سے تین گھنٹے آگے بڑھا لو۔" ظفر نے نکاسی کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"زبانی یاد رکھوں گا۔ گھڑی کو نہیں چھیڑ سکتا۔ کیونکہ میری پیدائش گرینچ مین ٹائم کے مطابق ہی ہوئی تھی۔۔۔ لو آؤ نس یور ہائی نس۔۔۔"

ایئر پورٹ سے وہ ٹیکسی پر سٹی ڈرائیو کی طرف روانہ ہوئے۔ کلیمنجارو کی دس منزلہ عمارت سٹی ڈرائیو ہی پر واقع تھی۔

ظفر الملک نے دو تین گہری گہری سی سانسیں لیں اور بولا۔ "عجیب سی مہک ہے فضا میں۔ بالکل ہی نئی دنیا معلوم ہوتی ہے۔۔۔"

"اور یورپ سال پرانی۔" جیمسن برا سا منہ بنا کر بولا۔ "کفن اور کافور کی بو ہو گی۔"

"کیوں دماغ خراب کر رہے ہو میرا۔۔۔" ظفر جھنجھلا کر بولا۔

"میں آپ کو نجات کے راستے پر لگانا چاہتا ہوں۔۔۔"

"یہاں۔ اتنی دور۔۔۔ خطِ استوا کے قریب۔۔۔"

"ماحول کی تبدیلی سے بڑی مدد ملے گی۔ مگر یہ شاید ممکن نہ ہو سکے۔"

"اچھا بس۔۔۔ میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔"

"ایز یو پلیز۔۔۔ لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ہم اتنے مہنگے ہوٹل ہی میں کیوں قیام کر رہے ہیں؟"

"اپنی جیب سے نہیں کر رہے۔۔ جو کچھ کہا گیا ہے کر رہا ہے۔۔"

"یہاں کونسی زبان بولی جاتی ہے۔۔"

"سواحلی اور انگلش۔۔۔"

"آپ کو آتی ہے سواحلی۔۔"

"نہیں۔۔۔"

"کاش مجھے آتی ہوتی۔ یہاں کے عوام سے گفتگو کر سکتا۔۔"

"شکر ہے کہ وہ تمہاری بکواس سے محفوظ رہیں گے۔۔۔"

"لیگو بیچ پلیز۔۔۔"

عمارت دیکھ کر ظفر الملک کی باچھیں کھل گئیں۔ عمارت کے سامنے ہی ایک عمدہ اور بڑے سائز کا سوئمنگ پول نظر آ رہا تھا۔ بڑی پُر فضا جگہ تھی۔۔ ساحل بھی کچھ زیادہ دور نہیں تھا۔ بڑی خوشگوار ہوا سمندر کی جانب سے چل رہی تھی۔ اور وہ عجیب سی مہک جو اُنہوں نے جہاز سے اترتے ہی محسوس کی تھی۔ یہاں بھی برقرار تھی۔

سورج غروب ہونے والا تھا اور وہ پانچویں منزل پر اپنے کمروں میں بیٹھے تھے۔

"الگ الگ کمروں کی کیا ضرورت تھی پیر و مرشد۔۔" جیمسن نے اعتراض کیا۔

"میں نہیں جانتا۔ ریزرویشن میں نے نہیں کرایا تھا" ظفر بیزاری سے بولا "لیکن مجھے حیرت ہے کہ تم نے ابھی تک یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی کہ ہم یہاں آئے کیوں ہیں۔"

"دراصل مجھے آجکل دوسرے سوال نے اُلجھا رکھا ہے۔۔؟"

"وہ کیا ہے۔۔؟"

"ہم دنیا میں کیوں آئے ہیں۔۔"

"اچھا سوال ہے" ظفر سر ہلا کر بولا "اور اگر آئے ہی تھے تو ترکی سے جیمسن کیوں ہو گئے"

"نو پرسنل اٹیک پلیز۔۔۔"

"تیسرا سوال پیدا ہو گیا۔۔۔" ظفر اُسے گھورتا ہوا بولا "یہ پرسنل کیا چیز ہے۔۔؟"

"کیا مطلب۔۔؟"

"تفریح میں پرسنل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ میں بھی تھکا ہوا ہوں۔ اچھا اب اپنے کمرے میں جاؤ۔ میں آرام کروں گا۔۔۔"

جیمسن کچھ کہے بغیر دروازے کی طرف بڑھا۔۔ اُسکا کمرہ مزید دو کمروں کے بعد تھا۔ جُھک کر قفل میں چابی لگا ہی رہا تھا کہ قریب سے ایک مترنم سی آواز آئی "میں کوئی مدد کر سکتی ہوں۔۔"

وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔ برابر والے کمرے کے دروازے پر ایک سفید فام عورت کھڑی مسکرا رہی تھی۔ عمر پچیس اور تیس سال کے درمیان رہی ہوگی۔ بال سنہرے تھے اور آنکھیں گہری نیلی۔۔

"کیا میں کوئی مجرم ہوں۔۔۔ اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو۔۔" وہ ہنس کر بولی۔ اور جیمسن نے اندازہ کر لیا کہ کسی قدر نشے میں بھی ہے۔۔

"یہ بات نہیں محترمہ۔۔" اُس نے خشک لہجے میں کہا۔

"پھر کیا بات ہے۔۔۔"

"پندرہ بیس سال بعد عورت نظر آئی ہے۔۔"

"کیا بات ہوئی۔۔"

"خود مجھے بھی نہیں معلوم۔۔۔"

"ایسے ہی معصوم نظر آتے ہو۔۔۔" وہ پھر ہنس پڑی اور جیمسن نے بھی خواہ مخواہ دانت نکال دیئے۔

"آؤ کچھ دیر میرے ساتھ بیٹھو! میں اس وقت بہت اُداس ہوں۔۔۔"

"کوئی مضائقہ نہیں۔۔" جیمسن رک گیا۔ کنجی دوبارہ جیب میں ڈال لی۔ عورت کچھ ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ وہ اُس کے کمرے میں داخل ہوا۔

سامنے ہی میز پر اسکاچ کی بوتل نظر آئی۔ جیمسن طویل سانس لے کر رہ گیا۔ زندگی میں

گدگدی سی ہونے لگی تھی۔ بہت دنوں سے چھٹی تک نہیں تھی۔

"بیٹھو گے نہیں کیا؟" عورت بولی۔

"شکریہ—" کہہ کر جیمس بیٹھ گیا۔

"تمہاری داڑھی بہت خوبصورت ہے۔ کہاں سے آئے ہو—"

"جہانولبرگ سے—"

"میرا نام اسپلی کارڈوبا ہے—"

"اور میں ڈگم جیم ہوں—"

"تمہاری داڑھی سے مناسبت رکھتا ہے وہ نام—"

"داڑھی کو موضوعِ سخن بنانا پسند نہیں کرتا—"

"میری کسی بات کا برا مت منانا میں بہت دکھی ہوں—"

"تنہائی کی وجہ سے—" جیمس نے سوال کیا۔

"خدا جانے... کیا تم نہیں پیو گے۔ اپنی مدد آپ کرو—"

"خود اپنے ہاتھ سے کبھی نہیں انڈیلی—"

"تنہا ہو۔ یا کسی پارٹی کے ساتھ—"

"نہ تنہا ہوں اور نہ کسی پارٹی کے ساتھ—"

"میں نہیں سمجھی—"

"میرا باس دوسرے کمرے میں مقیم ہے—"

"اوہ—" یک بیک وہ اور زیادہ مغموم نظر آنے لگی۔ کچھ دیر بعد بولی۔ "میں سمجھی تھی شاید میری ہی طرح تنہا ہو—"

"تم کیوں تنہا ہو—"

"میں تو یونہی۔ یہاں سکون کی تلاش میں آئی ہوں—"

"نیلے آسمان کے نیچے سکون کہاں۔ مُردے تک قبروں میں مضطرب رہتے ہیں—"

"قبروں کی بات کیوں نکالی" وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔ لہجہ بھی اچھا نہیں تھا۔

"برہمی نہ کرو— گورکن یا تدفین کرنے والی کسی فرم کا نمائندہ نہیں ہوں—"

وہ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

"اگر میری بات سے تکلیف پہنچی ہو تو معافی چاہتا ہوں—" جیمس بولا۔

"مجھے کسی بات سے صدمہ نہیں پہنچا—" وہ اپنے لئے گلاس تیار کرتی ہوئی بولی "میں تو یہاں مرنے کے لئے آئی ہوں—"

"کہاں سے آئی ہو—"

"نیویارک سے—"

"وہاں مرنے میں کیا دشواری تھی—"

ایک لمبا گھونٹ لے کر اسے گھورتی ہوئی بولی "کیا تم میرا مضحکہ اڑانے کی کوشش کر رہے ہو—"

"نہیں۔ یہ ایک سیدھا سا سوال تھا—"

"زہر پی کر مرنا گھٹیا سی بات ہے—"

"بڑا لڑکپنا ہے یہ—"

"دھماکے سے میری جمالیاتی حس کو ٹھیس پہنچ سکتی ہے—"

"نیویارک میں کوئی تیس یا چالیس منزلہ عمارت بھی آزمائی جا سکتی تھی—"

"ایکرو فوبیا کی مریضہ ہوں—"

"سمندر کے بارے میں کیا خیال ہے—"

"اس کے تصور سے بھی گھن آتی ہے کہ گندی مچھلیاں مجھے کھا جائیں—"

"تو پھر یہاں کیا—" جیمس جملہ پورا کئے بغیر خاموش ہو گیا۔

"یہاں کی موت بے حد شاندار ہو گی—" وہ پُرجوش لہجے میں بولی۔

"تم نے مجھے تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ حالانکہ ہم کچھ ہی دیر پہلے ملے ہیں—"

"نہیں۔۔" لیلیٰ نے حیرت سے کہا۔ "تمہیں کیا تشویش ہو سکتی ہے۔"

"یہی کہ یہاں کی موت کس تدبیر سے شاندار ہو سکے گی۔"

"تم نہیں سمجھے۔۔" وہ زور سے ہنس پڑی۔

جیمسن نے مایوسانہ انداز میں سر کو منفی جنبش دی۔

"دیکھو۔۔" وہ مٹھیاں بھینچ کر بولی۔ "میں بے حد طاقت کی پجارن رہی ہوں۔ کیا سمجھے۔۔"

"سمجھ گیا۔۔"

"کیا سمجھے۔۔؟"

"شاید ابھی نہیں سمجھا۔ یہ تو یونہی روا روی میں کہہ گیا تھا۔"

"تم نہیں سمجھ سکو گے۔ کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا۔ اس انوکھے خیال نے صرف میرے ذہن میں جنم لیا ہے۔۔۔ اس لئے میں امریکہ کی عظیم ترین ہستی ہوں۔"

"اس میں کیا شک ہے۔" جیمسن نے سنجیدگی سے کہا۔

"خاموش رہو۔ تم کچھ بھی نہیں سمجھے۔۔" وہ کسی قدر تیز ہو کر بولی۔

"مجھے اس کا بھی اعتراف ہے۔"

"مت بکواس کرو۔۔۔ یہ بھی ہے! اور وہ بھی ہے۔۔۔"

"بالکل۔۔" جیمسن سر ہلا کر بولا۔ "نہ اس کی حقیقت سے انکار کیا جا سکتا اور نہ اس کی۔ جو میرے تجربے میں آ جانے والی سچائی ہے۔ جسکا اعلان میرا ذہن نہ کر سکے وہ سب سے بڑا جھوٹ ہے۔۔"

"کیا تم میرا دماغ خراب کرو گے۔۔" وہ آنکھیں نکال کر بولی۔

"نہیں! میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مرنے کا وہ شاندار طریقہ کیا ہو"

"اچھا۔۔ اچھا۔۔" لیلیٰ نے قہقہہ لگایا۔ پھر سنجیدہ ہو کر کچھ سوچتی رہنے کے بعد بولی۔ "کیا میں تمہیں خوفزدہ نظر آ رہی ہوں۔۔"

"ہرگز نہیں! تمہارے چہرے پر تو عزم و استقلال کی بارش ہو رہی ہے۔"

"شکریہ۔ بس یہی معلوم کرنے کیلئے میں تمہیں یہاں لائی تھی۔ اگر جانا چاہو تو جا سکتے ہو۔"

"تمہارا کام تو ہو گیا۔ لیکن ابھی میرا نہیں ہوا۔۔"

"کیا کہنا چاہتے ہو۔۔"

"شاندار موت کا طریقہ۔۔"

"اچھا تو سنو۔۔۔" میں کسی گھنے جنگل میں جا گھسوں گی۔ اور کوئی دھاڑتا ہوا شیر مجھے چٹ کر جائے گا۔ شیر طاقت کی علامت ہے۔ اور میں بھی طاقت کی پجارن۔۔"

"واقعی بہت گریٹ ہو۔ لیکن شیر کا ہاضمہ چوپٹ ہو جائے گا۔ الکوحل کے سیلے ہوئے گوشت کا تجربہ اسے ہرگز نہ ہوا ہوگا۔"

"اب تم دفع ہو جاؤ یہاں سے۔" اس نے جھٹک کر کہا اور گلاس میں انڈیلنے لگی۔

"جنگل کی طرف روانگی کے وقت مجھے ساتھ لیجانا مت بھولنا۔"

"کیوں؟ تمہیں کیوں ساتھ لے جاؤں گی۔۔"

"تمہاری اور شیر کی تصویریں اتاروں گا۔۔"

"شٹ اپ۔ اینڈ گیٹ آؤٹ۔۔" وہ حلق کے بل چیخی۔ اور جیمسن جھلا کر کمرے سے باہر نکل آیا۔

عجیب چیز ہاتھ لگی تھی۔ اس نے سوچا۔ کیوں نہ ظفر الملک کو بھی اطلاع دے دی جائے۔ خاصے کی چیز معلوم ہوتی ہے۔ یہ عورت بھی کچھ دلچسپ ہی ہوگی۔

وہ تیزی سے اس کے کمرے کے سامنے پہنچا اور دروازے پر دستک دی۔۔

"کم ان۔۔" اندر سے ظفر کی آواز آئی۔

اس نے ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا۔ ظفر آرام کرسی پر نیم دراز سگریٹ پی رہا تھا۔

"کیوں؟ کیا بات ہے۔۔"

"خود کشی کا ارادہ رکھنے والی عورت اردو میں کیا کہلائے گی۔۔" جیمسن نے بڑے ادب سے پوچھا۔

"کیا بکواس ہے ۔۔۔"

"بکواس نہیں۔ عورت ہے! کمرہ نمبر ایکسو تین میں۔ خودکشی کرنے کیلئے نیروبی سے آئی ہے۔ اس کے تئیں زہر پینا گھٹیا بات ہے۔ پستول کے دھماکے سے اُس کی جاپانی حس کو ٹھیس لگے گی۔ کسی اونچی عمارت سے چھلانگ اسے نہیں لگ سکتی کہ ایکروفوبیا میں مبتلا ہے۔ سمندر اس لیے ناپسند ہے کہ گندی مچھلیاں اُس کی لاش پر منہ ماریں گی ۔۔۔"

"تم جانتے ہو یار ۔۔۔"

"لہٰذا اُس نے فیصلہ کیا ہے کہ کسی گھنے جنگل میں جا گھسے گی۔ جہاں کوئی شیر یا چیتا اُسے چیر پھاڑ کھائے گا۔ کہتی ہے کہ وہ ایک شاندار موت ہوگی ۔۔۔"

"اوہ ۔۔۔" ظفر مضطربانہ انداز میں اٹھ کھڑا ہوا ۔۔۔ اور اُسے گھورتا ہوا بولا۔

"کمرہ نمبر کیا بتایا تھا ۔۔۔"

"ایکسو تین ۔۔۔ لل ۔۔۔ لیکن ۔۔۔" جیمسن ہکلا کر رہ گیا۔

"میرے ساتھ آؤ ۔۔۔" ظفر دروازے کی طرف جھپٹا! چچ چچ جیمسن بوکھلا گیا۔ اس قسم کے کسی رد عمل کا وہم و گمان بھی نہیں تھا۔ بہرحال وہ ظفر کے پیچھے پیچھے کمرہ نمبر ایکسو تین تک پہنچا۔

"یہی ہے نا ۔۔۔" ظفر نے مڑ کر آہستہ سے پوچھا۔

"ہے تو یہی ۔۔۔" جیمسن اُسے پُر تشویش نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔ اُس کا یہ رویہ سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ وہ تو اُسے صرف ایک مجہول عورت کی موجودگی کی اطلاع دینا چاہتا تھا۔ اسکا تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ اس کے بارے میں سنتے ہی وہ اس طرح اس کی جانب دوڑ پڑے گا۔

ظفر نے دروازے پر دستک دی۔

"کم اِن ۔۔۔" اندر سے آواز آئی۔ ظفر نے ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا۔

وہ سامنے ہی کھڑی تھی۔ ظفر کے پیچھے جیمسن کو دیکھ کر دھاڑی۔ "تم پھر آ گئے ۔۔۔"

"میرے باس بھی تمہاری زیارت کرنا چاہتے تھے۔" جیمسن جلدی سے بولا۔ اور ظفر نے آگے بڑھ کر کہا۔ "شیر دانتوں کو برش نہیں کرتا ۔۔۔"

"اوہ ۔۔۔" نبیلی کارڈوبا نے طویل سانس لی ۔۔۔ مسکرائی اور آگے بڑھ کر مصافحہ کرتی ہوئی بولی۔ "تم سے مل کر خوشی ہوئی ۔۔۔ لیکن کیا اس ڈاڑھی والے کی موجودگی ضروری ہے ۔۔۔"

"میرا اسسٹنٹ ہے ۔۔۔"

"میری رفاقت میں اس کی موجودگی ضروری نہیں ہے۔" نبیلی نے کہا۔

"تم اپنے کمرے میں جاؤ ۔۔۔" ظفر مڑ کر جیمسن سے بولا۔ اور جیمسن کی کھوپڑی ناچ کر رہ گئی ۔۔۔ کیا خوب ۔۔۔ زیارت ہی نہیں شاید قوالی بھی ہونے والی تھی ۔۔۔ لیکن کیا بات ہوئی۔ وہ اسی جگہ کھڑا متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکاتا رہا۔ آخر ظفر نے اُسے باہر دھکیل کر دروازہ بند کر دیا تھا۔

ٹھیک اسی وقت اُس نے راہداری میں کسی کو چھینکتے سنا! جھنا کر پلٹا۔ یہ ایک سیاہ فام آدمی تھا ۔۔۔ جیسے ہی جیمسن سے نظر ملی خاموش ہو گیا۔ لیکن مسکراہٹ بدستور قائم رہی۔ پھر اُس نے اشارے سے جیمسن کو اپنی طرف بلایا تھا۔

جیمسن آہستہ آہستہ آگے بڑھا۔ یہ سیاہ فام آدمی بھی ایک کمرے کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

"میں تین دن سے دیکھ رہا ہوں۔" وہ آہستہ سے بولا۔ "ہر ایک سے ایسا ہی برتاؤ کرتی ہے۔ خود ہی بلا کر کمرے میں لے جاتی ہے۔ اور پھر دھکے دے کر نکال دیتی ہے۔"

"تمہیں بھی تجربہ ہو چکا ہے۔" جیمسن نے پوچھا۔

"تبھی تو کہہ رہا ہوں۔ لیکن ابھی تک اُس نے کسی جنگل کا رخ نہیں کیا۔ میں فکرمند ہو رہا ہوں ۔۔۔"

"اوہ ۔۔۔ لیکن تمہیں کیوں باہر نکال دیا تھا ۔" جیمسن نے پوچھا۔
"میں کچھ ہی نہیں سکا! میں تو اسے یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ مایوسی وقتی
چیز ہے ۔۔۔ بادلوں کی طرح ذہن پر چھا تی ہے۔ پھر مطلع صاف ہو جاتا ہے ۔
لیکن وہ بھڑک گئی اور مجھے کمرے سے نکال دیا ۔ تم نے کیا کہا تھا ۔۔"
"میں نے کہا تھا کہ شیری کا نشہ خراب ہو جائے گا ۔ تمہارا گوشت الگ ہو گیا ہے"
سیاہ فام آدمی نے زور سے قہقہہ لگایا اور بولا ۔ "تم ظریف معلوم ہوتے ہو ۔
یا پھر تم بھی شاعر ہو ۔۔"
"تمہاری شیری تھی ۔ مجھے آفر نہیں کی تھی ۔۔"
"کہاں سے آئے ہو ۔۔؟"
"جنالوا سے ۔۔"
"بزنس ۔۔؟"
"نہیں تفریحاً ۔۔"
"میرا نام مسولے ہے ۔۔۔"
"جیمسن" کہتے ہوئے اس نے مصافحہ کیا ، اور مسولے نے اسے اپنے کمرے میں آنے
کی دعوت دی ۔۔
"شکریہ! ضرور ۔۔۔ مجھے دوستوں کی ضرورت ہے ۔" جیمسن نے کہا۔
"لیکن میں تمہیں شراب آفر نہیں کر سکوں گا ۔۔" مسولا کرسی کی طرف اشارہ کرتے
ہوئے بولا ۔ "مسلم ہوں ۔۔"
"میں بھی نہیں پیتا ۔" جیمسن نے کہا ۔ "میں صوفی ہوں ۔۔"
"تب تو ہم بہت اچھے دوست ثابت ہوں گے ۔۔ تمہاری ڈاڑھی بہت خوبصورت ہے
"اس عورت نے بھی یہی کہا تھا اور پھر کمرے سے نکال دیا تھا ۔"
"ارے نہیں ۔۔" مسولا ہنس پڑا۔

"تو وہ تین دن سے یہاں ہے ۔" جیمسن نے پوچھا۔
"ہاں ۔ میں اس سے پہلے سے مقیم ہوں ۔ زنجبار میں میرا بزنس ہے ۔ آتا جاتا
رہتا ہوں ۔۔"
"تصوف سے دلچسپی ہے ۔" جیمسن نے سوال کیا۔
"میری چار بیویاں ہیں ۔ اس لئے کسی پانچویں چیز سے دلچسپی لینے کا سوال ہی
نہیں پیدا ہوتا ۔"
جیمسن نے اسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا تھا ۔ اس نے بھی اسے محسوس کر لیا اور
ہنس کر بولا ۔ "کیوں کیا بات ہے ۔۔؟"
"آخر چار بیویاں کیوں ۔۔"
"پھر اور کیا کرتا ۔ کوئی گیم وغیرہ بھی تو نہیں کھیلتا ۔۔"
"آخر بزنس کیلئے کیسے وقت نکال لیتے ہو ۔۔"
"بزنس تو ہوتا ہی رہتا ہے ۔۔"
"کمال ہے ۔۔۔ ایک میں ہوں کہ اسی فکر میں فرار ہوتا ہوں کہ کہیں شادی نہ
ہو جائے ۔۔"
"ارے ۔۔ تو کیا تمہاری شادی نہیں ہوئی ۔۔" مسولا اچھل پڑا۔
"نہیں ۔۔۔ ایک بھی نہیں ۔۔"
"یہ تو اچھی بات نہیں ہے ۔۔" مسولا نے پر تشویش لہجے میں کہا۔
"میرے لئے اچھی ہے ۔۔"
"میں تمہاری آنکھوں میں مایوسی اور بے بسی دیکھ رہا ہوں ۔ ذرا اپنا داہنا
ہاتھ تو آگے بڑھانا ۔۔"
"میں پامسٹری پر یقین نہیں رکھتا ۔"
"تمہیں یقین آجائے گا جب تمہیں پچھلی زندگی کے بارے میں بتاؤں گا ۔"

"تم کیسے مسلم ہو کر پامسٹری پر یقین رکھتے ہو۔۔۔"

"او ہاں۔۔ سچی بات تو یہی ہے۔ لیکن یہ ایک علم ہے"

"اسلامی نکتۂ نظر سے دریا برد کر دیا جانے والا علم۔۔"

"تم اسلام کے بارے میں خاصی معلومات رکھتے ہو۔۔۔"

"کیوں نہ رکھوں۔ میں بھی مسلم ہی ہوں۔۔۔"

"تو پھر یہ جیسن۔۔۔"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم بھی تو مسوا ہو۔۔۔ یہ عربوں کا سا نام تو نہیں ہے"

"تم تو قائل ہی کر دیتے ہو۔۔۔ زنجبار میں میری پامسٹری دانی کی دھوم ہے۔ اب میں کیا کروں گا۔۔"

جیسن کچھ نہ بولا مسلسل اس امریکی عورت کے بارے میں سوچے جا رہا تھا۔ اور پھر ظفر کا رویہ تو۔۔۔ لیکن ظفر کا رویہ ہی کیوں؟۔۔۔ وہ تو خود اسی عورت نے اُسے روکا تھا۔ پوری گفتگو اُسے یاد آ گئی۔ ظفر نے یہی تو کہا تھا کہ شیر دانتوں میں برش نہیں کرتا۔۔ اس پر وہ بُری طرح چڑ گئی تھی۔ اور پھر خود جیسن کو وہاں نہیں ٹھہرنے دیا گیا تھا۔ شیر دانتوں کو برش نہیں کرتا۔ کیا بات ہوئی۔۔؟

"تم کیا سوچنے لگے۔۔۔ کافی منگواؤں۔۔۔" مسوا بولا۔

"کوئی مضائقہ نہیں۔ ہاں کیا وہ عورت تنہا ہی ہے۔۔"

"اُس کا خیال دل سے نکال دو۔ مجھے تو وہ پاگل ہی معلوم ہوتی ہے"

"پاگل پن ہی کی وجہ سے تو اس میں دلچسپی لے رہا ہوں۔۔"

"لیکن میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ اس سے دور رہو۔۔۔ اب تک کئی آدمیوں کو اپنے کمرے میں لے جا کر باہر نکال چکی ہے۔۔۔"

مسوا نے فون پر روم سروس سے کافی طلب کی تھی۔۔۔

"جہاں دارالسلام کی فضا میں عجیب سی خوشبو محسوس ہوتی ہے" جیسن نے کہا۔

"ادہو۔۔۔ خوشبوؤں کا تجربہ کرنا ہے تو میرے ساتھ زنجبار چلو۔۔ ہواؤں میں بھی خوشبو ہر وقت بچی بسی رہتی ہے۔ بس ایسا لگتا ہے جیسے تم مسالوں کے جنگل میں داخل ہو گئے ہو۔۔۔ یہاں سے صرف بیس منٹ کی فلائٹ ہے۔۔ لیکن وہاں تمہیں نیم عریاں یا شیشے جیسا لباس پہننے والی عورتیں نظر نہیں آئیں گی۔ ہم لوگ اس کا سختی سے نوٹس لیتے ہیں۔ سیہ فام عورتوں کو بھی اپنا پورا جسم ڈھانکنا پڑتا ہے۔۔"

"تب پھر وہاں جانے سے کیا فائدہ۔۔۔" جیسن نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی تو بہت زور و شور سے مسلم بن رہے تھے۔۔۔"

"دنیا کے دوسرے مسلموں سے مختلف نہیں ہوں۔ جہاں اپنے نفس کو ذبح کرنا پڑتا ہے۔ وہاں ہم اسلام کا نام ہی نہیں لیتے۔۔۔"

"یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔۔۔"

"بات ہو یا نہ ہو۔۔۔ حقیقت یہی ہے۔۔۔۔"

"خیر۔ تو ہم زنجبار کی بات کر رہے تھے۔۔"

"فرصت ملی تو دیکھ لیں گے زنجبار بھی۔۔۔۔"

"فرصت کی بات کرتے ہو۔۔" مسوا نے حیرت سے کہا۔ "ایسے تفریح ہی کیلئے تو آئے ہو۔۔"

"جہاں عورتیں پورا لباس پہنتی ہوں۔ وہاں تفریح کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"امریکی تہذیب کے مارے ہوئے لگتے ہو۔۔"

"بیچارہ امریکہ مفت میں بدنام ہے۔ ایسے ایڈورٹس اور آرٹیک کے نام پر عورت کا ننگا پن عالمی تہذیب بن چکا ہے۔۔"

"اب شاید تم سیاست پر اُتر آؤ گے۔۔۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔۔"

اتنے میں روم سروس کا ویٹر کافی لے آیا تھا اور بات خود بخود ختم ہو گئی تھی۔

وہ کافی پیتے رہے۔ پھر اچانک باہر سے شور سنائی دیا تھا۔ وہ دونوں اپنی اپنی پیالیاں میز پر چھوڑ کر اٹھ گئے۔ راہداری میں آ گئے۔ یہاں لیلی اپنے دروازے میں کھڑی چیخ رہی تھی۔ اور ظفر الملک لمبے لمبے قدم اٹھاتا ہوا اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔ جیمسن نے ظفر کی جانب سے منہ پھیر لیا۔

"احمق... الو... غیر مہذب..." لیلی چیخے جا رہی تھی۔ "کسی میں آداب سلیقہ نہیں ہے کہ وہ کبھی بزرگوں کا دل رکھ سکے..."

پھر اس نے زوردار آواز کے ساتھ دروازہ بند کیا تھا۔ کئی اور لوگ بھی اپنے کمروں سے نکل آئے تھے۔

"تمہارے بعد اور کوئی بیوقوف بھی پھنسا تھا؟" سونا نے جیمسن سے کہا۔

"چلو کافی ختم کر لیں..."

"یہ عورت میری سمجھ میں نہیں آ رہی..." جیمسن بڑبڑایا۔

وہ پھر کمرے میں واپس آ کر کافی پینے لگے تھے۔ اور سونا نے کہا تھا۔ "گرول یہ بھی کہ وہ کب جائے گی کسی شیر سے ملاقات کرنے..."

"کسی چکر میں ہے..."

"کیا چکر ہو سکتا ہے..."

جیمسن کچھ نہ بولا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شیر کے دانتوں میں برش کرنے کی کوشش نے کوئی دوسرا رخ تو نہیں اختیار کر لیا۔ وہ جلد سے جلد ظفر الملک تک پہنچنا چاہتا تھا۔ کافی ختم کر کے اٹھتا ہوا بولا۔ "اچھا دوست! بہت بہت شکریہ! پھر ملاقات ہوگی..."

"نہ بجانے چلنے کے بارے میں سوچنا..." سونا نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"ضرور... ضرور..."

وہ سونا کے کمرے سے نکل کر تیر کی طرح ظفر کے کمرے کی طرف گیا تھا۔ دروازے

پر دستک دی۔

"آ جاؤ..." اندر سے آواز آئی۔

ظفر اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔ جیمسن دروازے کے قریب ہی کھڑا اسے عجیب نظروں سے دیکھتا رہا۔

"کیا بات ہے...؟"

"کچھ نہیں یور ہائی نس... دیکھ رہا تھا کہ کہیں آپ نے اسے زندہ رہنے پر تو مجبور نہیں کر دیا..."

"کل صبح ہم دونوں مسانی دلیجیا جا رہے ہیں..."

"لیکن وہ تو اس طرح چیخ رہی تھی جیسے آپ نے کوئی بدتمیزی کی ہو..."

"دکھاوے کی بات تھی..."

"کیا مطلب...؟"

"مطلب یہ کہ اپنے عام رویے میں فرق نہیں آنے دینا چاہتی تھی..."

"میں اب بھی نہیں سمجھا جناب والا..."

"ہم یہاں اسی عورت کے لیے آئے ہیں..."

"میں نہیں سمجھ سکا کہ ہم میں سے شیر کون ہے..."

"بکواس مت کرو... وہ ہمیں ایسی ہی گفتگو سے شناخت کر سکتی..."

"اور اس نے شناخت کر لیا..."

"بالکل کر لیا۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ میں نے شیر کے دانتوں اور برش کا حوالہ دیا تھا..."

"اس ملاقات کے لیے یہی جگہ کیوں منتخب کی گئی..."

"یہاں مجھے ایک آدمی کو تلاش کرنا ہے..."

"وہ عورت ہے کون اور کہاں سے آئی ہے..."

"میں نہیں جانتا۔ اور آپ کو بھی علم نہ ہونا چاہئے کہ ہم کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں۔۔۔!"

"اتنی رازداری۔۔۔ لیکن میں تو آپ کو بتا چکا ہوں۔۔۔!"

"کیا بتا چکے ہو۔۔۔" ظفر چونک کر بولا۔

"یہی کہ وطن [illegible] ہمارا وطن ہے۔۔۔!"

"ہوں۔۔۔" ظفر نے طویل سانس لی اور چند لمحے خاموش رہ کر بولا: "تم یہیں ٹھہرو گے۔ مسلان میں اس کے ساتھ جاؤں گا۔۔۔!"

"خدا کا شکر ہے۔ اس نامعقول عورت کے ساتھ ایک منٹ بھی نہیں گزار سکتا۔ ویسے یہ مسلان دیکھنا ہے کہ مصر۔۔۔"

"یہاں سے پانچ یا چھ میل کے فاصلے پر ہے۔ ایک [illegible] سی بستی ہے وہ۔ کچھ قدیم عمارات اور مقابر بھی ہیں وہاں۔۔۔!"

"۔۔۔ مجھے قدیم عمارات سے دلچسپی ہے اور مقبروں سے۔ لیکن کیا آپ کو پہلے سے علم تھا کہ آپ کو مسلان دیکھنا ہوگا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ وہ عورت لے جائے گی۔ ہمیں صرف اس عورت سے تعاون کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔۔۔!"

"اور اسی سے یہ بھی معلوم ہوا ہوگا کہ کس آدمی کو تلاش کرنا ہے۔۔۔؟"

"ہاں۔۔۔ یہی بات ہے۔۔۔"

"واپسی کب تک ہوگی۔۔۔!"

"کام ہو جانے پر۔۔۔ رات یہیں بسر ہوگی۔۔۔"

"اسی کے کمرے میں یا اپنے کمرے میں۔۔۔"

"فضول بکواس نہیں بھاگ جاؤ۔۔۔!"

"اگر میں یہ جانتا کہ مجھے تنہا رہ جانا پڑے گا تو ہرگز یہاں نہ آتا۔۔۔!"

"تم اپنی مرضی کے مالک ہو۔" ظفر الملک نے سخت لہجے میں سوال کیا۔

"جب تو ہم زبردستی بھیجے گئے ہیں۔ آخر ہم ہی کیوں۔۔۔ دوسرے بھی تو تھے۔۔۔!"

"جاؤ۔۔۔ خدا کے لئے میں بڑی تھکن محسوس کر رہا ہوں۔۔۔!"

"ایک منٹ۔۔۔" جیمسن ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "کیا یہ ضروری ہے کہ آپ واپس ہی آ جائیں۔۔۔!"

"کیا مطلب ہے؟"

"جس معاملے میں اتنی رازداری برتی گئی ہے وہ کوئی بہت ہی اہم معاملہ ہوگا۔ اور رازداری اسی وقت برتی جاتی ہے جب دوسروں کی [illegible] کا بھی خدشہ موجود ہو۔۔۔!"

"ہوں۔۔۔ تو پھر۔۔۔!"

"ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں آپ یقینی نہیں کہہ سکتے کہ رات یہیں بسر ہوگی؟"

"کہنا کیا چاہتے ہو۔۔۔!"

"[illegible] میرے حوالے کیجئے اور مجھے ہدایت فرمائیے کہ اگر آپ کی واپسی نہ ہو تو مجھے کیا کرنا ہوگا۔۔۔!"

"میں اتنی دور کی بات سوچنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔!"

"اسی کی تو وجہ ہے۔۔۔" جیمسن مسکرا کر بولا۔ "اگر [illegible] کوئی لونڈا خوبصورت مرد ہوتا تو آپ قیامت تک کی خبر لاتے۔۔۔!"

"بکواس بند۔ چلے جاؤ۔۔۔!"

"جا رہا ہوں لیکن یہ بات سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں کہ مجھ پر صرف ہونے والی رقم کے بارے تحریر کر دیجئے۔ ورنہ میں یہاں بیٹھا بیٹھا مکھیاں ماروں گا۔۔۔!"

"اچھا اب جاؤ۔ لیکن تم اخراجات کے معاملے میں محتاط رہو گے۔۔۔"

"۔۔۔ شکر گزار ہوں، ورنہ عادی تو ہم کا شرابی نہیں۔۔۔ کبھی کبھار تھوڑی سی پی لیا کرتا"

تھا۔ ادھر جیسے تصوف میں پڑا ہوں بیزنگ منیں پل بھی کسی وجود پہ قناعت
کر رہا ہوں۔۔۔۔"

"ٹھیک سمجھا۔۔"

"اگر اجازت ہو تو آپ سے ذرا دیر گفتگو کرتا رہوں۔"

"ہرگز نہیں۔۔ وہ تمہیں پہچانتی ہے۔۔۔"

"او کے، گڈ نائٹ۔۔۔ جیمس نے کہا اور دروازہ کھول کر راہداری میں
نکل آیا۔۔

سوما پر نظر پڑی وہ کہیں جانے کے لیے اپنے کمرے سے نکلا تھا۔ اسے دیکھ کر
رک گیا۔

"تمہارا کمرہ تو شاید ادھر ہے۔۔" اس نے کہا۔

"ہاں۔۔۔ اس کمرے میں میرا ساتھی ہے۔" جیمس بولا۔

"ہاں۔۔۔" اس نے حیرت سے کہا۔ "لیکن تم نے پہلے تو نہیں بتایا تھا۔"

"اس کی بات ہی نہیں نکلی تھی۔۔"

"اور میرا خیال ہے کہ وہ آدمی اسی کمرے میں داخل ہوا تھا جسے کچھ دیر پہلے
اس عورت نے اپنے کمرے سے نکالا تھا۔"

"ہاں۔۔ وہ میرا ساتھی ہی تو تھا۔ بہت رحمدل آدمی ہے۔ اسے خودکشی سے
باز رکھنے کی کوشش اس نے بھی کی ہوگی۔۔"

"یہ عورت میرے لیے دردِ سر بن گئی ہے۔" سوما نے کہا۔

"کیوں؟ تمہارے لیے کیوں۔۔؟"

"اسی انتظار میں یہاں مقیم ہوں کہ اس کا حشر دیکھ لوں۔۔ ورنہ بہت مصروف
آدمی ہوں۔۔"

"اچھا تو چلو کہیں بیٹھ کر کوئی تدبیر سوچیں۔"

"تمہارا ساتھی یہاں کیا کرتا ہے۔"

"ایک شپنگ کمپنی کا پریزیڈنٹ ہے۔۔"

"اوہ اچھا۔۔"

"اور ایک تجارتی معاہدے کے سلسلے میں یہاں آیا ہے لیکن میں آوارہ گرد ہوں۔۔"

"یہ بڑی اچھی بات ہے۔۔ تب تو تم ہمارا ساتھ دے سکو گے۔"

"ہو سکتا ہے۔۔ میں بھی ذرا آسمان دیکھنا چاہتا ہوں لیکن کہاں جاؤں؟"

"میرے ساتھ چلو۔۔ میں باہر ہی جا رہا تھا۔" سوما نے کہا۔

جیمس نے سوچا چلو یہ بھی اچھا ہے نکل بھاگے۔

دوسرے دن وہ طویل سفر پر پہنچے تھے۔ سوما بہت خوش معلوم ہوتا تھا جیمس
نے محسوس کیا جیسے اسے کوئی خوشی اس طرح مل بیٹھنے ہی کی ہو۔ سوما کے انداز سے
بھی یہی ترشح ہو رہا تھا۔

"آج کی رات کو ہم بار میں گزاریں گے۔" سوما نے کہا۔ "تم میرے مہمان ہو۔"

"بہت بہت شکریہ۔" جیمس بولا۔ "میں خوش قسمت ہوں کہ ایک اجنبی
دیس میں مجھے ایک تم جیسے ساتھی کی محبت مل گئی۔۔"

"وہاں نائٹ کلب میں ایک ریسٹورنٹ اور ہے۔ پہلے وہیں چلتے ہیں۔ وہاں کچھ
دیر تفریح رہے گی۔۔۔ پھر وہاں سے کہیں اور چلیں گے۔ میری گاڑی بھی یہیں ہے۔"

"تمہاری مرضی۔۔ جیسے چلو۔۔ میں تو دنیا دیکھنے نکلا ہوں۔۔"

اندھیرا پھیل رہا تھا۔ اور دور دراز تک رنگا رنگ روشنیوں سے جگمگانے لگا تھا
وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر نائٹ کلب کی طرف روانہ ہو گئے۔

⁂

دروازے پر دستک ہوئی اور ظفر ملک چونک پڑا۔ اندر سے [illegible]
مقفل کر چکا تھا۔ اس لیے اٹھنا پڑا۔ اس کی دست [illegible] حسین کے علاوہ
اور کون ہوتا۔ اس لیے حسن خاموشی سے منتظر ہو [illegible] بجلی سے [illegible]
کھینچ کر قمیص کے [illegible] گھمائی تھی۔ لیکن دوبارہ کھٹکے ہی [illegible]
چھوڑ دینے پڑے تھے۔ وہ حسین نہیں تھا۔ سلمی کارڈوبا تھی۔

"تت۔۔۔ تم۔۔۔!"

"ہاں مجھے [illegible] آنے دو۔" وہ آگے [illegible] پھر [illegible]
داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کیا تھا اور چہرے پر گہری گھبراہٹ تھی۔

"تم کچھ پریشان نظر آ رہی ہو۔" ظفر نے کہا تو [illegible]
"ہاں۔ ایک نئی بات ہوئی ہے۔" وہ کرسی پر بیٹھ کر [illegible] بولی "مجھے
ابھی ابھی ایک گمنام کال موصول ہوئی ہے۔۔۔!"

ظفر ملک خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ وہ تھوڑی دیر خاموش رہ کر بولی
"کہنے والے نے کہا تھا کہ وہ میرے لیے ایک ایسے تیر کا [illegible]
جو [illegible] رکھتا ہے۔ جنگل میں جانے کی ضرورت نہیں
مجبور [illegible] کر سکتا ہے کہ [illegible] پہنچا دیا جائے۔۔۔!"

"پھر تم نے کیا کہا۔۔۔؟"

"میں کیا کہتی۔ خود اسی نے کہا تھا کہ آدھے گھنٹے بعد پھر رنگ کرے گا۔ ان
دونوں میں مجھے فیصلہ کر لینا چاہیے۔۔۔!"

"کس بات کا فیصلہ۔۔۔؟"

"ظاہر ہے کہ جنگل کا رخ کرنا پسند کرو گی یا کسی چیکس کے مطابق کر[illegible]

"میں سنجیدہ۔۔۔!"

"بس۔" ظفر ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "تم جس قسم کی باتیں ہم لوگوں سے کرتی رہی ہو
ان کا [illegible] ہونا چاہیے۔ اب کوئی چیز [illegible] نکل گیا ہے۔"

"میں [illegible] دونوں سے یہی باتیں کرتی رہی ہوں۔"

"اب [illegible] سوچنا پڑے گا۔۔۔"

[illegible] ایسا کیوں ہوا۔ اور پھر میں جب کبھی سے [illegible] قسم
کی [illegible] ظاہر کرنے والی تھی جیسے میں بہت زیادہ [illegible]

[illegible]

"عجیب [illegible] تھا۔" ظفر بولا۔ "اس طرح تو تم نے بھی اچھی خاصی [illegible]"

"مجھے کیا [illegible] لیکن [illegible] کہ تم [illegible] سے ملاقات ہو سکتی؟"

"تم دونوں سے نہیں [illegible] احمق [illegible] ہو سکتے۔"

"یہی میں بھی سوچتی رہی ہوں۔۔۔!"

[illegible]

"کیا سوچ رہے ہو۔۔۔"

"مجھے [illegible] بغیر منصوبہ [illegible] کر سکتا۔"

[illegible] ضروری [illegible] جو کچھ میرے ذہن میں ہے۔ اسے
کسی [illegible] کہ تم بہرحال ایسی ہی [illegible] آدمی ہو
ورنہ ہماری ملاقات کیوں ہوتی۔۔۔!"

ظفر [illegible] چاروں طرف دیکھ کر بولا "کیا تم کچھ یاد کرو گی
بھی نہیں۔"

"میں تو [illegible] بھی [illegible]۔۔۔!"

"کہاں [illegible] ہو۔ [illegible] مجھے تو [illegible]۔۔۔!"

ظفر نے فون پر مادام سروس سے رابطہ قائم کر کے لسلی ہی کے متوسط سے کرنا کال طلب کی تھی۔ لسلی نے تھوڑی دیر بعد کہا۔

"اس آدمی کی نشاندہی ہو جانے کے بعد میں تمہیں [illegible] سے تلاش کر سکتی تھی۔ آخر تم اتنی دور سے میرا ساتھ دینے کیوں آئے ہو۔۔۔"

"ہاں یہ بات بھی غور طلب ہے۔۔۔"

"کیا یہ ممکن نہیں کہ جاناکیسپ کچھ نامعلوم لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہو۔ ممکن ہے۔۔۔"

"مجھے یہی ہدایات ملی تھیں کہ [illegible] تمہارے کمرے والوں سے [illegible] کی باتیں کروں اور انہی باتوں کے توسط سے تم سے اچانک ملاقات ہو جائے گی۔ اور مجھ سے کہا گیا تھا کہ: ہوٹل اور ٹرین کا حوالہ دینے والا ہی وہ آدمی ہوگا جس سے مجھے مل بیٹھنا ہے۔۔۔"

"اب تم خود سوچو کیا مجھے صرف تمہارے کمرے کا نمبر نہیں بتایا جا سکتا تھا۔ میں سیدھی تمہارے پاس پہنچ جاتی۔۔۔"

"بالکل! مجھے بھی تمہارے پاس اسی طرح بھیجا جا سکتا تھا۔۔۔"

کسی نے دروازے پر دستک دی۔ غالباً مادام سروس کا آدمی تھا۔ ظفر نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

ویٹر نے شراب اور اس کے لوازمات میز پر رکھ دیا۔ اور لسلی سے بولا "کیوں نہ اس سامان سمیت تمہارے ہی کمرے میں چلیں۔۔۔"

"کیوں۔ یہاں بیٹھنے میں کیا خرابی ہے۔۔۔"

"آدھے گھنٹے بعد اس نامعلوم آدمی کی کال آنے لگی۔۔۔"

"اس سے بچنے کے لیے تو میں یہاں آئی ہوں۔۔۔" لسلی نے کہا اور اس کے ہاتھ سے بوتل لے کر اس کی سیل توڑنے لگی۔

"تو پھر تم یہیں بیٹھو میں تمہارے کمرے میں اس کی کال کا انتظار کروں گا۔۔۔"

"کیسے ممکن ہے۔۔ ایسے حالات میں ہم دونوں میں سے کسی کا بھی تنہا رہنا مناسب نہیں ہے۔۔۔"

"[illegible] ہے تمہارے آدمیوں نے تمہیں تنہا کیوں بھیج دیا۔۔۔"

"تم [illegible] نام لیتے ہو کہ مجھے الجھن ہونے لگتی ہے۔۔۔"

"[illegible] دوسری ملاقات ہے۔۔۔"

"تم [illegible] دلچسپ [illegible] ثابت ہوا تھا۔ [illegible] نے [illegible] ایک ہی کیوں نہیں مر گئی تھیں یہاں [illegible] تھی۔۔۔"

"اس [illegible] عورتوں کے معاملے میں کوئی [illegible] [illegible] چسکیاں لینے لگی تھی۔

"[illegible]۔۔۔" اس نے کچھ دیر بعد کہا۔

"[illegible] کو [illegible] کرنے کا [illegible] [illegible] سے رابطہ قائم کر کے [illegible] میں کہا۔ [illegible] [illegible] مادام نمبر بتانے کے [illegible] [illegible]۔۔۔"

"[illegible] کی طرف۔۔۔"

"[illegible]۔۔۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔۔

"[illegible] ہے۔" ظفر نے کہا۔ "اگر ہم نے اپنے رویے سے کسی کی توجہ [illegible] [illegible] تو وہ [illegible] نہیں ہو سکتا کہ براہ راست چھیڑ چھاڑ [illegible]۔۔۔"

"[illegible]۔۔۔" پھر وہ چپ رہی تھی اور ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہی

نہیں۔۔۔ آدھے گھنٹے سے زیادہ گزر گیا لیکن فون کی گھنٹی نہ بجی۔

ظفر اپنی گھڑی دیکھتا ہوا بولا۔ میرا پہلا ہی خیال درست تھا کسی نے چھیڑا تھا تمہیں۔۔ تم خواہ مخواہ سنجیدہ ہو گئیں۔۔!

"اور کچھ اب میں اپنے کمرے میں واپس جاؤں۔۔۔"

"ظاہر ہے۔۔!"

"تم اخلاقاً بھی رکنے کو نہ کہو گے۔۔"

"اگر ڈیوٹی پر ہوتا تو ضرور درخواست کرتا۔۔!"

"عجیب آدمی ہو۔۔"

"عجیب نہیں، میرا اصول۔ کبھی اس وقت [illegible] دیکھنا جب ڈیوٹی پر ہوں۔"

وہ بُرا سا منہ بنا کر اُٹھی۔۔ دروازے کی طرف بڑھی۔

"پہلا فون بھی لیتی جاؤ، میرے لئے بیکار ہے۔۔!" ظفر نے کہا۔

"رکھو۔۔ میں دوسری بار آؤں گی تو تمہیں لنگوٹی نہیں پہنا دوں گی۔" اُس نے کہا اور کمرے سے نکل گئی۔۔!

ظفر نے [illegible] [illegible] کر [illegible] سونے کی [illegible] وہیں جائے گی۔

پھر سونے کی بجائے کرسی پر [illegible] دروازے کی طرف بڑھا! اس بار اسے یقین تھا کہ جیسن ہی ہوگا۔

لیکن دروازہ کھولنے پر پھر لیلی کا [illegible] طویل سانس لی اور ہونٹ بھینچے اسے دیکھتا رہا۔

"کسی نے میرا کمرہ اُلٹ پلٹ کر دیا ہے۔۔" وہ ہانپتی ہوئی بولی۔

"اندر آجاؤ۔۔۔" ظفر پیچھے ہٹتا ہوا بولا۔

"لیکن۔۔

"اب ہی جاؤ ورنہ کہیں کوئی تمہیں بھی اُلٹ پلٹ کر رکھ دے۔۔!"

"بک بک۔۔ کیا مطلب۔۔؟" وہ بوکھلائی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

ظفر دروازہ بند کر کے اس کی طرف مڑا اور بولا۔ "پتا نہیں اُن لوگوں نے کیا سمجھ کر تمہارا انتخاب کیا تھا۔۔!"

"ہم۔۔ میں۔۔ نہیں سمجھی۔۔!"

"تم مجھے بلیڈ ورکر نہیں معلوم ہوتیں۔۔!"

"تمہارا خیال درست ہے۔۔" وہ طویل سانس لے کر بولی اور بیٹھ گئی۔

"تمہارے کاغذات کہاں ہیں۔۔؟"

"وہ تو اس وقت میرے ساتھ ہی تھے۔ اس وقت بھی تھے جب میں یہاں تمہارے پاس تھی۔ اور اب بھی ہیں۔۔!"

"پھر کسی کو تمہارے کاغذات ہی کی تلاش تھی۔۔!"

"ہو سکتا ہے۔۔!"

"اب مجھے سچی بات بتا دو۔۔!"

"کیا مطلب۔۔؟"

"کیا تمہیں [illegible] ولینچ میں کسی کی تلاش کرنی ہے۔۔!"

وہ تھوڑی دیر تک ہونٹوں پر زبان پھیرتی رہی اور ظفر جواب طلب نظروں سے دیکھتا رہا۔۔

"نہیں۔۔ تم کو سوالات کرنے کا اختیار نہیں ہے۔" وہ کسی قدر طیش میں آکر بولی۔

"[illegible] حیثیت تمہیں [illegible] تھی اس لئے مجھے ایسے سوالات کرنے کا حق پہنچتا ہے۔۔!"

"میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتی کہ مجھے ٹنگوسانی ولینچ تک لے جانا ہے۔۔!"

"اور کسی آدمی کی تلاش۔۔!"

"یہ میرا اپنا اندازہ تھا۔۔۔!"

"بس اب کچھ نہیں پوچھوں گا۔۔۔"

"اوہ۔ تو کیا میرا جواب اتنا ہی واضح تھا۔۔۔!"

"ہاں مجھے جو کچھ معلوم کرنا تھا کر چکا۔ تم فیلڈ ورکر ہو۔ اور کسی مہم سر تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔۔۔"

"اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔۔۔!"

"میں کیونکہ تجربہ کار فیلڈ ورکر ہوں اس لئے مجھے اپنی آنکھیں مکمل کھلی رکھنی

تم نے کس بات سے اندازہ لگایا کہ میں فیلڈ ورکر [illegible] ہوں۔۔۔"

"فیلڈ ورکر ہوتے ہیں وہ محض اتنی سی بات پر دہشت زدہ ہو جاتے ہیں۔ کسی نے تم کو اشارہ کر دیا ہے۔ تم ضرورت سے زیادہ ایک مخصوص کام کی [illegible]"

"واقعی بہت ہوشیار ہو۔۔۔" وہ مسکرا اٹھی۔

"اس طرح تمہارا سیاحت کا شوق بھی پورا ہو جائے گا اور شاندار ہوٹلوں کا [illegible] ملے گا۔۔۔!"

"میں سمجھی نہیں۔۔۔"

"اب شاندار سیاحت کا [illegible] لئے جانے کی بھی ضرورت نہیں ہے میری [illegible] عورت کے فیلڈ ورکر ان کے پیچھے لگ گئے ہوں گے جس سے تم [illegible] دی۔۔۔۔!"

"مجھے اس قسم کے نتائج اخذ کرنے کو کہیں کب کہا گیا تھا۔۔۔!"

"نہیں تو اس کا خیال بھی نہیں آ سکتا۔ نتائج کیا اخذ کرو گی۔۔۔!"

"مسٹر۔ مجھے واقعی بہت افسوس ہو رہا ہے اس لئے اب میں اس کمرے میں جا کر سو جاؤں گی۔۔۔"

"تو جاؤ۔۔ بیڈ روم میں سو جاؤ۔۔۔" ظفر نے پچھلے دروازے کی طرف اشارہ

وہ اس سے میرا [illegible] اور بیڈ روم میں چلی گئی۔ ظفر صوفے پر لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھر بیڈ روم کے دروازے میں نمودار ہوئی اور ظفر سے بولی "تم بھی سو جاؤ۔۔۔"

"میں تھوڑی دیر اپنی ڈیوٹی پر ہوں۔۔۔"

وہ [illegible] کی قدر [illegible] کے واپس چلی گئی۔

ظفر [illegible] لیٹے ہی تھا [illegible] کی گھنٹی بجی۔۔۔ ظفر نے ریسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف سے [illegible] کی آواز سنائی دی۔ وہ کمرہ [illegible] اور وہ [illegible] تیری قریب [illegible] کا [illegible] کے حوالے کر دیا جائے گا۔

"[illegible] ہے۔"

"[illegible] آہستہ لیٹ رہا ہوں۔ مگر اخبار سیٹ اوڑھ میں کھیلتا تھا۔"

"وہاں تجھے کچھ [illegible] دو۔"

"مجھے [illegible] کی واپسی کی ہے۔ یہیں میں بیٹھا ہوں۔ جیسے ہو گی!"

"آیا تو [illegible]۔۔۔"

"[illegible] ضرورت ہے۔ مسٹر ظفر [illegible] اپنی بس۔۔۔ فرق نہیں کہ بے وجہ کی [illegible] ہو جاتے ہیں۔۔۔"

"[illegible] کی طرح [illegible] تھا۔۔۔"

"صاحب [illegible] آپ [illegible] میں تشریف لے جائیں ورنہ وہ پھر آپ کی [illegible] نکال دے گی۔۔۔!"

"کیا مطلب۔ [illegible] جاؤ۔۔۔!"

"آپ سمجھتے ہیں [illegible] میں یہاں اس وقت ایک ایسے بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ تو مجھے آپ [illegible] سمجھتے ہیں۔۔۔!"

...ری نہیں سمجھا۔

[illegible] بات ہے کہ آپ اتنے فاصلے سے [illegible] دوربین [illegible] ہوں۔ ویسے یقین کہ کالے جادو کے بارے میں سنا ہی رہا تھا بلکہ آج آنکھوں سے دیکھ رہا۔ عجیب غریب [illegible] رنگ ہیں۔!

عمران کچھ کہنے ہی والا تھا کہ دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز آئی۔ ریسیور رکھ کر وہ تیزی سے مڑا تھا اور کمرے کی ایک ایک چیز [illegible] لگا تھا۔ جلد ہی [illegible] عدد چھوٹے چھوٹے اسٹیکرز [illegible] دریافت کر لئے۔ لیکن [illegible] جوں کا توں بنے رہا۔

تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ اس قسم کے [illegible] لیلی کے کمرے میں بھی موجود ہوں گے اور ان کی ساری گفتگو کہیں اور سنی گئی ہوگی۔ وہ سوچ رہا تھا لیکن یہ جیمسن [illegible] ذرائع سے کسی ایسی جگہ پہنچ گیا۔ بہرحال اس کا مطلب تھا کہ وہ [illegible] ہے۔ پتا نہیں کیا معاملہ تھا۔ اس نے [illegible] بارے میں جو کچھ بھی بتایا تھا اس میں ذرہ برابر بھی جھوٹ نہیں تھا۔

جیمسن حیرت [illegible] ہدایات براہ راست اپنے چیف ایکسٹو سے ملتے تھے اور [illegible] ہدایات [illegible] فراہم کئے تھے۔ اور یہ بھی بتایا تھا کہ یہاں [illegible] کیا کرنا ہے۔ وہ عورت بھی مل گئی تھی۔ لیکن اس کی توقعات کے خلاف وہ خود بھی اسی کی طرح [illegible] مراحل سے [illegible] ثابت ہوں۔ بس دارالسلام سے [illegible] تک جانا تھا۔ اس کے بعد [illegible] آؤٹ۔۔۔ وہ کبھی نہیں سوچ سکتی [illegible] کیا [illegible] جانے کے سلسلے میں بھی اسی نے بتایا تھا [illegible] پہلے سے علم نہیں تھا۔ دفعتہً وہ چونک پڑا۔ ایک خیال ذہن میں سر ابھارا تھا۔ کیا ضروری ہے کہ یہ حقیقتاً وہی عورت ہو جس سے اسے ملنا تھا۔ اس نے ابھی تک اس کا [illegible] دیکھا ہے اور نہ دوسرے کاغذات۔ کمرے میں [illegible]

کی [illegible] اس عورت کے بارے میں وہ تمام دستاویز بھی طلب کر کے دیکھ [illegible] سے زیادہ قطعی سرزد ہوئی تھی۔ پہلی ہی ملاقات پر کاغذات دیکھ لینے چاہئیں [illegible] ہونا چاہئے تھا۔ شخص شناختی علامات کافی نہیں ہوتیں [illegible] یہی صورت [illegible] کہ وہ مخصوص زبان سے ادا کئے جانے والے الفاظ ہوں [illegible] استعمال کرنے کا مجاز تھا تو وہ کاغذات کی طلب کر سکتا تھا۔ [illegible] بہرحال [illegible] کاغذات دیکھنے پر ہی [illegible] ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا جس عورت سے اسے ملنا تھا [illegible] دوسری عورت [illegible] کا متعلقہ ادارے [illegible] غائب کر کے اس کی جگہ اس عورت کر دی ہوگی۔!

عمران نے [illegible] کے دروازے پر دستک دی۔

[illegible] تکلف کی کیا ضرورت ہے!

عمران [illegible] دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ وہ [illegible] پر نیم دراز نظر آئی۔ بستر پر ہی لیٹی تھی۔!

ذہنی [illegible] ختم ہو گئی۔۔۔ عمران نے [illegible] پوچھا۔

نہیں ذہنی [illegible] ختم ہوئی۔ لیکن یہاں میرا دم گھٹ رہا ہے کیوں نہ باہر چلیں۔!

ضرور۔۔۔ ضرور۔۔۔ چلو باہر ہی چلتے ہیں۔ لیکن میں اب اپنے کمرے میں واپس [illegible] جا سکی۔!

میں کب کہہ رہا ہوں کہ اپنے کمرے میں واپس ہو۔ میزبانی میرے ذمے ہے!

[illegible] مسئلہ نہیں [illegible] ہر وقت اپنے ساتھ ہی رکھتی ہوں!

[illegible] مجھے [illegible] ہیں۔!

[illegible] کی [illegible] سے [illegible] اور چلنے کیلئے تیار ہوگئی۔

وہ سڑک پر آئے۔ تو نسلی نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا "کیا تم پہلے بھی کبھی یہاں آ چکے ہو۔۔۔؟"

"نہیں۔ پہلی بار آیا ہوں۔۔۔"

"میں بھی پہلی بار آئی ہوں۔ تمہیں اسطرح بار بار دیکھنے میں پریشانی ہو رہی ہے۔ چلو، بہرا بار میں چل کر بیٹھیں۔۔۔ موڈ بدل جائے گا۔۔۔!"

"یہ کہاں ہے۔۔۔؟"

"اسی عمارت میں۔ تیسرا [illegible] روم کے برابر۔۔۔!"

"مگر سنو! ہم سے ایک غلطی ہوئی ہے۔ جو کچھ تمہارے کمرے میں ہوا ہے اس کی اطلاع ہوٹل کی استقبالیہ کو دے دی جانی چاہیئے تھی۔۔۔!"

"کون۔۔ ان کمیٹیوں میں پڑے۔۔ خواہ مخواہ پولیس کو [illegible]"

"تمہارے ملک کا سفارت خانہ شاید اسی سڑک پر ہے۔۔۔"

"ہاں۔۔ اینڈلی کی بلڈنگ میں۔ کیوں۔۔۔؟"

"چلو! پہلے کاغذات وہاں امانتاً جمع کرا دو۔۔۔"

"کاغذات۔۔۔ اوہ۔۔۔ ہاں" وہ اپنی جیبیں ٹٹولتا ہوا بولا۔ "وہ کاغذات۔۔۔ خدا کی پناہ۔۔۔ انہیں میرے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہونا چاہیئے تھا کہیں تمہارے باتھ روم ہی میں تو نہیں گر گئے۔ وہیں میں نے کوٹ اتارا تھا۔"

"چلو دیکھیں۔۔۔" ظفر نے کسی قدر بے توجہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

وہ پھر لفٹ کی طرف واپس آئے۔ نسلی بہت زیادہ پریشان نظر آ رہی تھی۔ چال میں لڑکھڑاہٹ سی پیدا ہو گئی تھی۔ پانچویں منزل پر پہنچ کر وہ کسی قدر تیزی کے ساتھ ظفر کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

باتھ روم میں اس کے گمشدہ کاغذات مل گئے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بیہوش

تو نہ گرے تھے۔

"نہیں۔۔۔ [illegible] کہیں وہ تمہارے ہی کمرے میں تو نہیں رہ گئے تھے!"

"[illegible] کوٹ کی جیب ہی میں رکھے تھے۔۔۔"

"[illegible]"

"وہ بھی [illegible]"

"تو چلو [illegible] کمرے ہی میں دیکھیں۔۔۔"

وہ [illegible] کے ساتھ چل پڑی۔ ظفر نے سختی سے ہونٹ بھینچ لیے تھے۔ [illegible] یقینی سا معاملہ تھا۔ وہ عورت ہرگز نہیں ہو سکتی جس کے لیے [illegible] تھا۔ [illegible] سب کچھ منظر [illegible] سارا سامان ادھر ادھر بکھرا ہوا تھا [illegible] تھی۔

وہ [illegible] کاغذات [illegible] رہی تھی۔ [illegible] کمرے میں موجود تھی جس کا [illegible]

"[illegible] اب میں کیا کروں۔۔۔" وہ روہانسی ہو کر بولی۔

ظفر سوچ رہا تھا [illegible] کمرے میں [illegible] کسی کی موجودگی ممکن ہے؟ [illegible] لگ جانے کیا ہو۔۔۔؟ [illegible] کاغذات طلب کر بیٹھوں۔ یقیناً اصل عورت [illegible] غائب کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ یہ عورت نسلی کا رول ادا کر رہی ہے۔۔۔!

"[illegible] بتاؤ اب میں کیا کروں" وہ پھر بولی۔

"[illegible]" ظفر نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا نہیں سمجھی۔ تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔"

"[illegible] کسی کی لاش کا ذکر کیا تھا۔۔۔ پھر کہا کہ تم نے اپنی طرف سے

انداز کیا تھا۔۔۔!

"تو اس سے کیا ہوتا ہے، میں اب بھی اپنے اسی جواب پر قائم ہوں، انسانی دلچسپی تک آ جاتا ہے۔۔۔" وہ طویل سانس لے کر بولی۔

"اچھی بات ہے۔ اب آرام کرو۔۔۔ میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔"

"تم مجھے تنہا نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔" وہ دونوں [illegible] سے [illegible] دیکھتی رہی۔

"مجھے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کی۔۔۔" وہ [illegible] اور [illegible] آیا تھا۔۔!

* * *

جیمسن اور مسرا نے مختار گیسٹ ہاؤس میں سامنے دو کمرے [illegible] آیا تھا۔ جس کے [illegible] دو بالکنیاں چڑھائی تھیں۔ اور وہاں سے کبھی [illegible] ہوتے تھے۔

"دوست جیمس۔" مسرا بولا۔ "تمہیں یہاں کی قومی سیاست سے کوئی دلچسپی یا نہیں؟"

"مجھے اپنی قوم کی سیاست سے دلچسپی ہے اور نہ ہی لارڈ کی سیاست سے دلچسپی ہے۔"

"تب تم اس صدی کے عجوبے ہو۔۔۔!"

"نہیں میں صرف ایک ایسا آدمی ہوں جسے دو وقت کی روٹیوں کی فکر رہتی ہے۔ اس کے علاوہ ساری مصروفیات ضمنی ہیں۔۔۔!"

"بڑی غیر مذہبی باتیں کر رہے ہو۔۔۔!"

"میرے تصوف کی ابتدا یہیں سے ہوتی ہے کہ آدمی پیٹ کا [illegible] ہے۔"

"خیر چھوڑو۔۔۔ آؤ۔ عورتوں کی باتیں کریں۔۔۔" مسرا ہنس کر بولا۔

"لاحول کی بات، چار [illegible] بعد بھی عورتوں کی باتیں کرنا چاہتے ہو۔"

"میں بہت دکھی ہوں۔۔۔ جیمسن بھائی۔۔۔!"

"ظاہر ہے [illegible] چار [illegible] گردن [illegible] سے [illegible] حسب [illegible] چالیس برس ہو گئے۔۔۔!"

"یہ بات نہیں ہے، مجھے ابھی تک ایسی عورت نہیں ملی جیسی میں چاہتا ہوں۔"

"اس لئے بہت دکھی ہو۔۔۔" جیمسن نے حیرت سے کہا۔

"ہاں۔۔۔ میرے بھائی۔۔۔!"

"[illegible] بھائی مسرا۔۔۔ آخر کسی مرد کو اس کی پسند کی عورت ملی ہے، اور کسی عورت کو اس کی پسند کا مرد ملا ہے۔۔۔"

"[illegible] ہے۔۔۔!"

"[illegible] مسرا۔۔۔" جیمسن [illegible] کا درد گھونٹتا ہوا بولا "اگر پسند کی کوئی عورت مل بھی جاتی ہے تو کچھ دنوں کے بعد اس میں سے بھی کیڑے نکلنے لگتے ہیں۔"

"تم [illegible] تمہاری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی۔۔۔!"

"[illegible] نہیں رہا ہوں، لیکن سو [illegible] عورتوں کا تجربہ ہے مجھے۔۔۔"

"پھر شاید [illegible] کچھ دنوں کے بعد [illegible] ہو جاؤں۔" مسرا نے مایوسی سے کہا۔

[illegible] جیمسن نے اپنی [illegible] نکالی تھی اور اب اس کا سفر [illegible] تھا۔

"عورتوں کی باتوں سے مجھے [illegible]۔۔۔" جیمسن ٹھنڈی سانس لے کر بولا "آؤ اب مجھ سے میرے خوابوں کی باتیں سنو۔ بچپن ہی سے میں افریقہ کے بارے میں [illegible] پڑھتا رہا ہوں۔۔۔ لہٰذا وہ میرے خوابوں کی سرزمین بن گئی ہے۔ افریقہ کے جانوروں کی باتیں میرے لئے بہت [illegible] رہی ہیں۔۔۔"

"وہ [illegible] قصے کہانیوں کی باتیں ہیں۔۔۔ بچپنے ہوتے ہیں [illegible]"

اب تو صرف سنجیدہ بادشاہ ہی سیاحوں کا جی بہلاتے ہیں۔ اور وہ بیچارے بھی یہی سمجھتے ہیں کہ سچ مچ کا جادو دیکھ رہے ہیں۔"

"چلو۔۔ ایسی ہی کسی جگہ دل بہلاتے ہیں۔۔۔!"

"وہاں کا ٹھکانا معلوم کرنا پڑے گا۔۔۔۔!"

"کہاں سے معلوم ہو سکتا ہے۔۔"

"میرا ایک دوست جانتا ہے۔۔ کہیں سے اسے فون کر کے معلوم کر لوں گا۔"

اور پھر اس نے ایک ڈرگ اسٹور کے سامنے گاڑی روک دی تھی۔ دونوں اتر کر ڈرگ اسٹور میں داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے ہی زرد فام بھی اسٹور میں داخل ہوئے تھے۔ سوما کاؤنٹر پر کسی دوست کو فون کرنے لگا۔ وہ اس سے کہہ رہا تھا کہ اپنے سیاح دوست کو کالا جادو دکھانا چاہتا ہے۔ وہ اس سلسلے میں اس کی رہنمائی کرے۔ ادھر سے جواب ملنے پر ریسیور رکھ کر مڑا ہی تھا کہ پیچھے کھڑے ہوئے ایک زرد فام مخلوط نسل والے آدمی نے کہا۔ "معذرت خواہ ہوں جناب۔۔ اگر آپ کالا جادو دیکھنا چاہتے ہیں تو رام پیچ ہوٹل چلے جاؤ۔ مونٹ اسٹریٹ۔ وہاں ہر رات ہواکاری کالے جادو کا مظاہرہ کرتا ہے۔۔"

"تم نے دیکھا ہے۔۔۔!"

"ہاں مسٹر۔ میں بے تحاشہ ہی کئی بار یہ تماشہ دیکھ چکا ہوں۔ سیاحوں کے لئے اس سے بہتر جادوگری فی الوقت اور کوئی موجود نہیں۔۔!"

"اچھا تو پھر وہیں چلتے ہیں۔" سوما نے جیمسن کی طرف دیکھ کر کہا۔

"اگر کوئی حرج نہ ہو تو مجھے بھی لفٹ دے دیجئے۔۔!" زرد فام بولا۔

"کوئی حرج نہیں۔" سوما نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ وہ گاڑی میں بیٹھ گئے تھے۔ زرد فام پچھلی سیٹ پر تھا۔

"کیا تمہیں بھی وہیں جانا ہے۔" سوما نے اس سے پوچھا۔

"ہاں مسٹر۔ بڑی مہربانی ہو گی اگر مجھے قریب ہی تمہیں ہواکاری کے پاس لے چلوں گا۔ میں تب تک تمہارا گائیڈ ہوں۔۔۔"

"اچھا۔ اچھا۔۔" سوما نے انجن اسٹارٹ کیا۔ اور جیمسن سے بولا۔ "چلو شاید سچ مچ تمہاری یہ آرزو بھی پوری ہو جائے۔۔!"

جیمسن کچھ نہ بولا۔ وہ ظفر الملک اور اس عورت کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔ زرد فام مخلوط نسل آدمی مسلسل کچھ نہ کچھ بولتا رہا تھا۔ ہواکاری حیرت انگیز جادوگر ہے جناب عالی۔ وہ بڑی عجیب ہستی ہے کہ بیان بھی کر رہا ہے۔ ذرہ برابر بھی اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کے تماشائی کس قسم کے لوگ ہیں اور کس ملک سے تعلق رکھتے ہیں۔ سچی اور کھری بات منہ پر کہہ دیتا ہے۔۔"

"تم کیسے جانتے ہو۔۔" سوما نے پوچھا۔

"خود ہی کئی بار دیکھ چکا ہوں۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ آپ لوگ اس سے کس طریقہ کے متعلق کیسے پوچھیں گے۔۔"

"وہ بھی سیاحوں ہی کا انتظار کرے گا۔" سوما ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"ذرا آہستہ آہستہ عمدہ قسم کی باتیں کرو۔۔ اسے کچھ دو۔" جیمسن اس کی طرف جھک کر دھیرے سے بولا۔

"تم نے کبھی بڑی خوبصورت تماشا دیکھا ہو۔۔۔!"

"تو پھر کالے جادو پر لعنت بھیجو۔ ہم وہاں نیوڈ شو دیکھیں گے۔۔۔"

"وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن رقص میرے ذہن پر اچھا اثر نہیں ڈالتا۔۔"

"ابھی تو تم رقاصاؤں کی تعریف کر رہے تھے۔۔!"

"تم سمجھے نہیں۔ در اصل مجھے کچھ ہو جاتا ہے رقص دیکھ کر۔۔۔!"

"اوہ اچھا۔۔!"

"تم اپنا ہی کیا سوچو۔ حالانکہ سال میں ایک آدھ بار ہی پیتا ہوں۔!"

مسکراؤ... میں نے بھی قسم نہیں کھا رکھی۔ ایک آدھ چُسکی کیا [illegible]

آپ واقعی تم نے بھی خوش کر دیا۔ دراصل اتنی پینی چاہیے کہ عقل خود [illegible]

بس دوست اس کے آگے کچھ نہ کہو...!

کیوں؟ کیوں...؟

کہیں تم یہ کہ بیٹھو۔ اتنی سی پی جانی چاہیے کہ [illegible] نہ ہو جائے۔ ساتھی [illegible] ہی کار کے قریب رہ جاؤ۔

ارے نہیں بھائی... میں اتنا کمینہ نہیں ہوں کہ اپنی کسی خامی کا جواز [illegible] تلاش کروں...

بس تو پھر ٹھیک ہے...

پہلے کالے جادو کا مظاہرہ دیکھیں گے۔ اس کے بعد رقص...!

[illegible] آدمی حبشی جادوگر کے کمرے میں داخل ہو گیا تھا۔ یہاں پہلے سے کئی لوگ موجود تھے۔

جادوگر [illegible] بھی سیاہ فام افریقی تھا۔ اس نے تالیاں بجا [illegible] تم لوگ جانتے ہو [illegible] آنکھیں بند کر لو کیونکہ وہ جو کچھ بھی [illegible] آئے گی۔ تب تم ان سے ایک حیرت انگیز خبر سنو گے... پچھلے افریقہ میں [illegible] جاتی تھی اور وہ جو سیاہ فام لوگوں پر ظلم ڈھاتے تھے [illegible] ان کے آسمان کے نیچے [illegible] تب پھر تم [illegible] کرنا۔ اتنی فریاد رسی... ان کے بیٹے اپنے کھیتوں کو خود سینچا...

جیسن نے رومال سے چہرے کا پسینہ خشک کیا اور سولی کی طرف دیکھ کر [illegible] دو آنکھ مار کر مسکرایا اور پھر جادوگر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

لیکن اسی ایک آدمی ان کے قریب آ کر آہستہ سے بولا۔ مسٹر ساتھ آئیے [illegible] وہ انہیں دوسرے کمرے میں لے گیا تھا۔

نہیں [illegible] دوست [illegible] میں نے سوائے سوال [illegible] [illegible] کی خواہش ہے دوست کو کالا جادو دکھانا چاہتا ہوں...!

[illegible] آپ کوئی تجویز پیش کر رہے ہیں:

ضرور [illegible] سولی نے کہا اور جیسن سے پوچھا۔ کیا دیکھنا چاہتے ہو...؟

[illegible] بتا دوں کہ اس وقت میرا باس کیا کر رہا ہے؟ [illegible] کہ آپ کا دوست کیا چاہتا ہے [illegible] سمجھ گئے۔

سولی نے [illegible] کے ہاتھ پر رکھ دی...

اچھا آپ [illegible] تشریف لے چلیے... اکبر کر وہ کمرے سے چلی گئی۔ جیسن نے [illegible] سولی کی طرف دیکھا تھا۔ سولی اپنے شانے سکوڑ کر رہ گیا۔

[illegible] کمرے میں پہنچ گئے جب [illegible] سیڑھیاں [illegible] تھے۔

[illegible] گھر [illegible] اسرار یاس [illegible] نہیں سکو گے۔ لیکن [illegible] نہیں [illegible] کہ اس وقت تمہارا باس کہاں موجود ہے...؟

کیسے [illegible] مسکراتے ہوئے... جیسن نے بڑے ادب سے کہا۔ جادوگر [illegible] ہوا تھا۔

اس وقت کمرے میں صرف [illegible] روشن تھے۔ جادوگر نے آنکھیں بند کر لیں۔ کچھ [illegible] اور کمرے کی فضا پر عجیب سا

[illegible] آہستہ جھک گیا تھا

دفعتاً جیمس نے ظفر [illegible] اور [illegible] کی [illegible]
بیڈروم میں آنے کو کہہ رہی تھی [illegible] ڈیڈی [illegible] مسل
ڈیڈی کو گالیاں دینے لگی۔ اور اس کے بعد [illegible] چھا گیا۔ [illegible]
[illegible] جس کی [illegible] سے [illegible]

واقعی [illegible] ... جیمس [illegible]

بس اب جاؤ۔ [illegible]

وہ اس کمرے سے نکل آئے۔ جیمس [illegible] میں [illegible] کی [illegible] تھیں۔

میرے [illegible] اس کی [illegible] عورت کی [illegible]

عورت [illegible] جیمس [illegible] گیا۔

[illegible] تھی۔

میری [illegible] تھی۔ اوہ۔ [illegible] میں [illegible] تصدیق کرنا [illegible]

کیا کرو گے۔ ہو سکتا ہے وہ تمہارے پاس [illegible] ہو۔

[illegible] عورتیں [illegible] پیچھے [illegible] اس جگہ سے جہاں سے [illegible]

[illegible] کے ایک [illegible] سے اس نے [illegible] ظفر سے [illegible] کی تھی اور [illegible] طرف پلٹ آیا تھا۔

کیا رہی [illegible]

لفظ بہ لفظ [illegible] ... کہاں ہے ... جیمس [illegible] سے [illegible] پیشانی [illegible] ہوا بولا۔ [illegible] کے کمرے میں موجود ہے۔

تب تو [illegible]

[illegible]

جیمس [illegible] چھوٹے [illegible] تھے [illegible]

[illegible]

[illegible] جیمس [illegible]

[illegible]

[illegible] ظفر [illegible]

[illegible] جیمس [illegible] کرو [illegible]

[illegible]

"[illegible] لے لیجئے..."

"اگر [illegible] سے قبل نہیں [illegible] تو ملاقات بھی ہو سکتی تھی..."

"نہیں [illegible]"

"[illegible] کیا کر گئے۔"

"[illegible]"

"کیا تم [illegible] بتا سکتے۔"

"[illegible]"

[illegible] آنکھیں جھپکتیں اور پھر [illegible] آ گیا تھا۔

"[illegible]" مسوما نے کہا۔ "[illegible] رقص کے لئے پارٹنر [illegible] تم [illegible]"

جیمس [illegible] رقص کی موسیقی [illegible] اور [illegible] پھر رہے تھے۔

انھیں کوئی خاص [illegible] کے قریب کی [illegible] اور [illegible] کا تھا۔ [illegible] بیٹھے تھے وہ دونوں [illegible] تھے۔ مسوما نے جیمس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا "کیا ہوا ہے..."

"[illegible] پیچھے [illegible] اس کی نظر [illegible] جا ٹھہری تھی جو انھیں [illegible] کے پاس لے آیا تھا۔ ایک [illegible] تھی [illegible] تھے۔

مسوما نے بھی جیمس کی نظروں کا تعاقب کیا تھا... پھر دونوں ساتھ ہی [illegible]

دوسرے کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

"مجھے وہ [illegible] کچھ عجیب سا لگتا رہا ہے۔" مسوما نے کہا۔

"میں نہیں سمجھا۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو..." جیمس بولا۔

"[illegible] لینے کے لئے ہی ادھر لے آیا تھا۔"

"[illegible] نہیں ہو سکتا..." جیمس نے کہا۔

"ہاں... [illegible] کی طرف [illegible] تھی؟"

جیمس نے مسوما کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "تم اس آدمی کے بارے میں [illegible]"

"کیا سوچ رہی ہو... [illegible]"

"کچھ نہیں... [illegible]" جیمس نے گلاس اس کی طرف کھسکاتے ہوئے کہا [illegible] گلاس کا [illegible] تھے۔

[illegible] آدمی نے بھی نہیں دیکھا تھا... مسوما اپنا [illegible] اس کی نظر ان دونوں پر پڑی۔

"خدا [illegible]... وہ پھر ادھر ہی آ رہا ہے۔" مسوما بڑبڑائی۔

[illegible] اس کی جانب کھنچا چلا آیا تھا۔ جیمس نے [illegible] لیکن مسوما کے چہرے پر [illegible] کے آثار تھے۔

"[illegible]" جیمس سے پوچھا۔

"[illegible]"

"[illegible] میں کچھ دکھائی دیتا ہے..."

"[illegible] آدمی [illegible] کی فرمائش کی تھی جو پوری ہوگی واقعی حیرت انگیز ہے..."

"[illegible] اس آدمی کو دیکھنے کی خواہش رکھتے تو وہ تمہیں [illegible]"

یہاں کی شکل دکھاتا... بہتیرے لوگ تو دور دراز کے مناظر تک اسی طرح دیکھ چکے ہیں...

"اب کیا دکھانا چاہتے ہو..." مسو نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"کک... کچھ نہیں... میں گائیڈ ہوں... اگر میری خدمات کی ضرورت ہو تو..."

"تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا..." مسو غرایا۔ "میں مقامی آدمی ہوں [illegible] خود ہی سب کچھ دکھا دوں گا... چلتے پھرتے نظر آؤ..."

[illegible] ہر تیس [illegible] خود وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

"کیا بات ہے مسٹر..." وہ مسو کو گھورتا ہوا بولا۔ "تم بے صبر کیوں ہو رہے ہو!"

"چاہتا ہے یا ٹھوکر رسید کروں..."

"اوہ... نہیں... تمہیں دونوں کے درمیان آنا ہوگا... اس کی ضرورت نہیں... تم جاؤ بھائی... کیوں خواہ مخواہ میرے دوست کو غصہ دلا رہے ہو..."

"اور میت لگا کوئی تیسرے..." وہ منہ بھینچے ہوئے [illegible] کہا اور خود بھی وہاں سے کھسک گیا۔

"وہ علامت ہے..." مسو دانت بھینچ کر بڑبڑایا۔ "پھر کوئی چکر چلایا جا رہا تھا تب [illegible] اس نے کھیلنا ہی سے ہمارا تعاقب شروع کر دیا تھا۔"

حمیس چونک پڑا۔

"ہاں... یقین کرو..." مسو سر ہلا کر بولا۔

"تم کیا کہہ رہے ہو..."

"اوہ... تم نہیں سمجھے... میرے بھائی... یہ [illegible] کا دلال معلوم ہوتا ہے!"

"اچھا..." حمیس طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کیوں؟ کیا میرا رویہ نامناسب تھا..."

"ویسے بھی..." حمیس مسکرا کر بولا۔ "بکاؤ مال سے کبھی رغبت نہیں رہی..."

"تو پھر رقص کے لیے یا شراب [illegible] تک کے جائیں..."

"دراصل میں [illegible] چاہتا ہوں..."

"ا سے [illegible] ابھی تو کوئی [illegible] تفریح بھی نہیں ہوئی..."

"میرا [illegible] خطرے میں ہے..."

"میں سمجھا نہیں..."

"وہ [illegible] تمہیں [illegible] چاہتی ہے..."

"کیا [illegible] تمہیں بھی اطلاع دی ہے..."

حمیس نے [illegible] میں سر کو جنبش دی اور [illegible] غصہ [illegible] رہ گیا۔

"دراصل ہمارا [illegible] طرح طرح کی حرکتیں کرتا رہتا ہے..."

[illegible]

"[illegible] کاروباری [illegible] ہمارا [illegible]"

"[illegible] خصوصیت [illegible]"

[illegible] مسو نے [illegible] کہا۔ "وہ [illegible] ہمارا پیچھا کرتا رہا تھا۔ وہ..."

[illegible] سے [illegible] ہونٹ بھینچ لیے۔

"[illegible]..." حمیس [illegible] آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"[illegible] تمہارے [illegible] کاروباری [illegible] کا داؤ چل گیا ہے... [illegible] جادو..."

"[illegible] انسپکٹر [illegible] چھپا لیے گئے ہیں..."

[illegible] وسط سے [illegible] یہاں تک پہنچ گئی ہوں گی!"

"[illegible]..." حمیس [illegible] بولا۔ "تم تو [illegible] ہو..."

نہیں صاحب۔ کام سسپنس کی بات ہے تمہارے کار [illegible] حریف نے [illegible] سے مار [illegible] ہے۔ [illegible] میں مر [illegible] کا [illegible] پہنچا [illegible] اور وہ عورت [illegible] سے پاس کر ساتھ [illegible] پہنچ جائیگی۔

[illegible] جلدی تم [illegible] اپنی بار [illegible]۔ مسوما نے [illegible]

جیمس نے [illegible] سے دیکھا تھا وہ سوچ رہا تھا کہیں مسوما بھی تو [illegible] ہے۔ [illegible] کے تھے اور محبت [illegible] سے نکلتے وقت مسوما [illegible] گاڑی میں بیٹھ جانے کے بعد کسی قسم کی گفتگو [illegible]۔ ہو سکتا ہے [illegible] گاڑی میں [illegible] وہ [illegible] لیا [illegible] تعاقب [illegible] ٹیکسی میں بیٹھ گیا تھا

محالی مسوما۔ بہت ہوشیار آدمی معلوم ہوتے ہو۔۔

[illegible] مسوما مسکرایا۔ کہیں [illegible] گاڑی کی [illegible] بیٹھے [illegible] اور تم [illegible] تعاقب [illegible] شروع کر دیا۔۔

ضرور۔ ضرور۔۔!

وہ گاڑی میں بیٹھ گئے۔ جیمس پچھلی نشست پر [illegible] بیٹھا تعاقب پر نظر رکھے۔ اس نے [illegible] کو ہوٹل سے [illegible] دیکھا۔ مگر [illegible] نہیں تھی۔ گاڑی [illegible] آگے بڑھی۔

[illegible] ایک موٹر سائیکل [illegible] جیمس خاموشی سے دیکھتا رہا۔ مسوما نے بھی کچھ نہیں پوچھا تھا۔ گاڑی تیزی سے [illegible]۔ جیمس کو [illegible] تھا کہ مسوما عقب نما آئینے میں اس موٹر سائیکل کو ضرور دیکھ رہا ہوگا۔ وہ شہر کے [illegible] حصے سے گزر رہے تھے۔۔

دفعتاً ایک عمارت کے سامنے مسوما نے گاڑی روک دی۔ اور موٹر سائیکل سے

لیکن [illegible] مسوما جیمس [illegible] آنے کا اشارہ کرتا ہوا خود بھی [illegible] گاڑی سے [illegible] پر [illegible] ہوئے تھے۔۔۔

[illegible] مسوما [illegible] لو!

[illegible] جیمس [illegible]۔

وہ عورت [illegible] ہوا [illegible] کال بیل کا [illegible] دروازہ

[illegible]۔

[illegible] دروازہ کھول [illegible] تھی [illegible] آگئی۔

[illegible] مسوما نے [illegible] اس سے کچھ پوچھا تھا اور [illegible] تھا۔ جیمس خاموشی سے [illegible] کا ساتھ دیتا رہا۔ [illegible] مسوما نے [illegible] ریسیور اٹھایا [illegible] ایک نمبر ڈائل [illegible] گاڑی [illegible] گیراج میں لے جا رہی [illegible] خاموشی سے [illegible] میرے پاس [illegible]۔

ریسیور [illegible] جیمس [illegible] جیمس اسے عجیب نظروں سے دیکھے [illegible]۔

[illegible] مسوما نے [illegible]۔

[illegible] پراسرار [illegible] ہو۔۔

مسوما نے [illegible] جیمس نے کہا۔ میری [illegible]

[illegible] سامنے [illegible]۔

[illegible]۔

تم نے اس [illegible] پر [illegible] سے روشنی ڈالی تھی۔

اگر یہ محسوس [illegible] کہ وہ [illegible] کے بجائے [illegible] بتاؤ کسی اور زبان بولتا ہے!

تو کبھی اس زبان [illegible] کا مطلب کچھ اور۔۔۔

دستاویز میں ڈال دیا تم نے۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ اصل معاملے سے پوری طرح آگاہ نہیں ہو۔۔۔!

کیوں اُلجھائے چلے جا رہے ہو۔۔۔

نسلی کارندہ وہ نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو۔

[illegible]۔۔۔

اس عورت نے نسلی کارندوں [illegible] سے اصل عورت غائب کر دی

[illegible] مطلب [illegible] سمجھ [illegible]!

میں پھر [illegible] کی طرف [illegible] تھی۔ [illegible] معلوم ہو [illegible] سے پر دُگرم سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔

ایک بات بھی دوسری طرح [illegible]۔۔۔

اس سے زیادہ [illegible] دیکھو۔

اس نے [illegible] تعجب ہو رہا تھا۔

جیمس کا [illegible] جیمس کی

کی طرف تھا۔

تم نے جنگ میں دیکھا۔ جیمس مسکرا کر بولا۔

ٹھیک ہے۔ [illegible] اور لائٹر کو دوبارہ جیب میں ڈالتا ہوا بولا۔ آپ [illegible] معافی کا خواستگار ہوں۔۔۔

جیمس [illegible] لیکن وہ اب بھی مسوماسی کو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔ [illegible] کہا۔ بات ابھی تک واضح نہیں ہو سکی۔۔!

کیا کہہ رہے ہو۔۔۔

نسلی کارندہ [illegible] وہ عورت نہیں ہے جس نے جھگڑا کیا تھا وہ پہلے ہی [illegible] کر چکی تھی۔۔۔ لیکن دوسری عورت کو کیسے معلوم ہوا کہ اُسے کیا کہنا ہے اور [illegible] ہے۔

[illegible] کی بات ہے۔ مسوماسی [illegible] بولا۔ انہوں نے اسے قابو میں کیا اور سب کچھ معلوم کر لیا ہے!

اگر وہ عورت بھی حقیقی نسلی کارندہ یا تمہاری متعین کردہ تھی تو تم نے اس پر نظر بھی رکھی ہوگی۔

رکھی تھی [illegible] آخر [illegible] دھوکا کھا گئے۔۔۔ اس لئے ہم نے اُس کا سُراغ کھو دیا۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ اب کہاں ہے۔۔۔!

دوسری بات [illegible] جیمس [illegible] کے ناک [illegible] بولا۔ آخر [illegible] جادو [illegible] کیسے سامنے آگیا۔ کیا وہ ہمیں اتنا ہی احمق سمجھتے ہیں کہ [illegible] جادو کے چکر میں آ جائیں گے۔ میں نے اپنے ساتھی سے فون پر گفتگو کر کے [illegible] تھا کہ تم نے اپنے کمرے میں الیکٹرونک مشین [illegible] لگا رکھی ہیں!

[illegible] مسوماسی ہونٹ سکوڑ کر رہ گئے

جیمس [illegible] آنکھوں میں دیکھے جا رہا تھا۔

"تمہیں یقین ہے ؟" میں نے ایک ہی شخص سے بات کر رہے ہیں ..."

"اس کے انداز گفتگو سے میں نے یہی اندازہ لگایا ہے۔ بہر حال ہمیں [illegible] بے کار باتوں سے [illegible] دوسرے کی حماقت کیسے سرزد ہوئی اس طرح تو انہیں ہمیں ہوشیار کر دیا ہے ..."

"کہیں۔ کہیں کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔" سوما سر ہلا کر رہ گیا۔

دفعتاً فون کی گھنٹی بجی۔ سوما نے اٹھ کر ریسیور اٹھایا تھا [illegible] پھر بولا "اسے بیکار کر دو ... اوہ ... جلدی کرو ..."

جیمسن نے محسوس کیا جیسے سوما اچانک بوڑھا ہو گیا ہو۔ ریسیور رکھ کر اس نے جیمسن کی طرف دیکھا اور خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔

"کیا بات ہے ؟"

"ہم ... وہ ہانپتا ہوا بولا ... [illegible] ہم ... سے بچے [illegible] ..."

"گاڑی میں ..."

سوما نے سر کو جنبش دی اور جیب سے رومال نکال کر چہرے کا پسینہ خشک کرنے لگا۔ فون کی گھنٹی پھر بجی۔ اس نے ریسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو۔ اچھا۔ جلدی کرو۔ بتا نہیں۔ میں نہیں جانتا ..."

ریسیور رکھ کر اس نے جیمسن سے کہا "میرے آدمی یہیں جا رہے ہیں [illegible] بیکار کیا جا سکے گا۔ [illegible] عمارت ہی چھوڑ دینی چاہیے ... وہ اس کا حصہ بھی ساتھ نہیں لے سکے گا کہ آگے گاڑی ہی میں [illegible] ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو یہاں سے نکل چلو ..."

جیمسن اٹھ گیا اور وہ پھر سڑک پر نکل آئے۔

"عمارت کے دوسرے لوگ ..." جیمسن نے سوال کیا۔

"فکر نہ کرو۔ وہ سب نکل جائیں گے ..."

اس عمارت کے آس پاس کوئی دوسری عمارت نہیں تھی۔ اور یہ حصہ بھی ویران سا تھا۔

"وقت تھوڑا ہے ... جلدی چلو ..." سوما نے کہا۔ "ادھر تو ٹیکسی بھی نہیں ملے گی ..."

[illegible] تک دکانوں [illegible] بازار [illegible] چلتے رہے تھے۔ اور اسی دوران [illegible] کوئی دھماکہ نہیں سنا تھا۔ سوما نے رفتار کم کر دی اور ہانپتا ہوا بولا "... ہم [illegible] واقعی [illegible] بیکار بنا دی ہے ..."

"اس کا کیا مطلب ہے ...؟" جیمسن بولا۔

"کون سی بات ...؟"

"[illegible] اسے یقین تھا کہ ہم اس کی سازش کا شکار ہو جائیں گے۔ خیر [illegible] سے پہلے ہی مر جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ عمارت کے [illegible] مرنے کے بعد [illegible] کی طرف روانہ ہو جانا چاہیے تھا۔ ہو سکتا ہے [illegible] ہم فوراً روانہ ہو جائیں [illegible] ایک شخص تو موجود نہیں ہیں۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو ..."

"اب کیا خیال ہے ...؟"

"وہ [illegible] جانتے ہیں [illegible] کی بھی خطرہ ہے ... ہوشیار رہو [illegible] یہاں تو دور تک [illegible] کہا کہیں سے فون بھی کر سکتے ہیں ...!"

◆

الیکٹرانک میگزین دریافت کرنے کے بعد عمران نے جیمسن
کی ایک اور کال ریسیو کی تھی۔ اور شارٹ ویو پر اُسے بتانے کی کوشش کی تھی کہ
[illegible] درست ہے۔!

اُس کے بعد پھر جیمسن کی کوئی کال نہیں آئی تھی۔ اور وہ مطمئن انداز میں بیٹھا
رہا تھا۔

ذرا دیر گزری تھی کہ اس نے جھپٹ کر ریسیور اٹھایا۔ لیکن دوسری طرف سے سیل
کال دوبارہ آ رہی تھی۔

"میں بہت پریشان ہوں۔ اب کیا ہوگا۔۔!"

"میں کیا بتاؤں" عمران بولا۔

"کاغذات کے بغیر کیا کر سکوں گی۔۔!"

"میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ [illegible] کو [illegible] سے آگاہ کر دو!"

"مجھے نہیں کیا بتاؤ کہ اس [illegible] کیا [illegible] ہے۔۔!"

"میں اس مسئلے پر مزید گفتگو کرنا چاہتا ہوں کیا آپ کے کمرے میں آ جاؤں"

"جتنی جلد ممکن ہو۔" دوسری طرف سے کہہ کر سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔ عمران
اپنے کمرے سے نکل آیا۔

دروازے پر دستک دیئے بغیر اس نے ہینڈل گھمایا تھا اور دروازہ کھل گیا
تھا۔ سامنے ہی [illegible] جولی دکھائی دی۔ بہت پریشان نظر آ رہی تھی۔ اسے دیکھ
اٹھتی ہوئی بولی "مجھے [illegible] نامعلوم [illegible] دوسری کال کا
انتظار کر رہا تھا۔"

"جو نہیں ہو سکا اس کے بارے میں سوچنا ہی فضول ہے۔!"

"لیکن اب کیا کروں۔۔"

"آخر جولی کی انتظامیہ کو مطلع کرنے میں کیا حرج ہے۔ اس طرح یہ بات کم از
کم ریکارڈ میں تو آ جائے گی اور تم وقت ضرورت اسکا حوالہ دے سکو گی۔"

"میں کیا کروں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔۔"

"اپنے سربراہ کو کس طرح مطلع کروں۔"

"اس سلسلے میں کوئی ہدایت نہیں ملی۔۔"

"اسکا یہ مطلب ہوا کہ تمہیں مدد کرنے کے مجبور کیا جا رہا ہے تمہیں۔۔!"

وہ چند لمحے عمران کو گھورتی رہی پھر بولی "تم ہی اپنے سربراہ کو
ان حالات سے آگاہ کر دو۔۔"

"ایک منٹ۔۔۔" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا "میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔"

"کیا مطلب۔۔؟"

"مجھے بھی اس سلسلے میں کوئی ہدایت نہیں ملی۔۔"

وہ عجیب انداز میں ہنس پڑی اور عمران اپنی گردن سہلاتا ہوا بولا "ایسے
حالات میں شاید میری ہی عقل استعمال کرنی چاہئے۔"

"میری عقل قابل استعمال نہیں رہی۔۔!"

"کیا صبح ہوتے ہی ہم [illegible] کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔!"

"میں کچھ نہیں جانتی جیسا تمہارا دل چاہے۔۔!"

ٹھیک اسی وقت جولی کی [illegible] کی گھنٹی بجی۔ [illegible] کر ریسیور اٹھا لیا دوسری
طرف کی بات سنتی رہی اور پھر ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر عمران سے سرگوشی کی۔

"وہی ہے۔۔!"

"کیا کہہ رہا ہے۔۔"

"[illegible] والے مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہے۔"

"اسے یہاں بلا لو۔ میں باتھ روم میں چلا جاؤں گا۔"

"ڈر رہا ہے۔۔

"صبر و برداشت کرو۔ میں خود بھی ہوں۔۔"

"اچھی بات ہے۔۔" [illegible] نے کہا اور ماؤتھ پیس میں بولی۔ "میرے کیبن میں آجاؤ۔ اوہ۔ یہ سوچ تب پڑی تھی کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔۔ اچھا۔۔"

وہ ریسیور رکھ کر تیزی سے شعور کے قریب پہنچی اور بولی۔ "[illegible] منٹ کے اندر یہاں پہنچ جائے گا۔۔"

"کیا اپنے قول کے مطابق شعور کو نہیں لا رہا ہے۔۔"

"نہیں اس نے [illegible] کہا ہے کہ شعور کے بارے میں گفتگو کرے گا۔۔"

"دروازہ مقفل کردو۔"

"کیوں؟ کیوں۔۔" وہ خوفزدہ انداز میں بولی۔

"اوہ۔۔۔ اگر تمھیں ڈر ہے تو تم دروازہ کھولو۔ میں اپنے کیبن کا انتظار [illegible]

"تم میں کتنی [illegible] مجھے ڈر۔۔"

"کچھ۔ وہ کیا کر سکتا تھا۔" شعور نے اسے تو بے دلی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں کچھ نہیں جانتی۔ میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں آرہا۔۔"

"لیکن تم سے [illegible] کوئی تیسرا شخص موجود ہے؟"

"ایسے ہو سکتا ہے۔۔ تم تو [illegible] ہو۔"

"ضرور [illegible] جائے گا۔ تم اس سے باتیں کرتے وقت نظریں چرا کر ہاتھ [illegible] کی طرف دیکھتی رہنا۔۔"

"مگر کیوں دیکھوں گی؟"

"اس لئے کہ ان معاملات میں بالکل اناڑی ہو۔۔"

"اب تم نے [illegible] دلیری سے تو احتیاط برتوں گی۔۔"

"مسٹر شوکت [illegible] پشت [illegible] کی طرف رکھو۔۔"

"میں بہت ہی پریشان۔"

"وہ صرف [illegible] تم نے نہیں کہا ہے جاؤ؟ تو ۔۔؟"

"تو ۔ تو۔۔ [illegible] کیا کروں گی۔۔"

"[illegible]"

"شعور ۔۔ [illegible]"

"[illegible] تم سے۔۔"

"پھر بتلاؤ ۔ کیا کروں گی ۔۔؟"

"[illegible]"

"[illegible] جائے۔۔"

"[illegible] کر رہو۔۔"

"نہیں۔ میں [illegible] نہیں ہے سکتی۔۔!"

[illegible] ہاتھ [illegible] [illegible] شعور کے [illegible] [illegible] تھی۔ دروازہ [illegible] بند تھا [illegible] وقت بھی نہیں ہوں۔

"[illegible] کی تصویر [illegible] ہتھیلیاں مجھے وسکی پلا دی ہے۔ تم کافی ہو"

"واقعی مصیبت پلا دی گئی ہو۔ میں تمہارے لئے کیا کروں۔۔"

"[illegible] کی کوشش کرو۔"

"[illegible] سمجھتی ہیں۔۔"

"[illegible] کس کا فون۔۔"

"اچھا... اچھا — میں جا رہا ہوں۔ صبح بات ہو گی۔"

"کیوں آئے تھے — کیوں جا رہے ہو... صبح تو کسی سبب ہو گی — سیٹھ تو بڑا ظالم ہے..."

"ٹھیک ہے... ٹھیک ہے..."

پھر بھاری قدموں کی آواز آئی تھی اور دروازہ [illegible] کے ساتھ بند ہوا تھا۔ ظفر خون کا گھونٹ پی کر رہ گیا۔ پھر باتھ روم کے دروازے پر ہلکی سی دستک سنی جو آہستہ آہستہ ہو رہی تھی۔ "جو بھی ہو... جگا دیا ہوتا آخر... صبح تک [illegible] سوچ کی لیں تھے۔"

ظفر نے دروازہ کھولا۔ اور باتھ روم سے نکل ہی رہا تھا کہ وہ تینوں سے آگئے۔ تینوں کے ہاتھوں میں سائلینسر لگے ہوئے پستول تھے۔ ظفر نے چونک کر لیلیٰ کی طرف دیکھا اور وہ آنکھ مار کر ہنسی۔ "کیسی [illegible] ہوتا ہے..."

"کیا مطلب ہے..." ظفر نے تڑپ کر آنکھیں نکالیں۔

"خاموش رہو۔ یا [illegible] آواز [illegible] دو [illegible] سینے میں اتر جائیں گے۔" ان تینوں میں سے ایک بولا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آہستہ بولوں گا۔ یہ مجھے یہاں لائی تھی۔ میں نہیں جانتا تھا اس ہوٹل کی [illegible] ٹوٹ [illegible]۔" ظفر نے کہا۔

"باتھ روم میں کیا کر رہے تھے؟" لیلیٰ ہنس کر بولی۔

"باتھ روم میں کیا کیا جاتا ہے..." ظفر نے تیز ہو کر [illegible] کوشش کی۔

"تمہارا ساتھی کہاں ہے..." اسی آدمی نے سوال کیا۔

"میں نہیں جانتا۔ شاید کہیں نکل گیا ہوگا..."

ظفر سے پوچھ گچھ کرنے والا سعید نام تھا۔ اور اُس کے دونوں ساتھی مقامی تھے اور غنڈے اسی ہوٹل کے ملازم [illegible] رکھی تھیں...

[illegible] ایک ظفر کے پیچھے کھڑا ہوا۔ اور سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ "ہاتھ اوپر اٹھاؤ..."

"آخر کیوں..." ظفر نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور پیچھے کھڑے ہوئے سعید نام آدمی نے پستول کا دستہ پوری قوت سے ظفر کی گردن پر رسید کر دیا۔ ظفر [illegible] ناچ گئے تھے۔ اور پھر اندھیرا [illegible] کی طرح مڑ کے [illegible] پر گرا۔ اور بے ہوش ہو گیا۔

سعید نام آدمی نے پستول جیب میں ڈال لیا اور میز پر رکھے ہوئے بیگ [illegible] نکالی۔

[illegible] وہ کسی قسم کا سیال [illegible] جیک کر رہا تھا...

[illegible] پیچھے تھے...

میں نے سعید نام آدمی سے پوچھا [illegible]؟

[illegible] سعید نام نے سخت لہجے میں کہا۔

[illegible]

[illegible] کیا کیا ہوگا...

[illegible] اور دونوں اُس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے [illegible] پھر دھکیلتے۔ وہ ایک صندوق گاڑی سی [illegible] تھے [illegible] تھا۔

[illegible] اور [illegible] گئے۔

"صاف ظاہر ہے کہ مسٹر کے علاوہ اور کوئی یہاں نہیں ہے،" [illegible] نے جیمس سے کہا۔

"[illegible] ..." جیمس بولا۔

"یہ کس بنا پر کہہ رہے ہو...؟"

"[illegible] لانے کی غرض [illegible] تھی۔ اگر [illegible]"

[illegible] بیٹھے ہوئے [illegible] جیمس [illegible] حاصل [illegible] کوشش [illegible] جیمس نے [illegible] پوچھ گچھ کی تھی۔ اس کے مطابق [illegible] جس کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ [illegible] موجود نہیں ہے۔ لیکن [illegible] کوئی علامت [illegible] نہیں دیا تھا۔

"[illegible] ..." جیمس نے [illegible] پوچھا۔

"ہاں، [illegible] ہے..."

"[illegible] دیکھنا ہے کہ وہ بھی [illegible] موجود ہے یا نہیں..."

"[illegible] اطلاع مجھے مل جائے گی۔ [illegible] یقین رکھو اگر تمہارا [illegible] ہوٹل سے نکل کر کہیں گیا ہوتا تو مجھے اطلاع مل جاتی۔ پچھلی رات وہ دونوں ہوٹل سے نکل کر [illegible] تک ضرور آئے تھے۔ لیکن پھر [illegible] واپس چلے گئے تھے۔ [illegible] دونوں کے [illegible] ریسٹورنٹ چلا جاؤں..."

"[illegible] معلوم ہوتے ہیں،" جیمس نے [illegible] کہا۔

[illegible] کے غائب ہو جانے کا علم کب ہو سکتا تھا۔

[illegible] پوری طرح [illegible]

جیمس [illegible] اور [illegible]

[illegible] گفتگو [illegible] طویل سانس لی [illegible]

[illegible]

[illegible] جیمس [illegible] دوسری طرف [illegible] کی آواز سنائی دی تھی۔

[illegible]

[illegible] ہو رہا تھا۔

[illegible] بتاؤ [illegible] کی بات ہے۔

"اس قسم کے احکامات میرا ڈی جی دے سکتا ہے۔ اس کا تم ہے کہ [illegible] ڈائریکٹر [illegible] صرف فون پر رابطہ رکھ سکتا ہوں۔۔"

"تم جو کہو۔۔"

"یہ بھی نہیں بتا سکتا۔۔"

"[illegible] مجھے اسی طرف سے سب سے زیادہ تشویش ہو گئی ہے پچھلی رات [illegible] ایسی صورت میں کوئی کسی بھی [illegible] ہو جاتا ہے۔۔"

"[illegible] صورت میں میرا پاس کر [illegible] کسی کا [illegible] حوالے کیسے کرتا۔۔"

"آپ کہہ سکتے ہیں۔۔"

"نہیں [illegible] کلارک کی کال ہے۔۔!"

"وہ۔۔ تو پھر اس کا یہ مطلب ہوا کہ وہ مجھے بتائے بغیر ہی چلا گیا۔"

"[illegible] ہو سکتے ہیں۔۔ نہیں [illegible] سوال تھا۔"

"میں [illegible]۔۔"

"[illegible] ڈیوٹی [illegible] کے دھوکے [illegible] تھی۔۔"

"[illegible] نہیں [illegible] جانے کا [illegible]"

"[illegible] چلا گیا ہو۔۔"

"[illegible] متعلق [illegible] ملک [illegible] گا۔۔!"

"[illegible] پھر [illegible] حسین نے کہا اور [illegible] کریڈل پر پٹخ دیا۔

[illegible] کی گھنٹی [illegible] کو [illegible] کرتا ہوا بولا۔ "میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔۔"

"[illegible] جو [illegible] ہے۔۔"

"کیا مطلب۔۔؟"

"[illegible] کر دیا جائے گا۔ میرا خیال تھا کہ [illegible] کے سلسلے میں [illegible] کارروائی ہوگی۔ اسی لیے تعمیل [illegible] ہی تھی۔۔"

"[illegible] میں اس کی [illegible] آ رہی ہے۔"

"[illegible] کر لیتا۔ [illegible] کی وجہ آئی۔"

[illegible] کچھ [illegible] پھر [illegible] کے بعد [illegible] حسین کی طرف [illegible]

"[illegible] ہوگی۔۔"

"[illegible] ہے۔۔"

[illegible] کرائی تھی۔ وہ کہتا ہے [illegible] میں آنکھیں [illegible] ہیں اور [illegible] تھا۔۔"

"[illegible] شروع کیے ہوئے تھا۔۔!"

"[illegible] پہلے کے احکامات کے تحت کام [illegible]۔۔"

"[illegible] ہدایات کے تحت۔۔"

"[illegible] ایکس ٹو کا [illegible] کی سمجھ سے بالاتر ہے۔۔"

"میں ۔۔ بالکل کنگال ہوں ۔۔ دراصل مجھے اسی معاملے میں اس کی جانب سے ایک رقم ملنے والی تھی ۔۔۔"

"[illegible] بہر حال [illegible] ۔۔ اور ایک معقول رقم خرچ کرنے کا اختیار مجھے بھی دیا گیا ہے ۔۔"

جیسن کچھ نہ بولا ۔۔ وہ بھی سوما کی طرف سے مطمئن ہو گیا تھا۔ حالات ہی ایسے تھے۔ پہلے وہ [illegible] کے ایک [illegible] کی جنت سے [illegible] تھا۔ [illegible] کی [illegible] اور پھر اچانک [illegible] حال [illegible]۔

"تم کیا سوچ رہے تھے۔" سوما نے [illegible]۔

"[illegible] ہم یہاں کیوں آئے تھے ۔۔ اور اب مجھے کیا کرنا ہے ۔۔"

"اب تمہیں [illegible] کرنا ہے ۔۔ [illegible] معلوم ہو جائے ۔۔"

"[illegible] سلسلے میں [illegible] ۔۔"

"[illegible] صرف [illegible] ۔۔ [illegible] سے [illegible] آگیا ہے ۔۔ [illegible] ہو گا ۔۔"

"[illegible] کیا حشر ہوا۔"

"[illegible] اب [illegible] ۔۔"

"اور [illegible] ۔۔"

"اور کچھ نہیں ۔۔"

جیسن [illegible] ۔۔ سوما [illegible] ۔۔ جیسن نے [illegible] عورت [illegible] ۔۔ [illegible]

"وہ جگہ کس سمت ہے ۔۔؟"

"کہاں ۔۔ جیسن ۔۔ [illegible] کے سوا بات نہ کرو ۔۔ ویسے میرا خیال ہے کہ تم [illegible] سے کوئی [illegible] یہاں موجود ہے ۔ تم سے [illegible]"

"[illegible] تیار کر رہے ہو ۔۔؟"

"میرے [illegible] کے [illegible] سے تم لوگوں کے لئے [illegible] رہے ہیں ۔۔"

"[illegible] ۔۔ اگر اب [illegible] ۔۔"

"[illegible] ۔۔" جیسن سوچنے لگا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے [illegible] میں چھپا رہتا تھا۔

"[illegible]" سوما نے کہا۔ "[illegible] نہیں اور [illegible]"

"[illegible] ۔۔"

"[illegible]" سوما بولا ۔ "کوئی کھلی جگہ ہونی چاہیے جہاں [illegible] اس [illegible]"

[illegible]

"[illegible] تمہاری [illegible]"

"[illegible] ۔۔ سوما [illegible] ۔۔ اگر [illegible]" جیسن نے [illegible]

[illegible]

"[illegible] عورت کی آواز [illegible] ۔۔؟"

"[illegible] ۔۔"

"[illegible] ابھی تک واپس [illegible] ۔۔؟"

"[illegible] ۔۔"

" اس کی کیا ضرورت ہے [illegible] مجھے [illegible] "

" اصولی بات ہے۔ اس کے ما تحت تمام کلیمین شدہ [illegible] میں داخل ہونے پر [illegible] لگاتی تھی [illegible] وہاں نہیں [illegible] سکتا۔ خود وہاں [illegible] مرا [illegible] بھی [illegible] کی دوسری [illegible] میں کوئی [illegible] نہیں ۔ "

" تو پھر کہاں [illegible] ہے [illegible] ؟ "

" ہماری [illegible] ۔ [illegible] بہت [illegible] "

" کیا [illegible] بہت [illegible] "

" بالکل ۔ میں یہاں سے روانہ ہو رہا ہوں "

" [illegible] بات ہے [illegible] ہماری [illegible] اور [illegible] "

" ہاں ہاں ۔ اچھا [illegible] جیمس [illegible] "

اور پھر [illegible] کچھ [illegible] تھی ۔

" [illegible] "

" [illegible] "

[illegible] ۔

" تم نے [illegible] دل کی بات [illegible] میں [illegible] "

" [illegible] کی [illegible] سے کوئی فرق نہیں [illegible] "

" [illegible] ۔ [illegible] "

" ٹھیک ۔ بالکل ۔ اور پھر [illegible] دیکھو [illegible] "

جیمس نے [illegible] دیکھا [illegible] واقعی کی [illegible] کی ضرورت کیوں پیش آئی ۔

اس نے [illegible] کہا [illegible] مجھے [illegible] بھی دی جس

ہوگا جو مجھے [illegible] ۔

" [illegible] اس [illegible] کے بعد [illegible] ہو گئے

[illegible] ایک [illegible] ۔

" [illegible] ہوں گا "

جیمس [illegible] ۔

[illegible] کہا

[illegible] جیمس نے [illegible]

[illegible] جاتی

" دیکھو [illegible] "

[illegible]

"کچھ بھی ہو۔ میرے لئے اسکی کوئی اہمیت نہیں اگر وہ اچانک غائب ہو گیا ہو

جناب چلتا ہوں۔۔"

"تمہیں تو نہیں جانا تھا میرے ساتھ۔۔"

"اگر وہ کسی وجہ سے نہ جا سکتا تو مجھے ہی جانا پڑتا افسوس بات ہے۔۔"

"لیکن اس نے تو ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی۔"

"کام جاری رہنا چاہیئے مسٹر کارڈو۔۔ یا پھر تمہارے پاس اسکے علاوہ کوئی بات ہو [illegible] دوسری بات ہے۔۔"

وہ کسی سوچ میں پڑ گئی۔ پھر [illegible] دیکھ لیں، ہم دونوں کو ساتھ دیکھ [illegible] تھا وہاں ہمیں کوئی تیسرا ملے گا۔ اسکے بعد طے کیا جائے گا کہ [illegible] کرنا ہے۔۔"

"ملاقات کا وقت تو تمہیں معلوم ہی ہوگا۔۔"

"نہیں [illegible] تیسرا آدمی [illegible] وقت ہی بتائے گا"

"تب تو [illegible] کرنی چاہیے۔ کیونکہ [illegible] کام [illegible] کیسے [illegible] ہوں۔۔"

"اچھی بات ہے۔۔ وہ طویل سانس لے کر بولی۔ تو پھر چلو۔۔"

اس سفر کے لیے جیسں نے ٹیکسی [illegible] کر [illegible] دی تھی اور [illegible] کار [illegible]

[illegible] اس [illegible] کیا تھا

"کیا تم اس آدمی کو پہچانتی ہو۔۔" جیسں نے اس سے سوال کیا

"نہیں۔ میں نہیں پہچانتی۔۔"

"تو پھر کیا صورت ہوگی۔۔"

"لیکن وہ ہمیں پہچان کر خود ہی ہماری طرف آئے گا۔۔"

"ایسے پر اسرار حالات سے [illegible] کبھی دوچار نہیں ہوا۔"

"میں تو حیرت کے مارے مری جا رہی ہوں۔۔"

"کیوں؟ [illegible] تو [illegible] بس بتا پڑی ہے۔۔"

[illegible] کچھ نہیں ہو سکتی تھی۔۔"

[illegible]

"[illegible] ہماری طرف نظر بھی جا سکے [illegible] کوئی تو

[illegible]

[illegible] بڑی طرح [illegible] گیا تھا۔ آخر اب وہ بات [illegible] وقت تک اپنی زبان بند ہی رکھا جاتا تھا [illegible] وہ نظر آئے

پھر وہ [illegible] جہاں [illegible] تھی۔ مقامی لوگ [illegible] بیٹھے [illegible] معروف نظر آ رہے تھے جیسیں کی [illegible] نہیں [illegible] جاری تھیں اور میں [illegible] اور تصویریں کھینچ رہے تھے

[illegible] درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور جیسیں بولا۔

[illegible]

"[illegible] میرے [illegible] ہی مار دیا تھا۔۔"

"[illegible] جیسیں کھیل؟"

[illegible] کے بعد [illegible] کہانی شروع کر دی۔ [illegible] سنتا رہا [illegible] رکھیں۔

[illegible] وہ ایک [illegible] تھا [illegible] اور [illegible] حفاظت کے [illegible] ساتھی [illegible] وہ اندر آ گئے۔۔ ایک [illegible] تھا

اور وہ [illegible] تھے۔ [illegible]

[illegible]

دستہ سر پہ مار کر بے ہوش کر دیا۔ اور بڑی آسانی سے [illegible] گئے۔۔

[illegible]

[illegible] دیتے تھے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سنجیدہ ہو گئی۔

وہ دونوں [illegible] جیسن [illegible]

[illegible] میں یہ عرض کر رہا تھا مسٹر

ڈونالڈ ہارڈ [illegible]

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مسٹر ڈونالڈ ہارڈی کی [illegible]

اختیار [illegible] کہ ان کے کچھ [illegible]

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے [illegible] بوڑھا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سلمی نے جیسن کی طرف دیکھا [illegible]

[illegible]

سلمی کی آنکھوں میں [illegible] کے آثار ابھر آئے تھے۔ لیکن [illegible]

[illegible]

جیسن [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

اوہ۔ کیسی گری بات ہیں۔۔۔ مسٹر لیمارڈ نے جلدی سے کہا۔ وہ تو اس [illegible] پی مرتبہ دانی کا رجسٹر [illegible] تھا مجھ پہ بعد میں پتہ چلا۔ پھر ان کی [illegible] اب ہم [illegible] گفتگو کر رہے تھے۔

پہلے کسی طرح اس عورت سے [illegible] پھر جھوٹ۔ جمیں [illegible] [illegible] ہی [illegible] گفتگو کرو۔ مسٹر [illegible] [illegible] کیا ہوں۔

جیسی تمہاری مرضی [illegible] کرتے ہوئے [illegible]

[illegible] کی [illegible] کے سامنے [illegible] کے [illegible] کر [illegible] سے [illegible] تھا۔ اس کی آنکھیں [illegible] ہیں اور [illegible] چہرہ [illegible] ہی غائب ہو گیا تھا۔

کیا [illegible] [illegible]

نہیں [illegible] ہی لے [illegible] لائے۔۔۔

یہ لیجئے [illegible] سامنے کر لیجئے۔۔

[illegible] کی [illegible] سے [illegible] گی۔

[illegible] ہو [illegible] [illegible] گئے۔

[illegible]

[illegible] دلچسپی سے [illegible] نے مجھے [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] کا [illegible] ہوں۔ نہیں [illegible] بہت [illegible] کہا۔

[illegible]

[illegible] کی طرف [illegible] کا مقصد یہی تھا کہ [illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہم نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پتہ نہیں [illegible] تم [illegible]

ہاں اب پتہ نہیں میں کیا کہہ رہی ہوں۔ وہ آنکھیں ملاتے [illegible] لسلی کا ڈوبا ہوا ہے!

وہ [illegible] پریشان ہو کر بولی۔

لسلی کا [illegible]

ہم۔ میں لسلی کا رڈوبا ہوں۔

[illegible] کا [illegible]

وہ [illegible] تھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہوتی۔

[illegible] پریشانی [illegible] بولی۔

[illegible] جیمس کی [illegible]

[illegible] ہوئی ہو۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] تھی [illegible]

[illegible] ہوا ہے اُسی طرح اب تمہارا سُراغ بھی کبھی کہاں ملے گا۔

پھر اُس نے جیمس سے کہا "تم [illegible] ہاتھ پشت پر لے جا کر [illegible] اُدھر [illegible]

لسلی نے بے بسی سے جیمس کی طرف دیکھا اور جیمس نے ہنس کر کہا "بہتر ہے [illegible] جان بچ جائے گی۔"

[illegible] نہیں [illegible]

[illegible] شور مچایا [illegible] دھمکی دی۔

لسلی نے جیمس [illegible] درد کی چھائی تھی۔ جیمس [illegible] تھا [illegible] کے ہونٹوں پر [illegible] بھی [illegible]

[illegible] مسٹر لوارڈ نے جیمس سے کہا۔

[illegible] طرح [illegible] تمہاری [illegible] سکے گی۔

مسٹر لوارڈ نے [illegible] کی طرف بڑھا دیا۔ [illegible] تھا۔

[illegible] کر دی تھی۔ [illegible] نکال لے جائے [illegible]

[illegible] زندگی میں [illegible] ہو گی اور مجھے [illegible] دیا گیا ہو گا۔ مسٹر لوارڈ بولی۔

[illegible] جیمس نے [illegible]

دوائیں جائز۔ اُن کی [illegible] [illegible] [illegible] سے مسعود کچھ بیان ہوا ہے۔

[illegible] کہا۔

[illegible] [illegible] بات [illegible] تم کو [illegible] [illegible]

[illegible] یا کچھ بول۔

[illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بتا [illegible] کہاں غائب ہو گئی۔

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] جاؤں [illegible]

[illegible] [illegible] اور [illegible]

[illegible] اسی طرح غائب ہو گیا تو پھر کہاں پایا جاؤں گا۔

[illegible] ہم [illegible] کی طرح جال [illegible] رہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] قریب آ [illegible] وہ مسکرا کر بولی۔

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] پیسوں [illegible] [illegible]

ضرور، ضرور۔۔ لیکن [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] وقت [illegible] [illegible] [illegible] حقیقت ہے کہ [illegible] اُن بزرگ [illegible] [illegible] [illegible] لیکن [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] چھوڑ [illegible] باہر آ گیا تھا۔

* * *

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] کتنے ہی [illegible] پڑا ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لیکن ان [illegible] کی [illegible] بلکہ وہ [illegible] [illegible] گزرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے تھے [illegible] [illegible] جہاں سے [illegible] ڈھلان شروع [illegible] [illegible] ہو جاتے [illegible]

وادی ۔ گہرائی میں ایک چھوٹی سی سرسبز وادی نظر آ رہی تھی۔ جہاں ہر طرف جھونپڑے بکھرے ہوئے تھے۔

وہ سنبھل سنبھل کر ڈھلان میں اُترنے لگا۔ اچانک دہنی جانب سے کسی کی گرجدار آواز آئی۔ "ٹھہرو۔۔ کون ہے۔۔۔؟"

انداز ایسا ہی تھا جیسے ملٹری کے مسلح پہرے داروں کا ہوتا ہے۔ اُس نے جلدی سے دونوں ہاتھ اوپر اُٹھا دیئے اور جہاں تھا وہیں رُک گیا۔

قدموں کی چاپ سنائی دی تھی اور ایک مسلح آدمی سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔ لباس اسی علاقے کا تھا جیسے ذرا سی [illegible] کا تو [illegible] آگر گولی مارنے لگا۔ ناک نقشے اور رنگت کے اعتبار سے [illegible] کا باشندہ معلوم ہوتا تھا۔

"تم کون ہو۔" اُس نے سوال کیا "اور یہاں کیسے آئے ہو؟ کہاں جا رہے ہو۔۔؟"

"بھائی۔۔ انہوں نے مجھے لوٹا۔۔ مارا پیٹا۔۔ اُدھر۔۔ اوپر پھینک کر چلے گئے۔۔۔ میں بیہوش ہو گیا تھا۔۔"

"تو اِدھر کہاں جا رہے ہو۔۔"

"میں نہیں جانتا کہ کہاں ہوں۔ یہاں کا باشندہ بھی نہیں ہوں۔ جانے کس طرح سے آیا تھا۔۔!"

"اچھا چلو۔۔۔" اُس نے رائفل کی مدد سے جھونپڑوں کی طرف اشارہ کیا۔ عمران اسی طرح ہاتھ اُٹھائے ہوئے پھر نشیب میں اُترنے لگا جہاں [illegible] ہموار ہو گئی تھی۔ یہ آسانی چل سکتا تھا۔

[illegible] وہ اسے ایک جھونپڑے میں لایا تھا جہاں اُسی جیسا ایک آدمی چولہے کے قریب بیٹھا حقہ پیتا ہوا نظر آیا۔

اس نے مڑ کر تیز نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔ مسلح آدمی نے [illegible]

[illegible] اور [illegible] جناب عالی۔۔ یہ دھوپ سے اتر رہا تھا۔ اور کوئی [illegible]

[illegible] جیسے اس کے [illegible] گیا تھا [illegible]

[illegible]

[illegible] آدمی نے اُن سے [illegible]

[illegible] پہرے دار [illegible] تھا۔

[illegible] کیا۔

[illegible]

[illegible] سیکڑوں [illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں جانتا۔

[illegible] دور چھوڑ گئے۔۔

[illegible] میں جہاں جانا [illegible]

[illegible] دکھاؤ۔۔

[illegible] کی [illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] وہ [illegible] دیکھتا ہوا بولا۔

[illegible] میرے بیان کی تصدیق ہو سکتی [illegible]

[illegible] میرے بیان کی صداقت [illegible]

[illegible]

[illegible] جب تک تمہارے بیان کی تصدیق نہیں ہو جاتی تم [illegible]

[illegible]

"مجھے معلوم ہے جناب ۔۔۔"

ٹھیک اسی وقت ایک بڑی دلکش سفید فام عورت جھونپڑے میں داخل ہوئی [illegible] قریب والی دوسری میز کے سامنے جا بیٹھی۔ اس کے بعد [illegible] کی طرف دیکھا اور چونک پڑی تھی۔

"یہ کون ہے ۔۔" اس نے اردلی [illegible] سے فرنچ میں پوچھا۔

وہ اسے اس کے بارے میں بتانے لگا

"نام کیا ہے ۔۔" عورت نے پوچھا۔

"ابھی نہیں پوچھا ۔۔"

"سارا نام کیا ہے ۔" عورت [illegible] ہو گیا۔

"[illegible] ملک ۔۔"

"خدا کی پناہ [illegible] میرا خیال [illegible] تم بھی تو [illegible] آنسو [illegible] کیا نام تھا اس کا ۔۔؟"

"[illegible]"

"نہیں ۔۔" وہ سر ہلا کر بولی اور اردلی آدمی سے کہا "[illegible] ابھی [illegible] ۔۔"

[illegible] کبھی [illegible] کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی عورت کی طرف [illegible] کے لہجے میں بھی حیرت تھی [illegible] کرسی پر بیٹھ گیا۔

تم تنہا تھے [illegible] ہوتے ؟

"مجھے معلوم ہے ۔۔"

"دراصل میں [illegible] کی عادی تھی [illegible] مشہور [illegible]"

[illegible]

[illegible] کی مخالفت [illegible]

[illegible]

کر سکو گے ....؟

مگر کچھ نہ ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی سمجھ میں [illegible] کام کرتا تھا۔ اب وہ اس عورت کے علاوہ اور سب کچھ بھول گیا تھا۔ [illegible] کا احساس رہ گیا تھا اور [illegible] کی عمر [illegible]۔

آدھے گھنٹے بعد ایک سیاہ فام عورت اس کے لیے کھانا لائی تھی۔ [illegible] آواز [illegible] کہا [illegible]۔ وہ [illegible] کہا تھا [illegible] کھاتے گی ....؟

سیاہ فام عورت سرو کرنے کیلئے کھانے سے [illegible] تک وہیں ٹھہری رہی۔ اس کے چلے جانے کے بعد وہ بستر پر [illegible]۔ پیٹ بھر جانے کے بعد [illegible] معلوم ہوتا تھا [illegible]۔

تھوڑی دیر بعد دو سیاہ فام آدمی ایک سٹریچر لے کر کمرے میں داخل ہوئے [illegible] سٹریچر فرش پر رکھ دیا۔ پھر اسے بستر سے اٹھا کر سٹریچر پر ڈال دیا [illegible] ایک طرف چل پڑے [illegible] کا سلسلہ کسی طرح [illegible]۔

وہ ایک [illegible] سی جدید طرز کی عمارت کے [illegible] میں داخل ہوئے [illegible] دروازے سے [illegible] گئے [illegible] کسی ہسپتال کا آپریشن تھیٹر معلوم ہو رہا تھا۔ [illegible] اٹھا کر سٹریچر سے ایک بڑی میز پر منتقل کر دیا [illegible] اس کی [illegible] برقرار رہی۔

وہ دونوں کمرے سے نکل گئے۔ اور کچھ دیر بعد [illegible] مسکرا کر [illegible] اور میرے قریب آ کر [illegible] چہرے کی طرف [illegible] نہیں [illegible] میرے اوپر ایک عجیب [illegible] تھا [illegible] اور [illegible] تھا کہ [illegible] اس کا [illegible]

[illegible] روشن ہو گیا تھا [illegible] کی روشنی میں [illegible]

[illegible]

[illegible] حل کر دو گی۔

[illegible]

[illegible] جواب دیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پورشنیاں سب بجھا دیا۔ ظفر الملک اب بھی سو رہا تھا۔ اس نے اس کی آستینیں شانوں تک سرکا دیں۔ ایک شیشی سے دوا نکالی [illegible] اور [illegible] کر اس کے بازو اور ماتھے پر لگا دی۔ پھر تولیے سے لپیٹ دیا۔ کمرے میں بلب بھی روشن کیا تھا، اور ساتھ ہی مشین کا ایک اسکرین بھی روشن ہو گیا تھا۔ اسکرین کے وسط میں ایک چھوٹا سا سیاہ نکتہ حرکت کر رہا تھا۔

"ظفر الملک کیا تم میری آواز سن رہے ہو؟" اس نے دھیمی آواز میں پوچھا۔

"ہاں میں سن رہا ہوں۔" ظفر نے جواب دیا۔

اس نے اسکرین کی طرف دیکھا۔ سیاہ نکتہ تیزی سے [illegible] حرکت کرنے لگا تھا۔

"اجنبی کا حلیہ بتاؤ۔"

"اسے آج تک کسی نے دیکھا ہی نہیں۔"

اسکرین پر سیاہ نکتہ [illegible] حرکت کرنے لگا تھا۔

"[illegible] کہاں ہے؟"

"میں نہیں جانتا۔ ایک مدت سے ملاقات نہیں ہوئی۔"

"تم یہاں کیوں آئے تھے؟"

"ایک عورت سے ملنا تھا۔"

"کیوں ملنا تھا؟"

"یہ نہیں بتایا گیا تھا۔ اس عورت کے [illegible] کہ [illegible] آیا ہے۔"

"تو اس عورت سے [illegible] ہوا؟"

"وہ [illegible] اس کے [illegible] نے مجھے [illegible] یہاں [illegible] ہے۔"

"[illegible] کیا ارادہ ہے؟"

"اگر وہ ہی عورت [illegible] سے نہیں ملتا تو [illegible] جاتا۔"

"اب تم کیا کرو گے؟"

[illegible] کر دوں گا۔۔۔ یا پھر اپنے چیف کو ساری بات سے مطلع کر [illegible] کا منتظر رہا تھا۔

* * *

مسز عماد [illegible] تیسری بار جیمس کو دیکھے جا رہا تھا۔ اور جیمس [illegible] سے [illegible] رہا تھا۔

[illegible] سر ہلا کر تھوڑی دیر بعد کہا۔ [illegible] ہم دونوں [illegible] جیمس اس کی طرف [illegible]

[illegible] حکایت [illegible] ہوں۔ [illegible] [illegible] مطلب [illegible] کہ [illegible] جب وہ تم سے الگ ہوئی [illegible] کا تھا [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوئی۔

[illegible]

[illegible] مجھے [illegible] کار [illegible]

[illegible] اس کے [illegible] تم [illegible]

[illegible] کا [illegible] جائے اس سے ایک [illegible]

[illegible] کا بہترین طریقہ۔ واقعی بہت [illegible]

اور [illegible] یاد کرو [illegible]

کیا [illegible] کا حکم ملا ہے [illegible]

[illegible] تم بہت [illegible]

[illegible] طرف [illegible] ہے۔

حسن [illegible] سوچ رہا تھا [illegible] کہیں یہ [illegible]

[illegible] سوچ چکا تھا لیکن اب حالات مختلف تھے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] باتیں کر رہا تھا۔ [illegible]

[illegible] ضرورت [illegible]

[illegible] اور مسوبا [illegible]

[illegible]

خیریت۔ [illegible]

وہ [illegible] تم دونوں [illegible] کسی طرف غائب ہو گئے

[illegible] کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

وہ [illegible] کسی [illegible] کی صحبت میں جا بیٹھا ہو۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] ابھی [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible] چاہیے تھے۔ [illegible] ایک ہی [illegible] کہیں [illegible]

ہو گا۔ اور تم دونوں [illegible] سے ہٹ گئے ہو گے [illegible]

[illegible] ہو گا۔

[illegible] جان کے [illegible]

[illegible] ہو گئے۔

[illegible] دیکھتا ہوا [illegible]

[illegible] کی طرح [illegible] آ گئی

[illegible] ہو۔

[illegible] کر [illegible] میں [illegible]

[illegible] گے۔

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible] میں [illegible]

[illegible] طرف [illegible] گیا [illegible]

[illegible] صورت [illegible] ہو گا۔

[illegible] آدمی [illegible]

[illegible] اٹھائے گی۔

[illegible] ہو گا [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] لے جانا [illegible]

[illegible] گیا [illegible]

[illegible] حسن [illegible] ہوا بولا تھا۔

[illegible] طرف روانہ ہو گیا [illegible] ایک [illegible]

[illegible] کے علاوہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہو گیا۔

[illegible] راستہ [illegible] ۔ پھر آرام [illegible]
[illegible]

[illegible] میرے ساتھ [illegible]

[illegible] کہہ کر اس نے دروازہ [illegible] کے [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] سب [illegible]

[illegible] کیونکہ [illegible]
[illegible] گیا تھا۔

[illegible] مطلب؟ تو کیا [illegible]
[illegible] اشارہ کی [illegible]
[illegible] والا [illegible]
[illegible] لڑکا [illegible]
[illegible] تھا۔

[illegible] کیا [illegible]
[illegible] کرتے ہوں گے [illegible] وہ چونک پڑا [illegible]
پر کرنل [illegible] کا [illegible] تھا۔ [illegible] کی طرف [illegible]
دوسری طرف دیکھنے لگا [illegible] کا
[illegible] لیا [illegible]۔

[illegible] اپنی [illegible] پر [illegible]
[illegible] طلب کیا تھا۔

[illegible]
[illegible] اور آ [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible] تھی۔

[illegible] موقع ملا تھا اس کا تعاقب نہیں
[illegible]

[illegible] دروازے کی طرف [illegible]
[illegible]

[illegible] دروازے سے گزر کر
[illegible] قدم چلا تھا کہ
[illegible] تھا کہ شاید ایسے ہی [illegible]
[illegible] لیکن یہ کیا ہوا؟ ہاتھ [illegible]
[illegible] گیا تھا۔

[illegible] طرح [illegible]
[illegible]

[illegible] دیکھتا ہوا مسکرایا اور [illegible]
[illegible]

[illegible] سرخ سرخ آنکھیں نکال کر غرّایا۔
[illegible] کو کمرے سے چلے جانے کا اشارہ کیا تھا۔
[illegible] تمہاری اصلی شکل دیکھ سکوں گا [illegible]

ڈاکٹروں کے چلے جانے کے بعد حسین نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔۔۔ میں اس قسم کا مذاق پسند نہیں کرتا۔۔۔!"

پیڈرو ایک الماری کھولنے لگا تھا۔ کچھ نہ بولا۔ لیکن جب دوبارہ مڑا تو حسین نے اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی قینچی دیکھی۔ اور اس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ نظر آئی۔۔۔

"مجھ سے دور رہنا۔۔۔ تمہارے منہ سے شراب کی بو آ رہی ہے۔ تم نشے میں ہو۔۔۔!" حسین نے چیخ کر کہا۔

"شراب کی بو ضرور آ رہی ہوگی مسٹر۔ لیکن میں نشے میں نہیں!" پیڈرو نے کہا اور جھپٹ کر حسین کی داڑھی پکڑ لی۔ ساتھ ہی قینچی والا ہاتھ بھی حرکت میں آ گیا تھا۔

"ارے۔۔۔ یہ کیا۔۔۔ حرامی۔۔۔ بندر۔۔۔" غصے کی شدت سے حسین کی آواز حلق میں پھنس گئی۔۔۔ اتنی دیر میں داڑھی کا بیشتر حصہ صاف ہو چکا تھا۔۔۔

لیکن حسین اس بری طرح کرسی سے جکڑا ہوا تھا کہ صرف گردن ہی کو جنبش دے سکتا تھا۔ لیکن گردن بھی پیڈرو کے بائیں ہاتھ کی گرفت میں آ گئی تھی۔ اور دایاں ہاتھ داڑھی کی صفائی کر رہا تھا۔

غصے اور احساس بے بسی کی بنا پر حسین کے سارے جسم سے ٹھنڈا ٹھنڈا پسینہ چھوٹ رہا تھا۔ قینچی کا کام ختم کر کے پیڈرو نے اس کے گالوں پر شیونگ کریم لگانی شروع کی اور اسے برش کرنے لگا پھر استرہ سنبھال کر گالوں کی صفائی شروع کر دی۔ آہستہ آہستہ حسین کا دماغ بھی ٹھنڈا ہوتا جا رہا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور کچھ سوچنا ہی چھوڑ دیا۔

اس وقت چونکا تھا جب پیڈرو نے اس کے چہرے پر صابن سے [illegible] دھار ماری تھی۔

پھر وہ تولیے سے چہرہ خشک کر کے بولا۔ "اب دیکھئے تو کیسی جوان

نسل نکل آئی ہے۔ لیڈی [illegible] دیکھ کر خوش ہو جائیں گی۔۔۔"

"ذرا اپنی شکل بھی تو دیکھو!" حسین جھنجھلا کر بولا۔ "یہ داڑھی ہے یا [illegible] ہے۔۔۔"

"میں مجبور ہوں، ناگزیر ہے مالک کے حکم سے تمہارے ساتھ یہ برتاؤ کرنا پڑا ہے۔۔۔"

"آخر کیوں۔ میں نے تو تم لوگوں کو دوست سمجھا تھا۔۔۔"

"اب بھی دوست ہی سمجھئے۔۔۔" پیڈرو ٹھنڈا ہو گیا بولا۔ لہجے میں تعجب محسوس ہوا۔

حسین کچھ نہ بولا۔ دستور جھلائے ہوئے انداز میں دیکھتا رہا۔

دفعتاً باہر سے قدموں کی چاپ سنائی دی اور کرنل ڈوبالا بارڈر کے ساتھ داخل ہوا۔

"ٹھیک ہے۔" اس نے حسین پر نظر ڈال کر کہا۔

"کیا ٹھیک ہے۔" حسین غرایا۔

"ہمدردی تمہیں [illegible] بات نہیں بتائی جائے۔۔۔"

"تمہاری زندگی کی بات رہ جاتی ہے۔۔۔!"

"میری ضرورت کی۔۔۔!"

"یہ داڑھی نے [illegible] کیا دیا ہے۔۔۔!"

"داڑھی ہے۔" [illegible] جواب دیا اور پیڈرو سے بولا "اسے ذرا سا [illegible]۔۔۔"

وہ چلا گیا اور پیڈرو پھر فکر پریشان نظروں سے حسین کو دیکھتا رہا۔

اور حسین [illegible] کچھ نہ [illegible] کب آ سے یاد آیا ہے۔

"[illegible] وعدہ کرو تو میں تمہیں کھول دوں!"

نگرو نے تھوڑی دیر بعد اُس سے پوچھا۔

"اُدھر کے بہت سے لوگوں کی طرح میں بھی تیرے کرنل سے دور رہنا چاہتا ہوں۔"

"پھر سمجھ لو کہ میں بالکل بے قصور ہوں۔۔"

"ہاں، ہاں۔ میں سمجھتا ہوں۔۔"

"شکریہ۔۔۔" نگرو مسکرا کر بولا اور اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ جیمسن کرسی سے اُٹھ کر بے تکلف انداز میں انگڑائی لی۔ اور اپنے چکنے چکنے گالوں پر ہاتھ پھیرا۔

"اب تمہیں کرنل کے کمرے میں چلنا ہے۔" نگرو نے کہا۔

"چلیے۔" جیمسن بالکل تیار ہو گیا تھا۔۔ وہ سوچ رہا تھا۔ ہو سکتا ہے اس طرح اسے سوسا کے چنگل سے رہائی مل جائے۔

وہ نگرو کے ساتھ دوسرے کمرے میں داخل ہوا۔ لیکن یہاں کرنل کی بجائے اُس کی بیوی موجود تھی۔

"وہ ڈیئر۔۔" وہ اُسے دیکھ کر مسکراتی ہوئی بولی۔ [illegible] نیگرو [illegible] وہ انہیں چھوڑ کر چلا گیا۔

"بیٹھو۔۔" مسز لیونارڈ نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"شکریہ۔۔۔" وہ گالوں پر ہاتھ پھیرتا ہوا بیٹھ گیا۔

"لیکن اس بارے میں محتاط رہو۔۔" مسز لیونارڈ نے کہا۔ "اگر یہی بات پھیلتی تو دوسروں کو اندازہ لگانے میں دشواری نہ ہوگی کہ تم ڈاڑھی سے محروم ہوتے ہو۔۔"

"اوہ ہاں۔۔" جیمسن چونک پڑا۔ "لیکن اس بے دردی کی کیا ضرورت تھی"

"ضروری تھا کہ میں اپنی شناخت صاف [illegible] میں نہیں جانتی۔۔ کرنل صاحب۔۔ ہاں اُن کے [illegible] پیش کر دے۔"

"میرے ساتھی کے بعد شاید اب میری باری ہے۔" جیمسن نے کہا۔ چند لمحے خاموش رہا اور پھر وہ [illegible] جو کہ اس کے اور سوسا کے درمیان ہوئی تھی [illegible] جیمسن نے اسکا دیا ہوا لفافہ مسز لیونارڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

[illegible] نے [illegible] پرچہ نکالا اور اسے اُلٹ پلٹ کر حیرت سے دیکھنے لگی۔ پھر بولی۔ "تمہارا بیان درست ہے۔"

"اب تو بتا دو کیا چکر ہے۔۔ ورنہ غفلت میں مارا جاؤں گا۔ پتا نہیں میرے ساتھی پر کیا گزری ہو [illegible] گرد و حالات سے لاعلم ہوں [illegible] حالات کا علم تو ہونا ہی چاہیے۔" "واقعی۔" [illegible] کرنل کی آواز آئی اور جیمسن چونک کر [illegible] کرنل دروازے میں کھڑا تھا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا کمرے کے وسط میں آگیا۔

"کیا علم ہوا [illegible]" جیمسن نے پوچھا کرنل کو دیکھ کر۔ جانے کیوں اس کی [illegible] لگی تھیں۔

"[illegible] یہاں آ کر تمہیں کتنی تکلیف اُٹھانی پڑی ہے۔"

"میں نہیں سمجھا۔۔"

"وہ [illegible] اپنی ڈاڑھی [illegible] ہے۔"

"میں جانتا ہوں۔۔ یہ اس نے مجھے کچھ ہی دیر پہلے بتایا ہے۔"

[illegible] تھا کہ [illegible] کے درمیان کوئی [illegible] موجود [illegible] لیکن خود وہ [illegible] تلاش کرنے [illegible]

"اچھا تو پھر۔۔"

"دیکھو [illegible] جو بھی تھا ہم نے دونوں کے [illegible] اندر"

وہ کالی بھیڑ تلاش کر لی ۔۔

تو وہ عورت ۔۔ لسلی کارڈوبا ۔۔ یعنی اصل رانی ۔۔ [illegible]

یہی بات ہے ۔ اگر تمہیں پہلے سے علم ہوتا تو تم اداکاری شروع کر دیتے اور [illegible] کھل جاتی ۔ ان لوگوں کو معلومات مہیا کرتا رہا ۔ جا سکتا تھا ۔ بہر حال مجھے سربراہ نے اپنے سامنے ڈپٹیوں کی میٹنگ کال کر کے مجھے آگاہ کیا کہ یہاں ایک عورت آ رہی ہے جو کارڈوبا کے ذریعے ایکسٹو کے آدمیوں کو ٹریس کرائے گی ۔ اور پھر وہ [illegible] مل کر جائے گی اور یہاں بھیڑ کو تلاش کر لے گی ۔ وہ اپنے ڈپٹیوں میں سے کوئی ایسا شخص چاہتا تھا جو دن رات اس پر نظر رکھ سکے ۔ مسویا بھی آ گیا تھا ۔ اس نے اصل عورت کو غائب کر دیا ۔ اس کی جگہ ایک اور سفید فام عورت کو لے آیا ۔ جو محض ایک اداکارہ ہے اور رٹے ہوئے ڈائیلاگ بولتی ہے ۔ اصل حالات کا اسے علم نہیں ۔۔

تو اصلی رانی مسویا کے ہاتھوں ماری گئی ۔۔

سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ۔ میں نے اس پر نظر رکھی ہوئی تھی ۔ ابھی ۔ اب وہ ہمارے ہی قبضے میں ہے ۔۔

اوہ ۔ کمال ہے ۔ تو شاید وہ اسی لئے مجھ سے پوچھ رہا تھا کہ ہم دونوں کے علاوہ ایکسٹو اور کسے کسے جانتے ہیں بلکہ اپنا خیال بھی ظاہر کر رہا تھا کہ یہاں بے رنگ کے علاوہ رنگ والا بھی کوئی یہاں موجود ہے ۔ مجھے کیا علم تھا ۔ [illegible] سے کی ۔۔ کوشش کر رہی تھی ۔۔

تم پر حملہ کرنا سربراہ کا ہی مطالبہ تھا ۔ ورنہ اصولی وہ ایسا کرنے کا نہیں ۔ ہم تھا کہ ایکسٹو کا رنگ نہیں دکھا رہا ۔ اگر تم سے بھی بچا ہوا تھا تو [illegible] سے رہا جا چکی تھی ۔۔

تو اب تم مسویا کو سربراہ کو مطلع کر دو گے ۔۔

ابھی نہیں ۔ [illegible] کیا ہے وہ کالا کس لئے کر رہا ہے اور [illegible] کی [illegible] ہی میں [illegible] کی صورت میں پڑ جائے ۔

[illegible] ۔۔

ہاں مجھے یقین ہے ۔۔

[illegible]

سب [illegible] ۔ [illegible] اداکاری کا چکر اس سے [illegible] [illegible] کرتے ہیں پر اعتماد [illegible] کوشش کرتے ۔

۔۔ [illegible] اداکاری سے [illegible] مجھے ایکسٹو کا [illegible] ۔۔ ایکسٹو [illegible] کا [illegible] ہو سکتے ہیں ۔ [illegible]

[illegible] ۔

[illegible] سامنے کی طرح چھری میں مار دیا ۔

[illegible] ۔۔

[illegible] کا [illegible] ۔۔

[illegible] ۔

[illegible] وہاں ہمارا یہ آدمی جانتے تھے [illegible] کے مقصد سے آگاہ نہیں ہو سکا تھا ۔ جہاں تمام مقصد کا علم ہو ۔۔

[illegible] طرح ۔۔

[illegible] ابھی تک وحشی میں ۔ جیسے [illegible] کا رخ نہیں کیا ۔ [illegible] ۔ [illegible] سلسلہ منظر رہے ۔

سے نکل نکل کر بادیوں میں آتے ہیں۔۔ ایک جہ رخ کا قبیلہ سامنے ہے۔ ان [illegible] کے اندر جو ہے تو انسانی ہی شکل میں لیکن اس کے جسم پر بیر کی سی دھاریاں ہیں اور اس کی قوت کا یہ عالم ہے کہ بڑے بڑے ہاتھیوں کی سونڈ پکڑ کر انہیں گیند کی طرح دور اچھال پھینکتا ہے۔۔

ہاں۔۔۔ لیکن جناب یہاں جو۔۔۔ دھاری دار آدمی پائے گئے تھے ان پر [illegible] کی سی سفید اور سیاہ دھاریاں نہیں تھیں۔ تین رنگوں کی دھاریاں تھیں سیاہ زرد نیلی اور سرخ۔۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دھاریوں کی رنگت میں تبدیلی بھی ممکن ہے۔

وہ کس طرح۔۔؟

جس طرح وہ دھاریاں پیدا کی ہوتی ہیں۔۔

تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ زیبرا لینڈ کا چکر ہے۔ جیمس طویل سانس لے کر بولا گزل اس پر خاموش ہی رہا تھا۔

یہی جناب۔۔ جیمس تھوڑی دیر بعد بولا۔ ہاتھیوں کو گیند کی طرح اچھال پھینکنا مقصد تو نہ ہوا۔۔

میں نے یہ کب کہا ہے۔ بنیادی چیز تو زیبرا قبائل کا جنگلوں سے نکل آنا ہے۔۔

میں نہیں سمجھا۔۔

وہ اب سے جنگل چھوڑ کر چلے آتے ہیں اور ایک ایسی [illegible] پیدا کر رہا ہے کہ مہذب لوگ بھی جنگلوں میں دوبارہ جانے کی جرأت نہ کر سکیں۔۔

ٹھہرو۔۔ ٹھہرو۔۔ جیمس ہاتھ اٹھا کر بولا۔ مجھے موساماڑی کی ایک بات یاد آ رہی ہے جو غالباً اسی طرح تھی تم میں وہ قوت پیدا ہو گئی ہے جو پہلے کبھی نہیں تھی [illegible] ہو رہی تھیں ایک حیرت انگیز اطلاع دیں گے۔ تب پھر تم سفید فاموں کے ساتھ

کر دوڑ رہے ہیں — کہیں یہ سارا زیبرا قبائل کی طرف تو نہیں ہے کیونکہ جو کچھ بیان کے مطابق انہوں نے پہلی بار آبادیوں کا رخ کیا ہے۔۔

ہو سکتا ہے [illegible] تبلیغ کے لئے یہ طریقہ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔

کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر جیمس بولا سب کچھ جانے سمجھے ہیں۔۔ میں تو اپنے ساتھی کی دلچسپی جانتا ہوں۔ اگر وہ ان حالات سے باخبر ہوتا تو اس پر [illegible] اسی وقت [illegible]

وہ بھی [illegible] کسی [illegible] چلے پر تم [illegible] کسی کو [illegible] سے دوچار ہو پڑتا۔ تم نے [illegible] اس نے کھوج [illegible] ہم سے ملاقات ہو چکی تھی اور [illegible] کرنے کی کوشش کر ڈالی اس صورت میں موساکے خلاف شہادت ہی [illegible] تھا۔

ہاں یہ تو ٹھیک ہے۔ جیمس سر ہلا کر بولا۔ اچھا تو پھر آپ اس خط کے سلسلے میں کیا کر رہے ہیں۔۔

کچھ بھی نہیں۔۔

کیا مطلب ہوا۔۔

وہ چاہتا تھا کہ [illegible] کو کھول ڈالو۔۔

ہاں یہی کچھ۔۔

وہ خود ہی [illegible] بات میں مشغول کر کے ہم دیکھنا چاہتا تھا کہ ہم کہاں جاتے ہیں یہاں کچھ [illegible] جو کچھ چاہتا ہے۔۔

وہ [illegible] کچھ۔۔

[illegible] لیکن یہ [illegible] کا طریقہ نہیں ہے کہ خود ہی غائب ہو جاؤ۔ [illegible] خود ہی غائب ہو رہے ہیں۔ اور [illegible] موساماڑی کے [illegible] جاتے ہیں۔۔

اپنی جیل جا کر نہیں چھوڑ دیئے جاتے۔ بلکہ یہ بھی ہو سکتا۔۔

میں اب بھی مطمئن نہیں ہوں۔ تمہیں [illegible] ہو۔

کیا مطلب۔۔؟

ہو سکتا ہے وہ بھی ایجنٹوں کے ساتھی کا ہاتھ موجود ہو گئے۔۔۔

ہاں۔۔ یہ تو۔۔ لیکن تم نہیں دکھائی دیتے

پھر بھی یہ کیسے [illegible] ہو۔۔

اسے دیکھا۔ [illegible] پچھلی طرف دیکھ کر [illegible]

تھا کہ یہ آدمی کا [illegible] معلوم ہوتا۔۔

جیمسن نے [illegible] کی طرف [illegible]

چلے جیسے جیمو کھینچے گئے ہوں۔۔

کیا مطلب۔ [illegible] کھڑے ہو۔۔

کیوں۔ [illegible]

[illegible]

یہ کس [illegible] کہتے ہو۔۔

[illegible] مجھے جیمو [illegible]۔۔

[illegible] دوسری طرف دیکھنے

لگا۔ [illegible] اپنے [illegible]

آدمی [illegible]۔۔

[illegible] گئے بھی تھے [illegible]

[illegible] تھا۔ [illegible]

[illegible] جیب سے عجیب وضع کا چھوٹا سا پستول نکال [illegible]

جیمسن [illegible] قہقہہ لگایا۔

[illegible] کے حلق سے [illegible] نکل گئی۔۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے [illegible] کر [illegible]

* * *

ظفر [illegible] جسم میں [illegible]

[illegible] دوسری [illegible]

[illegible]

[illegible] گرم گرم سانسیں بھی محسوس

[illegible]

[illegible] لگی۔

[illegible] نکل سکا۔

[illegible]

[illegible] ڈالا۔

[illegible]

[illegible] ہو۔۔

[illegible] دیا۔

"میں زندہ ہوں... اور یہ ہسپتال ہے..!"

"ہسپتال کیوں؟ میں نہیں سمجھا..." ظفر نے اٹھ بیٹھنے کی کوشش کی۔

"تم کیسے بیہوش ہوئے تھے..."

"میں بیہوش نہیں ہوا تھا... میں تو گہری نیند سو گیا تھا..!"

"کہاں سو گئے تھے..."

"ایک جھونپڑے میں جب مجھے [illegible] کیا گیا تھا..!"

"لیکن تم تو ایک سڑک کے کنارے پڑے پائے گئے تھے... اور پولیس [illegible] سمجھ بیٹھے تھے..!"

"کہاں... کس سڑک پر پایا گیا تھا...؟"

"یہیں... ہسپتال کے قریب..!"

"ہسپتال کے قریب! کس شہر کی [illegible]..!"

"دارالسلطنت ہی جناب...!"

اس بار وہ کچھ [illegible]... [illegible] "پہلے پولیس اسٹیشن فون کر دو... [illegible] مطلع کر دیا جائے!"

[illegible] اور وہ دونوں [illegible] سر تھامے بیٹھا رہا... [illegible] سے [illegible] ہوٹل کے قریب ہی ملے ہسپتال میں؟ آخر کیوں؟ کیا وہ کھانے کے بعد سویا نہیں تھا، بیہوش ہوا تھا... [illegible] ایسا ہوا [illegible] اس عورت [illegible] اس وقت [illegible] تھی... [illegible] جسم پر... لیکن اب وہ پولیس کو کیا بیان دے گا..!

تھوڑی دیر بعد ایک پولیس آفیسر وہاں پہنچ گیا۔ اس عرصے میں ظفر نے طے کر لیا تھا کہ اسے کیا کہنا ہے... وہی [illegible] کہانی... اس نے آفیسر کو بتایا کہ وہ [illegible] کے کمرہ نمبر [illegible] میں مقیم ہے اور [illegible] سیاحت وارد ہوا ہے۔ ہوٹل سے نکل کر

[illegible] سڑک تک [illegible] سگریٹ ہوٹل کے کاؤنٹر پر [illegible] نکلا تھا [illegible] مجھے یاد ہے کہ کسی نے پیچھے سے میری گردن پکڑ کر گلا گھونٹنا شروع کر دیا تھا... وہ بیہوش ہو گئے تھے... اور اب ہسپتال میں ہوش آیا ہے..."

"لیکن [illegible] نہیں..!"

"اوہ... [illegible] پچاس پچاس شلنگ کے دس نوٹ تھے جیب میں!"

"کاغذات کہاں ہیں..." آفیسر نے پوچھا۔

"وہ تو [illegible] ہی میں چھوڑ گیا تھا..!"

"کیا آپ بھی میرے ساتھ ہوٹل تک چل سکیں گے..."

"کیوں نہیں... [illegible] محسوس نہیں کر رہا کہ ہوٹل تک نہ چل سکوں..!"

وہ دونوں [illegible] پہنچے تھے۔ ظفر نے کاؤنٹر سے کنجی حاصل کی تھی۔ ساتھ ہی کاؤنٹر کلرک سے [illegible] رہا تھا۔

"[illegible] ہے..؟" ظفر نے سوال کیا تھا۔

"[illegible] جناب...!"

پولیس آفیسر نے کمرے میں پہنچ کر اس کے کاغذات چیک کئے اور [illegible] بولا "ہو سکتا ہے [illegible] میری یادداشت میں آپ کا پہلا کیس [illegible] آپ کے نقصان کی تلافی ہو جائے اور مجرم [illegible] گرفتار ہو جائے..."

"بہت بہت شکریہ..."

آفیسر [illegible] کر رخصت ہو گیا... پھر ظفر الملک نے کمرے کا جائزہ لیا تھا... سب کچھ جوں کا توں موجود تھا۔ لیکن وہ ایکسٹرا [illegible] غائب [illegible] رہی تھی..!

اچانک ہی وہ لفافہ یاد آیا جو کاؤنٹر کلرک نے دیا تھا۔ ظفر نے اسے جیب سے نکال کر چاک کیا۔ اس میں [illegible] ایک پرچہ تھا۔ ایک نمبر تحریر تھا اور ہدایت کی گئی تھی کہ ہوٹل پہنچتے ہی اس نمبر پر رنگ کرے۔ [illegible] لکھا تھا۔ ظفر نے [illegible] سے [illegible] نمبر ملائے اور جواب کا منتظر رہا۔

"ہیلو۔" دوسری جانب سے مردانہ آواز آئی۔

"ظفر الملک۔"

"اوہ۔ تو تم وہیں ہو۔ وہیں ٹھہرو۔ میں آ رہا ہوں۔ دس منٹ میں پہنچ جاؤں گا۔" دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔

ظفر نے [illegible] عجیب سی [illegible] طاری تھی۔ اس کے علاوہ [illegible] تھا۔ [illegible] جیمسن کا خیال ہی آتا تھا۔۔۔

دس منٹ گزر گئے۔ کسی نے دروازے پر دستک دی۔

"آ جاؤ۔" اس نے [illegible] کہا اور ایک [illegible] آدمی دروازہ کھول کر داخل ہوا۔ [illegible] آدمی معلوم ہوتا تھا۔

ظفر اسے [illegible] لیکن اسے تو وہ [illegible] نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"میرا نام سومرا ہے۔" اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

ظفر نے [illegible] ہاتھ سے مصافحہ کیا۔ اور دونوں بیٹھ گئے۔

"آپ کا ساتھی جیمسن کہاں ہے۔۔!"

"جیمسن۔ اوہ۔" ظفر اچھل پڑا۔ "ہاں۔ وہ کہتا ہے۔ شاید [illegible] کر رہا ہو گا۔!"

"جی نہیں! وہ تو دنیا سے غائب ہے۔" سومرا بولا۔

"لیکن یہ آپ کیا جانیں۔" ظفر نے حیرت سے کہا۔

سومرا نے [illegible] کارڈ جیب سے نکالا اور اس کی طرف بڑھا دیا۔ [illegible] جیمسن کی [illegible] کا کارڈ ہو گئی۔

"[illegible] کی علامت تھی۔ لیکن اس طرح اس کا سامنے آنا [illegible] سکا [illegible] گیا تھا۔ [illegible] بیٹھے گا [illegible] کارڈ [illegible] جیمسن نے [illegible] کارڈ [illegible] دیا تھا۔

"جی ہاں۔ [illegible]" اس نے سومرا کو [illegible] سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"[illegible]"

"کیا مطلب۔"

"[illegible] جیمسن پر بھی [illegible] کر دیا تھا!"

"[illegible] تم [illegible] ہو گئے۔"

"[illegible]" سومرا نے [illegible] کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"[illegible] جیمسن [illegible] جیمسن کو اپنے ساتھ [illegible] غائب ہو گئی۔ [illegible] جیمسن کا بھی کہیں پتہ نہیں ہے۔"

ظفر [illegible] اور [illegible] بھی خاموش ہی رہا۔

"[illegible]" سومرا نے کہا۔

"مجھے [illegible]"

"[illegible] کہاں [illegible]"

"[illegible]" ظفر نے [illegible]

"[illegible]"

"ان... اور ابھی سے اپنی [illegible] کرنا چاہتے ہو۔۔۔"

"ایک منٹ" وہ [illegible] مڑ کر [illegible] مجھ سے کیا کہنا ہے؟"

"یہی کہ ایک ایسا آدمی جسے میں نہیں جانتا۔ مجھ سے [illegible] ہے۔ ہو سکتا ہے تم انہی لوگوں میں سے ہو جنہوں نے مجھ پر حملہ کر کے میرے [illegible] شلنگ [illegible]۔ پولیس [illegible] بے ہوشی کی حالت میں مجھے ہسپتال پہنچا دیا تھا۔ ابھی [illegible] انسپکٹر میرا [illegible] بیان لے گیا ہے۔"

"تم کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو۔ بھلا [illegible] تم پر۔۔۔"

"یہیں ہوٹل کے سامنے سڑک پر۔۔"

"تم کچھ بھول رہے ہو۔۔!"

"کیا مجھ پر حملہ نہیں ہوا۔۔!"

"[illegible] تم کسی سڑک پر نہیں گھیرے گئے تھے۔ بلکہ تم پہ حملہ کسی کار والے [illegible] کمرے میں ہوا تھا۔۔!"

"کہاں کی ہانک رہے ہو۔۔۔ میں کسی کار والے کو نہیں جانتا۔۔"

مسعود نے [illegible] دیکھا! پھر بولا "تمہارے ساتھ [illegible] تھا کہ وہ [illegible]۔۔"

"تم [illegible] معلوم ہوتے ہو۔۔ خیر تمہارا [illegible] جہنم میں جائے۔۔ [illegible] مجھے کیا۔ میں [illegible] رپورٹ دے دوں گا کہ تم تعاون کرنے پر آمادہ نہیں ہو۔۔"

"کس سلسلے میں تعاون کرنے پر آمادہ نہیں ہوں۔۔!"

مسعود جواب دیئے بغیر [illegible] مڑا [illegible] دروازہ کھول کر نکل گیا۔

* * *

ہسپتال [illegible] مجروح [illegible] تھا اور جمیسن [illegible] [illegible] [illegible] کی پیشانی پر [illegible] ہاتھ رکھے جھکا ہوا تھا۔ [illegible] گیا۔

"کیا بات [illegible] بیچ ہی پوچھا۔

"[illegible] ہوگئے۔۔"

"[illegible] یہاں سے۔۔۔"

"[illegible]۔۔"

"[illegible] کیا ہوگا۔۔!"

"[illegible] آ رہا [illegible]۔۔"

"[illegible] پھر [illegible]۔۔"

"[illegible] حیرت سے پوچھا۔

"کیسی [illegible]"

"[illegible] ہوگئے ہو۔"

"[illegible] ہے۔ چلے جاؤ یہاں سے۔"

"[illegible] دیکھو۔۔!"

جمیسن [illegible] کے پیچھے [illegible] [illegible] دوسری [illegible] نیچے [illegible] [illegible] تھا۔ [illegible] پر قابو پا کر [illegible] [illegible]۔

[illegible] کی طرف [illegible] میں [illegible]
ہوا تھا۔

جیمس [illegible] عورت [illegible] اور [illegible] کیونکہ اسے [illegible] کی شکل دکھائی دی تھی [illegible] بھی تو [illegible] تھی۔

تو آپ [illegible] کر کے [illegible] زندگی [illegible]
وہ میگرو کی طرف پلٹا۔

"[illegible] میری محبت کا [illegible] کرو۔ [illegible] ایک بات [illegible]
[illegible]!"

جیمس نے [illegible] کالا [illegible] پر [illegible]
لاحاصل۔ اس [illegible] کا کچھ بھی [illegible] تھا۔

"ہم [illegible] تھا۔" جیمس [illegible]

"کہاں [illegible] گے [illegible] ہم دونوں [illegible] اور [illegible] گئے [illegible] میگرو
نے کہا۔

"[illegible] کیا مطلب [illegible]؟"

"کرنل اور [illegible] دونوں غائب ہو گئے۔" میگرو نے کہا۔

"کب [illegible] غائب ہو گئے [illegible]!"

"[illegible] مجھے [illegible] تھا [illegible]
ہو گئے۔ [illegible] مکان [illegible] میری [illegible] میں [illegible]
غائب ہے۔"

"تو پھر [illegible] آپ تو کیا [illegible] گئے [illegible]؟"

"میں بھی چپ چاپ کسی طرف کھسک جاؤں گا؛ ورنہ ہو سکتا ہے [illegible] کسی مصیبت [illegible]"

"پھر میرا کیا ہوگا [illegible]؟"

"تم [illegible] سوچو [illegible]!"

"آپ [illegible] تو بتا دیں [illegible] جانے کے بعد بھی [illegible]؟"

"[illegible] میری عدم موجودگی میں تمہیں ہوش آتا تو تم پاگل ہو جاتے۔"

"اس کا مطلب ہوا کہ تمہیں مجھ سے ہمدردی ہے [illegible]!"

"[illegible]"

"تو پھر تم ہی میرے [illegible] کچھ سوچو۔ کیونکہ مجھے [illegible] نہیں آتی۔ اور [illegible] کسی [illegible] سے [illegible] جا سکتی [illegible] کے علاوہ [illegible]
ہو گا۔"

"[illegible] میگرو [illegible] مخلص ہونا [illegible] بھی [illegible]
[illegible]"

"[illegible] بات سمجھ [illegible]"

"[illegible] ملک میں [illegible] جاتے [illegible]"

لیکن [illegible] جیمس [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] لیکن اس [illegible]
[illegible]"

میگرو [illegible] حیرت سے [illegible]

"[illegible] کیا [illegible] چاہتے ہو [illegible] آ [illegible]"

"[illegible] کیا تم [illegible] جرأت
[illegible]"

"[illegible] کا خیال [illegible] تھا کہ [illegible]"

تنہائی کی وجہ سے جیسے بیس برس بیتے ہوں لیکن میں اُس سے متفق نہیں تھا۔۔

۔ کرنل کی بات کر رہے ہو۔۔۔

جیمسن نے سر کو اثباتی جنبش دی۔

۔ تو کیا ایک جیل کو مستقل طور پر ہمارے لئے رکھ سکتی ہے اور [illegible]

سے بھیجے گئے ہو۔۔

۔ لیکن حقیقت ہے مسٹر کہ ہم دو دن یہاں تنہا رہ گئے ہیں۔۔

۔ وہ دونوں کہاں ہیں۔۔؟

۔ میں نہیں جانتا۔ لیکن میں اُس بات پر عمل کر رہا ہے جو [illegible] کا طریقہ [illegible]

یہ کیا کر رہا ہے۔۔۔

۔ مسکراؤ [illegible] تعاون کا [illegible] نکل چلو یہاں سے۔۔!

۔ تم لوگ یہاں کب آئے تھے۔۔۔

۔ ایک ماہ پہلے کی بات ہے۔۔ راجر نے کہا۔

۔ تمہارے ٹیک اپ کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ تم تو بدھو ہی نکلے۔۔!

۔ مائی ڈیئر مسٹر جیمس [illegible] میرا ملک ہے۔ یہیں دارالسلام میں جانے کتنے

موجود ہیں۔۔!

۔ [illegible] کے جنگلات کا کیا قصہ ہے۔۔

۔ تم وقت ضائع کر رہے ہو۔ نکل بھی چلو۔۔

۔ میرے پاس کا کوئی مسٹر ملا نہیں۔۔!

۔ اُن کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔۔

۔ تم تینوں کے علاوہ اور کون کون ہے۔۔؟

۔ مجھے پتا نہیں ہے مسٹر جیمس۔۔ تمہیں بھی [illegible] دیکھ رہا ہے

پہلے اس کو [illegible] دکان بھی نہیں تھا۔ تم یہاں ہو گے۔ ہاں بہت محتاط ہیں۔۔!

۔ [illegible] جیسے جا رہے تھے۔۔

۔ [illegible] پاس ہی [illegible] نکل [illegible] چلو۔ اُٹھو۔۔

۔ [illegible] ہی ہے۔

۔ [illegible] گئے [illegible] یہاں سے تو نکلو۔۔

۔ [illegible]۔۔!

۔ آپ [illegible] ہوں۔ مجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اُن کی

[illegible] اب آنکھ کھلی ہے۔۔!

۔ اور تمہاری [illegible] کے دوران میں وہ سب بوڑھی ہو گئی ہوں گی۔۔!

۔ [illegible]۔۔

۔ [illegible] تمہیں حیرت ہے۔۔!

[illegible] تھے لیکن آنکھوں میں عجیب سی [illegible]

[illegible] تھی۔۔

۔ تم [illegible] میں وقت [illegible] کر رہے ہو۔۔ وہ گھبرائی ہوئی آواز میں بولا۔

۔ [illegible] کہا گیا۔ وہ جیسے چونک کر بولا۔

۔ [illegible] لیکن [illegible] تم [illegible] سب لٹکا دو گے۔ [illegible]

[illegible] ہو گا۔۔

[illegible] اپنے [illegible] تھے!

[illegible] کیا [illegible]

[illegible] تم [illegible] جاتے ہیں [illegible] بس [illegible] رہو۔

[illegible] ہو [illegible] گی۔۔

[illegible] ہو گا۔۔

[illegible] ہے۔۔۔

وہ اردو میں گالیاں نہیں دے رہی ہو۔ صرف تم ہی سمجھ سکو گے!

اس وہم میں نہ رہنا... تمہارے علاوہ اردو بھی سمجھ سکتے ہوں گے۔۔ جنوب مشرقی ایشیائی نسلیں یہاں بھی آباد ہیں اور ممکن ہے آج بھی اپنی زبان کو بھی زندہ رکھے ہوں لہٰذا کسی مجمعے میں محتاط رہنا۔۔

جیمسن منہ بنا کر خاموش ہو رہا... وہ بس میں بیٹھے تھے۔۔ اور کچھ دیر بعد ایک جگہ اتر گئے تھے۔۔

چند پتلی گلیوں سے گزرتے ہوئے ایک مکان کے دروازے پر رکے اور جوزف نے آگے بڑھ کر کنڈی کھٹکھٹائی۔ تھوڑی دیر بعد کسی نے دروازہ کھولا۔

ایک ادھیڑ عمر آدمی سامنے نظر آیا۔ جوزف نے مقامی زبان میں اس سے کچھ کہا تھا۔ اور وہ واپس چلا گیا تھا۔ کچھ دیر بعد پھر آیا اور انہیں اپنے ساتھ لے گیا۔۔

اندر پہنچ کر جیمسن کی آنکھیں کھل گئیں۔۔ وہ تو سمجھا تھا کہ اسی قسم کی تنگ گلی کے مکان میں داخل ہونے جا رہے ہیں۔ لیکن یہاں تو دنیا ہی بدلی ہوئی نظر آئی۔ قدیم کے شاہی محلات کی تصویر نظروں میں پھر گئی۔ گلی میں کھڑے ہو کر اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا [illegible] دروازے کے پیچھے [illegible] کے ایسے [illegible] سو عام آدمی نہیں ایک مہنت [illegible] زیادہ مناسب تھا اور یہاں نشستوں پر کچھ ایسا اہتمام نظر آ رہا تھا جیسے اس ہال کو دربار کی حیثیت حاصل ہو۔ سامنے اسٹیج پر ایک زرنگار کرسی پر ایک شخص بیٹھا نظر آیا۔ جس سے جیمسن کے ہونٹ بھنچ گئے۔ یہ سیاہ فام تھا اور گریٹ ماکاڑی کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا جس کو احتراماً جھکتے دیکھ کر جیمسن کو بھی خم ہونا پڑا۔

ماکاڑی نے مقامی ہی میں کچھ کہا تھا جوزف نے جواب دیا۔ لیکن لہجہ جیمسن کو ایسا ہی لگا تھا جیسے وہ بہت زیادہ مرعوب ہو کر گفتگو کر رہا ہو۔ سوال جواب ہوتے رہے تھے... پھر ماکاڑی اٹھ کر چلا گیا۔ بائیں جانب کے ایک دروازے

بند ہو چکا تھا۔

ادھیڑ عمر آدمی جو ہال کے دروازے ہی پر ٹھہرا رہا تھا آگے بڑھا اور جوزف سے کچھ کہہ کر پھر دروازے ہی کی طرف مڑ گیا۔

اب یہ دونوں اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ بالآخر ایک اور کمرے میں پہنچ کر وہ آدمی انہیں وہیں چھوڑ کر چلا گیا۔

جوزف چپ چاپ بے حس و حرکت کھڑا رہا۔ پھر مڑا اور دروازہ بند کر کے بولٹ کر دیا!

جیمسن نے اس سے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن جوزف نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

پھر تھیلے سے کاغذ اور قلم نکال کر لکھنے لگا۔ محتاط رہو، تم یہاں ایک گونگے کی حیثیت سے قیام کرو گے کسی مرحلے پر بھی یہ ظاہر نہ ہونا چاہئے کہ تم گونگے نہیں ہو۔ ورنہ مارے جاؤ گے۔۔ یہ باس کا حکم ہے!

جیمسن نے اس کے ہاتھ سے قلم لے کر لکھا۔ میں اس شخص کو پہچانتا ہوں۔ یہی جابر ماکاڑی ہے!

جواب میں جوزف لکھنے لگا۔ تم کوئی بھی ہو۔ مجھے بس سرکار [illegible] تم سے جو باتیں [illegible] میں تھوڑی دیر بعد یہاں سے چلا جاؤں گا۔ مگر وہ تمہارے [illegible] اور اگر یہ [illegible] کا علم [illegible] پہنچ جائے گی!

جیمسن نے طویل سانس لی۔ اور جوزف نے وہ پرچہ چاک کر کے اپنے تھیلے میں ڈال لیا۔

ظفرالملک نے زندگی بارٹ نشینی اختیار کر لی تھی۔ کمرے سے نکلتا ہی نہیں تھا۔ درجنوں بار جیمسن سے اس کے کمرے میں فون پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر چکا تھا لیکن جواب نہیں ملا تھا۔ بار کاؤنٹر کلرک سے رابطہ قائم کر کے استفسار

کرتا لیکن وہاں سے صرف ایک ہی جواب ملتا ۔ کہ ابھی اب بھی کار ہنر ہی رہے ۔ جیمس واپس نہیں آیا ۔۔!

مس سے گفتگو ہونے کے بعد سے اُلجھن دور ہو گئی تھی ۔ بہرحال یہ نہیں تھا کہ اُسے کیا کرنا چاہیئے ۔ جو مقصد کیا تھا اُسے یہاں بھیجنے کا جیکی سے اصل حالات ہی سے آگاہی نہیں تھی ۔ ضروری نہیں تھا کہ وہ ۔ تجسس کی طرح نکلی پکڑ کر بیٹھ لیکن کچھ کرنے سے قبل تم ادھم یہ تو معلوم ہی ہونا چاہیئے کہ کہاں ہے ۔۔

دفعتاً فون کی گھنٹی بجی اور اُس نے جھپٹ کر ریسیور اُٹھا لیا ۔

۔ آپریٹر جناب ۔۔ دوسری طرف سے آواز آئی ۔

۔ کیا بات ہے ۔۔؟

۔ آپ کے لئے ویلنگٹن سے کال ہوئی ہے ۔ ہولڈ آن کیجئے ۔۔

۔ اچھا ۔۔ ظفر نے کہا اور سوچ میں پڑ گیا کہ [illegible] سے کون کال کر رہا ہے ۔۔

[illegible] کا ایک ہی شہر تھا ۔

۔ ہیلو ۔۔ ظفر الملک ۔۔ تھوڑی دیر بعد ایک نسوانی آواز آئی ۔

۔ ظفر الملک ہی ہے ۔۔!

۔ میں پورٹ شیابرل سے بول رہی ہوں ۔۔!

۔ اوہ ۔ یہ تم نے کیا کیا ۔ آخر اس کا مقصد ۔۔!

۔ تمہیں اصل مقصد بتانا میرے بس سے باہر ہے ۔ بس اتنا سمجھ لو کہ میں کسی کی ایک ایجنٹ ہوں ۔ مسٹر ولسن کا ایک آدمی تم سے ملے گا اُس سے تعاون کرو ۔ اپنا ہی آدمی ہے ۔۔!

۔ وہ تو پہلے بھی چکا اور میں نے اُسے مرغا بنا کر بٹھا دیا ۔

۔ وہ فراڈ نہیں ہے ۔ اپنا ہی آدمی ہے ۔ تمہیں اس کے ساتھ مل کر کام کرنا ہے

۔ لیکن میرا خیال ہے کہ میرے سیکرٹری جیمس کے غائب ہو جانے میں کسی کا ہاتھ ہے ۔

۔ تمہارا خیال غلط ہے ۔ تمہارے ساتھی ۔ وہ اُس عورت کی تلاش میں جا رہا ہے ۔

۔ میں نہیں جانتا کہ اب مسٹر ولسن کہاں ملے گا ۔۔؟

۔۔ کیا رکیٹ اڈے ۔۔ ہائی سٹریٹ ۔ تو وہ منتظر گیا ۔ فون نمبر ڈائریکٹری میں دیکھ لو ۔۔!

۔ اچھی بات ہے ۔۔!

۔ میں فون ہی پر تم سے رابطہ رکھوں گی ۔۔

۔ اگر مجھے کچھ ضرورت کے تحت تمہیں کال کرنا پڑے تو کیا کروں ۔۔!

۔ مسٹر ولسن سے یہ بھی معلوم ہو جائے گا ۔ وہ اُس سے رابطہ قائم کرو ۔۔!

۔ بہت بہتر ۔۔!

دوسری طرف سے رابطہ منقطع ہونے کی آواز آئی ۔ ظفر نے ریسیور رکھ کر ٹیلیفون ڈائریکٹری اٹھائی اور اس کی ورق گردانی کرنے لگا ۔ زیک رکیٹ اڈے کا نمبر تلاش کر کے اُس نے مسز ولسن سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی ۔ اور تھوڑی ہی دیر بعد اُسی سے گفتگو کر رہا تھا ۔

۔ غلط فہمی دور ہو گئی ہے ۔ ظفر نے کہا ۔ مجھے پہلے پر نادم ہوں ۔۔!

۔ اوہ ۔۔ کوئی بات نہیں ۔۔ دوسری طرف سے آواز آئی ۔۔ ہر معاملے میں ہی محتاط رہنا چاہیئے ۔۔!

۔ تو پھر اب کیا سمجھتے ہو ۔۔

۔ تھوڑی دیر بعد پھر سوچ رہا ہوں اطلاع کرو ۔۔ دوسری طرف سے آواز آئی

۔ ظفر الملک نے ۔ ریسیور کریڈل پر رکھ کر طویل سانس لی ۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب تک اُس سے متعدد باری ضرورت ہوتی ہے ۔ لیکن [illegible] سے گفتگو ہونے کے بعد ۔ [illegible] سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے تھا ۔ ویسے بیٹھا ۔ بہرحال ۔۔ آخر آدمی کسے دیکھیے ۔ دو دن کا چھوڑ دینے کی بجائے اُسی وقت ختم کر بات کیوں نہیں لیتا تھی ۔

ظفر نے ایک بار پھر اپنی یادداشت پہ ریوائنڈ لگایا۔ لیلیٰ کارڈووا کے کمرے میں اُس پر حملہ ہوا۔ اُس کے بعد بلیک آؤٹ... پھر کیٹ پرائٹ میں ہوش آیا۔ وہاں سے پارشیا سنگلٹن کے پیچھے پڑا۔ وہ بہر کا کھانا کھایا اور پھر غائب۔ پھر وہی بلیک آؤٹ... فینڈ کا سعید ذکی تو دارالسلام کا ایک سپاہی تھا۔ آخر چکر کیا ہے۔ وہ خود ایک کارکن ہے۔ کھیل کے میدان کی گیند نہیں ہے۔ یہ کس قسم کے رد کی ادائیگی ایکس نے اُس کے سر منڈھ دی ہے۔ کہیں، کہیں کوئی پھیر ضرور ہے۔ پارشیا سنگلٹن سے ملنا... تیر دکھ جائے گا۔ اُس نے گھڑی پہ نظر ڈالی اور اٹھ کر لباس تبدیل کرنے لگا۔

پندرہ منٹ بعد دروازے پہ دستک ہوئی تھی۔

"یس... کم اِن..." ظفر نے اونچی آواز دی۔

مساعد دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ ظفر نے خوش خلقی سے استقبال کیا۔ پر مساعد نے حیرت بھی بسبب ظاہر ہوئی تھی۔ مگر اُس کے تیور سے کچھ معمول کے مطابق ہو رہا تھا۔

"میں جیمسن کے بارے میں تشریح پوچھتا ہوں۔" مساعد نے بیٹھتے ہی کہا۔

"اگر تمہارا بیان درست تھا تو مجھے بھی تشویش ہی ہونی چاہیے۔"

"یقین کرو۔ وہ مس کارڈووا کے ساتھ سوڈان روانہ کیا گیا تھا۔"

"حالانکہ میری عدم موجودگی میں اُسے سلسلے میں کچھ نہیں ہونا چاہیے تھا۔"

"میں نے ہی اُسے مشورہ دیا تھا۔"

"تم نے ایسا مشورہ کیوں دیا تھا۔"

"اس لیے کہ وہ اصل لیلیٰ کارڈووا نہیں تھی۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"میری غفلت کی بنا پہ وہ غائب کر دی گئی اور اُس کی جگہ دوسری عورت

لے لی گئی۔"

"وہی عورت جس سے میری ملاقات ہوئی تھی۔" ظفر نے حیرت سے پوچھا۔

"بالکل وہی۔"

"اور جیمسن اُس کے ساتھ گیا تھا۔"

"میں یہی کہہ رہا تھا۔"

"یہ معلوم ہو جانے کے بعد بھی کہ وہ اصل عورت نہیں ہے۔ تم نے اُسے اُس کے ساتھ جانے کا مشورہ کیوں دیا۔"

"ظاہر ہے کہ میں اُن لوگوں تک پہنچنا چاہتا تھا جو اصل عورت کو غائب کر دینے کے ذمہ دار ہیں۔"

"پھر یہ کیسی گڑبڑ تھی کہ وہ دونوں بھی غائب ہو گئے۔ ورنہ تمہیں ان کا بھی علم ہو سکا۔"

"میری بدقسمتی... اور کیا کہوں۔"

"طریقہ کار کیا تھا۔" ظفر نے اُسے گھورتے ہوئے سوال کیا۔

"یہی طریقہ کار رہی ہیں تو خامی رہ گئی۔"

"پہلی غلطی کے بعد یہی طریقہ کار رہ جاتی۔"

"بس میرے ماتحت ناکارہ ہیں۔ کم از کم دو آدمی تو ان کی نگرانی پہ مقرر کر دیئے جانے چاہیے تھا۔ لیکن احمقوں نے صرف ایک سے کام نکالنے کی کوشش کی۔"

"یہ سب کچھ بڑا مضحکہ خیز لگ رہا ہے مسٹر مساعد۔"

"پہلے پوری بات سن لو۔ پھر اظہارِ خیال کرنا۔"

"میں سن رہا ہوں۔"

"میں نے جیمسن کے بارے میں مزید وضاحت نہیں کی تھی۔ دراصل وہ عورت اُسے سوڈان میں لے گئی تھی اور وہاں جنگل دیکر، بادِ سے غائب ہو گئی تھی۔ میرا آدمی بھی

نہ پہنچا سکا۔ جیمسن دوبارہ آیا تھا اور تب سے اُسے متوحش دیکھ رہا تھا۔ وہ کھینچی ہوئی بیٹھی کمرے میں تھا۔ لیکن وہ کچھ تیار ہوا۔ بہرحال اُس نے جو وجہ بتائی تھی اُسنے مجھے چکرا کر رکھ دیا۔"

"کیا وجہ بتائی تھی۔"

"نقلی نسلی کارڈ والے سے ناواقف تھا کہ تم کس طرح غائب ہو گئے تھے۔"

"یعنی کہ میں خنجر نکلا کر رہ گیا۔"

"اس نے بتایا تھا کہ اس وقت تم اُسی کے کمرے میں تھے جب تین آدمی اندر گھس آئے۔ تینوں مسلح تھے۔ اُنہوں نے تمہیں بیہوش کر کے ڈرائیوری کی ڈگی میں ڈالا اور نکال لے گئے۔"

"حیرت ہے۔ اگر تم نے یہ کیوں نہ بتایا کہ وہ تینوں اُسی کے ساتھی تھے۔"

"اس سے تو نہیں پہچانے، وہ بھی ملا ہوا تھا۔ بہرحال جب میں نے اپنے کمرے کی بیرونی کی۔ اس پر وہ تیار ہو گیا تھا۔ لیکن پھر سے یہ گھبراہٹ میں کچھ بتا نہیں۔"

"یہ ذرا سب سے زیادہ حیرت انگیز ہے۔"

"کیا تم دونوں کے علاوہ بھی تم سب سے اور کوئی ہو سکتی ہے:" جیمسن نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"میرے علم میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

"تب پھر جیمسن نقلی ہے۔ تو میں ہی اُن کے ہتھے چڑھ گیا جو نسلی کو لے گئے تھے۔"

ظفر تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ "حقیقت یہ ہے مسٹر جیمسن کہ مجھے اپنے یہاں آنے کے مقصد تک سے آگاہی نہیں ہے۔ بس نسلی کارڈ والے سے ملنا تھا۔ اصلی وہی تھا۔ لیکن تمہارے بیان کے مطابق وہ پہنچتے ہی غائب کر دی گئی تھی۔ سب پھر نقلی عورت کیا بتاتی۔"

"بہرحال۔۔ مسٹر شنڈی سے ملاقات کروں گا۔ مجھ سے جو کچھ کہا گیا تھا۔۔ میں وہ ہی کر سکا۔ یعنی اصل عورت کی نگرانی اور تحفظ۔"

"میں تو پھر اب مجھے واپس چلا جانا چاہیے۔ کیونکہ اصل معاملے سے تم بھی واقف نہیں ہو۔"

"اب جیمسن کی بازیابی سے قبل ہی چلے جاؤ گے۔"

"اگر مجھے اس سے سروکار ہوتا تو بازیابی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"میں اس حد تک مایوس نہیں ہوا ہوں۔"

"مایوس ہونے کی کوئی خاص وجہ۔"

"وہ نسلی کارڈ والے کو سلام کرتے رہ گئے اور جیمسن سے۔"

"جیمسن تو خیر کچھ جانتا ہی نہیں تھا۔" ظفر نے کہا۔ "لیکن نسلی کے بارے میں وثوق سے کیا کہا جا سکتا ہے۔ ویسے کیا تم نسلی کے مشن سے واقف ہو؟"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"وہ کون تھی اور کب سے ملی تھی۔"

"ہاں ڈیئر۔ میں کیا جانوں۔ مجھ سے تو صرف اُس کی نگرانی کرنے کو کہا گیا تھا۔"

"کس نے کہا تھا۔"

"ظاہر ہے کہ کسی ڈیوٹی کی طرف سے ہدایات ملی تھیں۔"

"براہ راست۔۔" ظفر نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"نہیں۔ ایک درمیانی آدمی ہے۔"

"میں اسی درمیانی آدمی کا پتا جاننا چاہتا ہوں۔"

"وہ کوئی عورت ہے۔ انگریز۔ مسز ازرا ایگلی [illegible] سے پتہ کر لیجیے گا۔"

ظفر طویل سانس لے کر رہ گیا۔ پھر شاکی کمال مرزا ہی سے آئی تھی۔

تھوڑی دیر خاموش رہ کر بولا۔ "کیا موانزہ سیرینگیٹی نیشنل پارک کے قریب ہی کا کوئی مقام ہے۔۔!"

"نہیں خاصے فاصلے پر ہے۔۔!"

"کیا سیرینگیٹی پارک کے قریب کوئی ندی پروجیکٹ بھی چل رہا ہے۔۔!"

"ہو سکتا ہے۔ چل رہا ہو۔ آزادی کے بعد سے تو پروجیکٹوں کی بھرمار ہو گئی ہے ہر جگہ ایک نہ ایک موجود ہے۔ لیکن تمہیں اس سے کیا سروکار۔۔!"

"کیا تم کسی عورت کے نام سے واقف ہو۔۔" ظفر نے اس کے استفسار کو نظر انداز کر کے پوچھا۔۔!

"نہیں۔ وہ صرف ایجنٹ کے حوالے سے بات کرتی ہے۔۔"

"بہر حال ہماری تین دن کی گفتگو لا حاصل رہی۔۔!"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔" مسوبا برا سا منہ بنا کر بولا۔ "تمہیں ان معاملات کی خبر ہو۔۔ افسوس مجھے۔۔!"

"خیر۔ کیا پیو گے۔۔" ظفر نے پوچھا۔

"کونیاگ منگوالو۔۔!"

"کونیاک۔۔!"

"نہیں اور وہ تو امریکی ہے۔ دراصل ہم نے جن کو کونیاگ کا نام دیا ہے۔۔!"

"اوہ۔ اچھا۔۔!"

ظفر نے روم سروس کو رنگ کر کے کونیاگ طلب کی تھی۔ مسوبا نے اس سے پوچھا "تم نے ڈوڈوما بھی دیکھا ہے۔۔!"

"میں نے تو نام بھی نہیں سنا۔۔!"

"ہمارا بہترین دارالحکومت جسکا نام اپنے ایک نئے جدید شہر کے نام پر رکھا ہے۔۔!"

"میں وائن نہیں استعمال کرتا۔ کبھی کبھی بیئر یا جن لے لیتا ہوں۔۔"

مسوبا کچھ نہ بولا وہ اچانک کسی سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔ بشرے ہی سے یہی ظاہر ہوتا تھا۔ بھنویں سکڑ گئی تھیں۔ آنکھیں بھی پھیل گئی تھیں اور پیشانی پر تین عدد گہری سلوٹیں دکھائی دے رہی تھیں۔

روم سروس کے ویٹر کی آمد تک یہی کیفیت رہی۔

لیکن جیسے ہی بوتل سے گلاس میں انڈیلی گئی۔ پیشانی کی سلوٹیں غائب ہو گئیں اور وہ پرجوش ہو کر بولا۔ "اگر جیمسن وہاں بھی ہوا تو پھر۔۔۔ تو پھر۔۔۔"

پھر وہ کسی فکر کے ساتھ ہی نہ صرف آواز ڈھیلی پڑ گئی تھی بلکہ جملہ بھی ادھورا رہ گیا تھا۔۔!

"کیا کہنا چاہتے ہو۔" ظفر اسے تیز نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔

"مجھے ایک جگہ پر ان لوگوں کا کیمپ ہونے کا شبہ ہے۔۔!"

"اور تمہارا خیال ہے کہ جیمسن وہیں ہوگا۔۔"

"کوشش کر کے دیکھنے میں کیا حرج ہے۔۔"

"ابھی تک تمہارا بیان تو محض ذہنی پریشانی ہی کی تفسیر نظر آتا ہے۔۔"

"یار میری توہین نہ کرو۔" مسوبا ایک گھونٹ لے کر بولا۔ "ابھی تک ذاتی طور پر میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اپنے [illegible] بار بار ہو رہا ہوں۔ اب خود ہی سب کچھ دیکھ لو گے۔۔"

"یہ بھی کر کے دیکھ لو۔۔!"

مسوبا چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر بولا۔ "تم مجھے بہت ذہین آدمی معلوم ہوتے ہو۔ کیوں نہ ہم دونوں مل کر کام کریں۔ اس طرح شاید بہتر نتائج برآمد ہو سکیں۔۔!"

"مگر کام کی نوعیت تو معلوم ہو۔۔"

"فی الحال جیمسن کی بازیابی۔۔!"

"وہاں ٹھیک کہتے ہو۔ میں تیار ہوں۔ مجبوری یہ ہے کہ ایک اجنبی دیس میں پھنس گیا ہوں۔ باہر نکلوں بھی تو کدھر جاؤں۔۔!"

"اسی لئے میں نے یہ مشورہ پیش کیا ہے۔ لہٰذا اب [illegible] لگاؤ۔۔۔"

"وہ میرے ساتھ چلو۔۔!"

"چلو۔۔! ظفر ٹھٹھا ہوا بولا۔"

* * *

جوزف اُسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ جیمس شام تک پڑا سوتا رہا۔ پھر کسی نے اُسے جھنجھوڑ کر جگایا تھا۔ سوتے وقت اس نے دروازہ اندر سے لاک نہیں کیا تھا۔

ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھا۔ جگانے والا وہی سیاہ فام ادھیڑ عمر قریشی تھا جس نے اُس عمارت کا دروازہ کھولا تھا۔ اُس نے کہیں چلنے کا اشارہ کیا اور جیمس بڑبڑا کر بستر سے اُتر پڑا۔۔۔

وہ اُسے ایک بڑے کمرے میں لے آیا جہاں فرنیچر کی بیٹھک کا فرش تھا۔ دس پندرہ سیاہ فام آدمی بیٹھے قہوہ پی رہے تھے۔ سیاہ فام نے اُسے بھی ایک طرف بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔

پھر تھوڑی دیر بعد اُس کے سامنے بھی قہوہ کی پیالی رکھ دی گئی۔ سیاہ فام اُسے وہاں چھوڑ کر پہلے ہی جا چکا تھا۔ اس دوران میں جیمس نے محسوس کیا تھا کہ وہ موجود سبھی افریقی گونگے ہیں۔ وہ سب اشاروں میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ کبھی کبھی جیمس کو بھی گھورنے لگتے۔ قہوہ لذیذ تھا۔ سالوں کی خوشبو سے ذرا کچھ عجیب ہی محسوس ہوئی۔ وہ بھی چسکیاں لیتا رہا۔

پھر اچانک وہاں سناٹا چھا گیا۔ گونگوں کے حلق سے نکلنے والی بے ہنگم آوازیں تھم گئیں اور وہ سب داخلے کے دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ جیمس بھی مڑا۔ اور دیکھتے ہی رہ گیا۔

کیا حسین چہرہ تھا۔ آنکھیں تو قیامت تھیں۔ ہونٹوں کی بناوٹ پر مسلسل مسکراہٹ کا دھوکا ہوتا تھا۔ عجیب سا رنگ تھا۔ عمر بیس سے زیادہ نہ رہی ہوگی۔ وہ مسلمان ہوتی تو کہتا کہ حسین سنگِ مرمر سے تراشی ہوئی مورت ہے۔ بڑی شرمیلی اور بہکی سی تھی۔ جیمس بوکھلا گیا۔ لیکن اُسے ہر حال یاد تھا کہ وہ گونگا ہے۔ جب سے گونگا بنا تھا اُسے ہر حال میں یاد رکھنا تھا کہ وہ گونگا ہے۔ لڑکی کی سرمئی آنکھیں جیمس پر جم کر رہ گئی تھیں۔ وہ اُسے گھور رہی تھی۔ "ہو تو دونوں ہی۔ لیکن تم بھی جنوبی ایشیا کی کسی نسل کا نمونہ معلوم ہوتے ہو۔ کیوں کیا میرا خیال غلط ہے۔۔؟"

"نہیں جانِ من" وہ بے اختیار کہنے ہی والا تھا کہ ذہن کو جھٹکا سا لگا۔ وہ تو گونگا ہے۔ زبان جب تک زبان ہی کی حد تک اُسی میں رہ گئی۔ لیکن اُس نے ہاتھ ہلا کر بتانے کی کوشش کی کہ گونگا بہرا ہے۔

"پیدائشی گونگے ہو" اُس نے پوچھا اور جیمس [illegible] کی طرح سر ہلانے لگا۔ شکل دیکھتا رہا۔ ویسے یہ بھی سوچ رہا تھا کہ کہیں پہچان تو نہیں لیا گیا۔

"چلو! تم میرے ساتھ۔۔!" وہ پھر بولی۔

لیکن جیمس کی حالت میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی۔ دوسرے ہی لمحے کیوں وہ سرگوشی [illegible] نے اسے چھوڑ کر جیسا شرمندہ کر دیا۔ جیمس یہ سمجھ نہ سکا [illegible] بری لیکن وہ خود [illegible] میں پیچھے لئے پھر تو سامنے رہا۔۔!

پھر جیسے ہی اُس نے اُسے بات کی تو بڑی مستعدی سے اُٹھ گیا۔

پھر اُس نے پیچھے آنے کا اشارہ کیا تھا۔ اُس نے چپ چاپ تعمیل کی۔ شکل [illegible] نے [illegible] کر دیا تھا اور جیمس سے بڑی شکل

سے اپنے اس قہقہے کا گلا گھونٹ رہا تھا جو سینے کی گہرائیوں سے ہونٹوں تک آنے کے لئے مچل رہا تھا۔

لڑکی عمارت سے گلی میں نکل آئی۔ جیمسن اس کے پیچھے چل رہا۔ وہ مڑ مڑ کر اسے اشارہ کئے جا رہی تھی کہ اسی طرح چلتا رہے۔

گلی سے نکل کر وہ سڑک پر پہنچ گئے تھے۔ یہاں ایک چھوٹی سی سیاہ گاڑی کھڑی تھی۔ جیمسن بہت زیادہ محتاط ہو گیا تھا۔ ایک پل کے لئے بھی اپنی موجودہ حیثیت کو فراموش نہیں کرنا چاہتا تھا۔

گاڑی کے قریب پہنچ کر لڑکی نے پچھلی سیٹ کی طرف اشارہ کیا۔ لیکن جیمسن بت کی طرح سر جھکائے کھڑا رہا۔ اب لگتا تھا جیسے اشارہ کا مفہوم سمجھ ہی میں نہ آیا ہو کہ کیا چاہتی ہے۔ بالآخر لڑکی نے خود ہی دروازہ کھولا تھا اور اشارہ کیا تھا کہ وہ اندر بیٹھ جائے۔ خوفزدہ انداز میں جیمسن نے تعمیل کی تھی۔

لڑکی اب سٹیرنگ کے سامنے بیٹھی اور گاڑی حرکت میں آ گئی۔ جیمسن نے طویل سانس لے کر آنکھیں بند کر لیں۔ اب پتا نہیں کیا ہونے والا تھا۔ وہ اسے کہاں لے جا رہی تھی؟ اور وہ اس عمارت میں گونگوں کی بھیڑ کیسی تھی؟ کیا یہ سب کے سب کسی خاص مقصد کے تحت اکٹھا کئے گئے ہیں۔ مرا کاری کی حیثیت اس پر ظاہر ہو چکی تھی۔۔ تو کیا۔۔ وہ نیگرو جوزف نہیں تھا جس نے اسے مرا کاری کے ٹھکانے تک پہنچایا تھا؟ گاڑی بڑھتی رہی اس نے مڑ کر دیکھا۔ سڑک دور تک سنسان پڑی تھی۔ اگر وہ نیگرو جوزف نہیں تھا تو لڑکی بھی فراڈ۔۔ اور وہ عورت جسے وہ جولیانا فٹز واٹر سمجھا تھا۔

دفعتاً گاڑی جدید طرز کی ایک عمارت کی کمپاؤنڈ میں داخل ہوئی اور رک گئی۔ لڑکی نے مڑ کر اسے نیچے اترنے کا اشارہ کیا۔ لیکن وہ بے حسی سے اس کی طرف دیکھتا رہا۔ یہ ظاہر کیا جانا تھا کہ اسے مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ لڑکی برا سا منہ بنا کر خود اتری اور اس کی طرف کا دروازہ کھولا۔

پھر وہ اسے عمارت کے اندر لائی تھی۔ یہ اسپتال تھا۔ جیمسن کے کان کھڑے ہوئے کیا اس کا طبی معائنہ کیا جائے گا۔ اگر ایسا ہوا تو پول کھل جائے گی۔ کیونکہ کم از کم قمیص تو اتارنی ہی پڑے گی۔۔ اور ادھر اس کا یہ حال تھا کہ صرف چہرے، گردن وغیرہ ہی رنگے گئے تھے جو لباس سے باہر تھے بقیہ جسم کی رنگت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔

اتنے میں اس نے لڑکی کو ایک ڈاکٹر سے گفتگو کرتے دیکھا اور کان ادھر ہی لگا دیئے۔ ڈاکٹر بھی سفید فام ہی تھا۔ لڑکی اس سے کہہ رہی تھی کہ وہ جیمسن کے خون کی قسم معلوم کرنا چاہتی ہے۔ جیمسن طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کیلئے آدھی آستین چڑھا لی گئی لیکن وہ ہاتھ پر شانے تک چپٹ گیا تھا۔ لہذا اسے شانے کا خطرہ نہیں تھا وہ اس بینچ پر بیٹھ گیا جس پر کئی زنگی اور بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہی سفید فام ڈاکٹر ایک بڑی سی انجکشن کی سرنج ہاتھ میں لئے اس کے قریب آ کھڑا ہوا۔ لڑکی ساتھ تھی۔ لیکن جیسے ہی ڈاکٹر کے سیاہ فام اسسٹنٹ نے جیمسن کا ہاتھ پکڑ کر آستین چڑھانے کی کوشش کی وہ بری طرح چیخنے لگا۔ ایسا ہی معلوم ہوتا تھا جیسے وہ لوگ اسے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔

"ڈر گیا ہے بیچارہ۔" لڑکی نے ڈاکٹر سے کہا۔ "ڈر رہا ہے۔"

ڈاکٹر اپنے اسسٹنٹ سے بولا۔ "کسی اور کو بھی بلاؤ۔ تم تنہا اسے قابو میں نہیں رکھ سکو گے۔"

کسی نہ کسی طرح خون کی مطلوبہ مقدار سرنج میں کھینچ لی گئی تھی اور جیمسن بچوں کی طرح سسکیاں لیتا رہا تھا۔

لڑکی اس سے ذرہ برابر بھی متاثر نہیں نظر آ رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس کیلئے کوئی نئی بات نہ ہو۔

"۔۔ رپورٹ اسی پتے پر جانی چاہیئے۔۔" اس نے اپنے پیروں سے ٹیکسی کا دروازہ کھول کر ڈاکٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر کرنسی نوٹ بھی اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ پھر اس نے جیمس کا وہ کیمرہ جو زمین سے اٹھایا تھا اور اس میں سے کا [illegible] کی تھا۔ جیمس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئیے۔ وہ [illegible] کے سلسلے میں [illegible] کے بجائے [illegible] تھا۔ تو کیا اسے [illegible] جائے۔ ضروری ہے [illegible] ساتھی [illegible] وقت اسے پہچاننے میں کامیاب [illegible] تب اذان قربان [illegible] ہو جاتے ہیں۔

لڑکی کا [illegible] کے قریب پہنچ چکا تھا۔ لیکن اندر بیٹھے ہر کسی [illegible] کی خود کو آزاد نہ کر سکا۔ دفعتاً ایک [illegible] پیچھے ماری اور وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ لڑکی [illegible] بھی کر رہی تھی۔

شاید یہ کسی امام یا [illegible] بھی ویسے اور اس خطا نہیں ہو سکتے تھے۔ ورنہ کسی گلی میں گھوم کر سیدھا ہی دوڑتا چلا جاتا۔ لیکن اس سے بے خبر تھا کہ اس کے اس طرح بھاگ کر بھاگتے ہی سڑک کی دوسری طرف سے ایک جیپ اشارے پر کراس کے پیچھے لگ گئی ہے۔ جیپ پر چار مسلح فوجی سوار تھے۔ گلی تنگ کشادہ نہیں تھی کہ جیپ فوری طور پر موڑی جا سکتی۔ لہٰذا اسے روک کر چاروں فوجی نیچے کودے اور جیمس کے پیچھے دوڑنے لگے۔

ایک نے لے للکارا بھی تھا "ٹھہرو۔ ورنہ فائر کر دیا جائے گا۔"

جیمس خوفزدہ ہو کر لڑکھڑایا۔ اور منہ کے بل گر پڑا۔ "اس کے حکم پر بتاتا کیسے؟ [illegible] بہرہ تو تھا۔"

پھر انہوں نے اسے اٹھایا اور گھیر کر کھڑے ہو گئے۔ جیمس خوفزدہ سی وادی [illegible] سے نکال رہا تھا۔۔ چاروں فوجی مقامی ہی تھے۔ لیکن مقامی زبان کی بجائے [illegible] گفتگو کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا "گاڑی میں لے آؤ۔"

ایک فوجی اسی طرف دوڑ پڑا۔ جہاں جیپ چھوڑی تھی۔ اور تین جیمس کو گھیرے کھڑے رہے۔ جیمس بے وقوفوں کی طرح ایک ایک کی شکل دیکھتا اور حلق سے [illegible] طرح کی آوازیں نکالتا رہا۔

تھوڑی ہی دیر میں جیپ آ پہنچی اور جیمس کو زبردستی اس پر چڑھا دیا گیا۔ پھر یہ خبر بھی آ رہا تھا کہ وہ گرفتاری کے آدمیوں کے ہتھے چڑھا ہے۔ یا یہ سچ مچ فوجی ہی ہیں اور اسے اس طرح بھاگتے دیکھ کر دھر لیا ہے۔ بہرحال خاموشی سے بیٹھے رہنے کے علاوہ اب کوئی چارہ نہیں تھا۔ چپ چاپ بیٹھا رہا اور جیپ حرکت میں آ گئی۔ لیکن سڑک کی طرف نہیں لے جائی گئی تھی۔ گلی کے اندر ہی اندر دوسری جانب نکل گئی۔

◆

پام کے درختوں کے درمیان خیموں کی چھوٹی سی بستی تھی۔۔ شہر سے باہر سول [illegible] کی جیپ نے ادھر ہی کا رخ کیا تھا۔۔ خیموں کے درمیان پہنچ کر رک گئی۔۔ شاید یہ کوئی فوجی کیمپ ہی تھا۔ ڈرائیونگ والے فوجی نے جیمس سے کہا۔ "نیچے اترو۔" لیکن جیمس احمقوں کی طرح منہ پھاڑے بیٹھا رہا۔

فوجی ہنس کر بولا "تم گونگے بہرے ہو۔ کھیل ختم ہو گیا۔"

لیکن جیمس نے اپنی حالت میں کسی قسم کی بھی تبدیلی نہ ہونے دی۔

اتنے میں دوسرے فوجی نے کہا۔ "وقت ضائع نہ کرو۔ کرنل کو مطلع کر دو۔"

"ٹھیک کہتے ہو۔" ڈرائیور نے کہا اور جیپ سے اتر کر ایک خیمے میں چلا گیا۔

جیمس اسی طرح بیٹھا تھا اسی طرح بیٹھا رہا۔ ایک تو گونگے اور دوسرے آدمی کی صورت

ہ کاری کر رہا تھا۔ ساتھ ہی سوچ بھی رہا تھا کہ اگر انہی لوگوں کے بیچ مجھے جانا ہے تو
ہ زیادہ سے زیادہ بھاگ نکلنے کے فعل کو خود غرضی پر محمول کریں گے۔ لیکن اگر کوئی
ری غلطی سرزد ہوگئی تو گردن بے دریغ کٹ جائے گی۔۔!

تھوڑی دیر بعد، وہی خیمے سے برآمد ہوئے۔ فرو کر دیکھ کر دفعتاً اس کی چیخیں
نکل گئیں۔ یہ کرنل ڈونالڈ تھا، سیاہ فام لوگوں کے پیچھے کھڑا۔

"اب اگر بھی آئیے جناب۔۔ کرنل نے اردو میں کہا، اور جیمسن نے مجھے پیچھے
ں چھلانگ لگا دی۔۔!

"تم اگر اس طرح بھاگتے تب بھی ہمیں۔ کسی طرح وہاں سے نکال لائے جاتے"
رنل نے دوبارہ خیمے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ وہ بڑی مسرور تھا۔۔

"تو میں غلط نہیں بھاگا تھا۔۔!"

"بھاگے کیوں تھے۔۔؟"

"وہاں میرا بلڈ گروپ معلوم کرنے کیلئے خون لیا گیا تھا۔۔!"

"اس لئے تم وحشت زدہ ہو کر بھاگ نکلے۔۔!"

"کیا کرتا۔ جبکہ مجھے علم تھا کہ بلڈ گروپ معلوم ہونے کے بعد اگر میں اُن کے
لئے کار آمد ثابت ہوا تو میرا کیا حشر ہوگا۔ لیکن میرے خدا۔۔!"

"کیوں خاموش کیوں ہوگئے۔۔!"

"وہ کیری میرے قبیلے ہی رہ گیا۔۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ کرنل نے کہا۔ جوزف نے نکال دیا تھا۔ لیکن
تمہارا اس طرح بھاگ نکلنا مجھے پسند نہیں آیا۔۔!"

"اگر میرا گروپ اے سیاہ ہوتا تو شاید اس کی نوبت۔۔ آتی۔ وہ تو مجھے علم ہوگیا تھا
صرف خون ہی لینے تک بات رہ جائے گی۔ ورنہ میں تو ہسپتال کے اندر ہی سے
نکل بھاگنے کی سوچ رہا تھا۔۔!"

"خیریت خیر۔۔!"

"میرے باس کا کچھ پتہ چلا۔۔!"

"بخیریت ہے۔۔!"

"کک۔۔ کیا مطلب۔۔!"

وہ خیمے میں داخل ہو چکے تھے۔ کرنل نے اسٹول کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"بیٹھ جاؤ۔۔!"

"آپ بہت سنجیدہ ہو رہے ہیں لیڈی جینی۔۔" جیمسن تعمیل کرتا ہوا بولا۔

"ایسا ہی معاملہ ہے۔۔!"

"ہاں۔ آپ میرے باس کے بارے میں کچھ بتا رہے تھے۔۔!"

"وہ میجر صفدر کے ہتھے چڑھ گیا ہے! اور وہ دونوں مل کر تمہیں تلاش کرتے پھر
رہے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں دراصل صفدر کو میری تلاش ہے۔ اچھی طرح جانتا
ہے کہ تم اس کے آدمیوں کے ہاتھ نہیں لگ سکے۔۔!"

"تو اب آپ صفدر کے لئے کیا کریں گے۔۔!"

"فی الحال اسے سسپنس میں رکھنے کا ارادہ ہے! یہی مناسب ہوگا۔۔!"

"اور باس۔۔!"

"کسی کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ ظفر کے لئے اب کوئی خطرہ نہیں ہے
کیونکہ میرے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔ بس تمہیں تلاش کرتا پھرے گا۔ اور صفدر
اس کے توسط سے مجھ تک پہنچنے کی کوشش کرے گا۔۔!"

"تو آپ کا کیا پروگرام ہے۔۔!"

"ایک طویل سفر کا آغاز۔۔!"

"اوہ۔۔ تو آپ رنٹ ویلی کے جنگلات میں سفر کریں گے۔۔!"

کرنل نے سر کو خفیف سی جنبش دی۔ جیمسن پھٹی پھٹی سی آنکھوں سے اُسے دیکھتا رہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔؟"

"بے حد خطرناک جنگل ہیں۔۔۔!"

"میں نے بھی جغرافیے کی کتاب میں یہی پڑھا تھا"، کرنل نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"لیکن وہاں جا کر کرو گے کیا۔۔۔!"

"یہ وہیں پہنچ کر سوچوں گا۔۔۔!"

"بہرصورت کیا حکم ہے۔۔۔!"

"تمہاری جدائی اب پل بھر کے لیے بھی گوارا نہیں ہے۔"

"یس سر۔ کیا مطلب۔۔۔!"

"مطلب یہ کہ تمہارا باس سامان پیک کرے گا اور تم میرے ساتھ دھکے کھاتے پھرو گے۔"

"میرا قصور ڈیئر چیف۔۔۔!"

"تم بہت اچھے جا رہے ہو، میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں۔ اور جسے میں پسند کرتا ہوں اس کے لئے میری خواہش یہی ہوتی ہے کہ قبر میں بھی ساتھ لے جاؤں۔۔"

"مجھے جنگلات کا کوئی تجربہ نہیں ہے۔۔"

"مجھے سارا تجربہ ہے اور اتنا ہی کافی ہے۔۔۔!"

"اور مادام جولیانا کہاں تشریف رکھتی ہیں۔۔۔!"

"وہ یہیں رہے گی تاکہ صورتحال پر نظر رکھ سکے۔۔۔!"

"کیوں نہ مجھے اُلو پر نظر رکھنے کی ڈیوٹی پہ لگا دیا جاؤں۔۔"

"اس کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے۔۔۔!"

"آخر تم بھی کیوں اسے ٹرخانے کے پیچھے پڑے ہوئے ہو۔۔"

"فضول باتیں چھوڑو۔۔ اندازاً اس عمارت میں اور کتنے کمرے ہوں گے؟"

"پچیس۔ تیس۔۔۔!"

کرنل سر ہلا کر رہ گیا۔ جیمسن تھوڑی دیر خاموش رہ کر بولا۔ "کیا وہ تم سے بھی

دھاریدہ۔ آدمیوں میں تبدیل کر دیئے جائیں گے۔۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے" کرنل نے کہا۔ "اس گروپ کا مقصد ہی معلوم کرنے کیلئے میں یہاں بھیجا گیا تھا۔ وہ کاروں کے پیٹ کو گڑھا کر کے وہاں پہنچاتے ہیں۔ جلد ہی آپ معلوم کر لیں گے کہ کیا اسی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہاں کر کے ہی امتحان کے لئے جاتے ہیں۔۔!"

"وہ بڑی قیامت تھی۔۔" جیمسن ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"اگر میں وہیں جا رہا ہوں تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ لیکن تمہارا سامان لازم کرنا میرے بس سے باہر ہوگا۔ تمہیں مجھ سے دیر تک کام کر کے رکھنا ہوگا"

"تو کیا اب مجھے، ہر سلسلے میں سبب ہے۔۔!"

"کس سوچ رہا ہوں۔ فوجی مددی ہی اچھے جا سکتے ہیں۔۔"

"تو کیا یہ واقعی رحیمیوں کا کیمپ ہے۔۔!"

"یہاں تو سرحدی شیپنیز کا ایک دستہ ہے۔"

"اور یہ مختصر سفر ہوگا۔۔"

"یہی بات ہے۔۔ میں یہاں اس کی مدد کیلئے آیا ہوں۔۔"

"لیکن یہ تصور اب تک مجھے نہیں معلوم ہو سکا۔۔"

"جاؤ آرام کرو۔۔"

"یس سر۔ کہاں جاؤں۔۔!"

"تمہیں اُس خیمے میں پہنچا دیا جائے گا جہاں تیار کیا جا رہا ہے۔ دوسروں کے سامنے رنگ بدل کر صاحب بن رہے گے اور یہ نہیں بھولو گے کہ تم کرنل کے ملازم ہو۔۔"

"تو کیا یہ لوگ بھی آپ کی شخصیت سے واقف نہیں ہیں۔۔!"

"کرنل ڈی نادر ڈائی بی عظیم مشہور شخصیت ہے۔"

"مطلب یہ کہ وہ کرنل صاحب کی حیثیت سے آپ کو نہیں جانتے۔۔!"

"عمران صاحب کس چڑیا کا نام ہے۔۔!"

"واقعی۔ میں نے پہلے کبھی آپ کو ایسے موڈ میں نہیں دیکھا۔!"

"ایشیا اور افریقہ پر ڈونا ہونارڈوں کا راج ہے۔ عمرانوں کو کرنا ہی کیا ہے سوائے عمرانوں کا مصرف صرف یہ رہ گیا ہے کہ ڈونا ہونارڈوں کی سازشوں کا شکار ہوتے رہیں اور ان کا آلہ کار بنتے رہیں۔۔!"

"آپ بہت غصے میں معلوم ہوتے ہیں یور میجسٹی۔۔"

"اس لئے میں ڈونا ہونارڈ ہی کی حیثیت سے۔ بس چاہتا ہوں کہ وجہ ان کا احساس کمتری مجھے مجبور کئے دے رہا تھا۔۔!"

"اتنے میں یہاں کبھی نظر نہیں آئے۔۔!"

عمران نے کسی کو آواز دی تھی اور ایک سپاہی خیمے میں داخل ہو کر سیلیوٹ کیا۔۔!

عمران نے جیمسن کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ اسے سنگ ہیڈ کے خیمے میں پہنچا دو۔!

جیمسن بہت سی باتیں کرنا چاہتا تھا لیکن اس فوجی کی موجودگی۔ عمران سے صرف ہو سکا۔ چپ چاپ فوجی کے پیچھے چل پڑا تھا۔

سنگ ہیڈ سے مراد شاید جوزف ہی تھا۔۔۔ جیمسن کا اندازہ غلط نہ نکلا۔ اس خیمے میں جوزف ہی سے ملاقات ہوئی۔ جیمسن کو دیکھ کر اس نے دانت نکال دیئے وہ بھی فوجی وردی ہی میں تھا۔!

"بہت خوش نظر آ رہے ہو۔۔۔" جیمسن نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"برسوں کی آرزو پوری ہوئی مسٹر۔ اپنے دیس کی فضا میں سانس لے رہا ہوں۔۔!"

"پہلے کیوں نہیں آئے۔۔ کس نے باندھ رکھا تھا۔۔!"

"باندھ رکھا تھا۔ باس کی محبت نے باندھ رکھا تھا۔ شاید قبر ہی مجھے ان سے جدا کر سکے۔۔!"

"میرا دل نہیں لگ رہا۔۔!"

"تو یہاں دل لگانے نہیں آئے۔ میری اوقات سے۔۔!"

"مجھے اس علاقے کے بارے میں بتاؤ جدھر سفر کرنا ہے۔۔!"

"میں نہیں جانتا مسٹر کہ کدھر سفر کرنا ہے۔۔!"

"اس کیمپ میں عمران صاحب کی کیا پوزیشن ہے۔۔!"

"میرا باس ہر جگہ بادشاہ نظر آتا ہے۔۔۔"

"مطلب یہ کہ کاڈر کے مقابلے میں کیا حیثیت ہے اُن کی۔۔!"

"ان کے علاوہ اور کسی کا ڈر نہیں ہے۔ دوسرے صرف مشورہ دے سکتے ہیں۔ حکم باس ہی کا چلتا ہے۔۔!"

"تم لوگ جب یہاں آئے ہو کیا کیا کرتے رہے ہو۔۔!"

"پچھلے تین ہفتے سے چھان مارا ہے جنگلوں کو چھوڑ کر۔۔۔ آپ شاید کسی جنگل میں گھسنے کا پروگرام ہے۔۔!"

"کہیں کسی دشمن کی آہٹ تو نہیں آئی۔۔!"

"ابھی تک تو ایسا نہیں ہوا۔ لیکن میں خون کی بو سونگھ رہا ہوں۔ لاشوں پر منڈلانے والے گدھوں کو مژدہ ہو۔۔!"

"وہ تو ویسے بھی ہو گا۔ افریقہ بڑی طاقتوں کا اکھاڑہ بننے والا ہے۔ ساحل والوں کی دولت سے جو رقم حاصل ہو گی۔ خانہ جنگی پر صرف کی جائے گی۔۔!"

"تم نے یہ تبصرہ بڑی طاقتوں پر کیا ہے یا افریقہ پر۔۔" جوزف آنکھیں نکال کر بولا

"کسی پر بھی نہیں۔ میں نے تو حقیقت بیان کی ہے۔ دونوں بڑی طاقتیں اپنا فاضل اسلحہ اسی طرح ٹھکانے لگا رہی ہیں۔۔!"

"بس ختم کرو۔ میں اس سلسلے میں کچھ نہیں سننا چاہتا۔۔" جوزف ہاتھ اٹھا کر بولا۔۔!

حیرت تو بات ہی ایسی تھی۔ لیکن اب اُن دونوں کے درمیان یہ ٹھہری تھی کہ مرزا اس عورت کو تلاش کیا جائے جو فون پر اُن سے گفتگو کرتی رہتی ہے۔ سارے پچھلے دورے لاحاصل گزر رہے تھے۔ لیکن پھر نہ جانے کیوں اس پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ [illegible] ریلوے ٹرین [illegible] روزنامہ [illegible] تھے اور پھر وہاں سے ایک ہیڈ کوارٹر [illegible] کی تھی اور مرزا کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

ظفر نے مرزا کو یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ اس عورت سے مل چکا ہے۔

"ٹیلیفون سے کس طرح رابطہ کرو گے۔" مرزا نے کہا۔

"کیوں؟ تم نے تو کہا تھا کہ تم اُس سے فون پر رابطہ قائم کرتے ہو۔ فون نمبر کے ذریعے پتہ لگایا جا سکتا ہے۔"

"میں نے کبھی یہ کب کہا کہ میں رابطہ قائم کرتا ہوں۔" مرزا نے کہا۔ "دراصل حقیقت یہ ہے کہ وہی مجھے کال کرتی رہتی ہے۔ اور کبھی کوئی فون نمبر مجھے نہیں دیا۔"

"تب تو دشواری ہی ہوگی۔" ظفر کچھ سوچتا ہوا بولا "کیا اس شہر میں کوئی ایسی جگہ بھی ہے جہاں چڑھائی یا ریگستان ہو اور [illegible] میں ایک چھوٹی سی سرسبز وادی۔"

"بیشمار ایسی جگہیں ہوں گی۔" مرزا نے [illegible] کہا۔

ظفر نے پھر کچھ نہ پوچھا [illegible] اپنا سوال احمقانہ معلوم ہوا تھا۔

"ویسے میں تمہیں بتا دوں کہ میں یہاں اس عورت کی تلاش میں نہیں آیا ہوں۔" مرزا نے تھوڑی دیر بعد کہا [illegible] ڈرائیو کر رہا تھا۔

"میں نہیں سمجھا۔"

"بس تھوڑی سی تفریح چاہتا تھا۔" مرزا [illegible] بیٹھے

حسین حسین چہرے دکھائی دیتے ہیں۔"

"مجھ سے بڑی غلطی ہوئی۔" ظفر نے متفکر لہجے میں کہا۔

"کیسی غلطی۔"

"مجھے وہیں معلوم کر لینا چاہیے تھا کہ تمہارے پاس اس عورت کا کوئی فون نمبر ہے یا نہیں۔"

"[illegible] فکر نہ کرو۔ تمہاری تفریح بھی میرے ذمے۔ تم بہت اچھے دوست ثابت ہوئے ہو۔" مرزا ہنس کر بولا۔

"[illegible] مجھے شرمندگی ہے۔" [illegible]

"[illegible] چلو بھی [illegible] میں یاروں کا یار ہوں۔"

دوپہر کے کھانے کے لیے وہ ایک چھوٹی سی بستی میں رکے۔ سڑک پر [illegible] جگہ تھی۔ [illegible] طرف [illegible] اور [illegible] عجیب سی [illegible] ہوئی تھی۔

ایک صاف ستھرے ہوٹل میں لنچ کرنے کے لیے داخل ہوئے۔

[illegible] کمرہ [illegible] سے بھرا ہوا تھا۔ کوئی میز خالی نہیں تھی۔ [illegible] کے قریب ہی رک گئے۔

"پھر تو یہی ہوگا۔ کھڑے کھڑے کھاؤ۔" مرزا ہنس کر بولا۔

"کوئی فرق نہیں پڑتا۔" ظفر نے کہا اور [illegible] داڑھی والا آدمی دکھائی دیا تھا۔ جیسی ناک کے نیچے مونچھیں بھی تھیں۔ اتنی گھنی تھیں کہ ہونٹ بالکل نہیں دکھائی دیتے تھے۔ [illegible] کے ساتھ ایک [illegible] عورت بیٹھی تھی۔ خاصی خوبصورت اور شوخ [illegible] تھوڑی [illegible] زیادہ [illegible] وہ دونوں بھی اُن کے قریب ہی [illegible] ظفر کو ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اس آدمی کو پہلے بھی کہیں دیکھ

چکا ہو۔ پہلی ہی نظر میں شناسا سا لگا تھا۔ اسی لئے تو وہ اُسے دیکھتے ہی چونک اٹھا تھا لیکن وہ اس کی طرف توجہ دیئے بغیر اپنی ساتھی عورت سے باتیں کئے جا رہا تھا۔ وہ دونوں انگلش ہی میں گفتگو کر رہے تھے۔ مرد کا لہجہ بہت پائیدار تھا۔ اس کے مقابلے میں عورت کچھ زیادہ دلچسپی نہیں لے رہی تھی۔

"کیا رکھا ہے اس عورت میں۔ کیوں گھورے جا رہے ہو۔" مسرور نے آہستہ سے کہا

"وہم ہے تمہارا۔ میں تو نہیں گھور رہا۔" ظفر جلدی سے بولا۔

"ادھر وہ بڈھا آدمی اپنی ساتھی سے کہہ رہا تھا۔ تمہیں بہت جلد جلد بھوک لگتی ہے کہیں ہاضمہ خراب کر بیٹھنا۔۔!"

"زیادتی مت کرو۔۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔

"تمہارے بھلے کو کہہ رہا ہوں۔۔ حلق تک ٹھونس لیتی ہو۔۔ پھر کہتی ہو کہ طبیعت صاف نہیں۔۔!"

"بکواس مت کرو۔ تمہاری موجودگی کے فرائض ادا نہیں ہو سکتی۔ پتہ نہیں کس منحوس گھڑی میں تم سے ملاقات ہوئی تھی۔!"

"اچھا۔۔ اچھا۔۔ کیا کھاؤ گی۔۔!"

"اسٹیک۔۔!"

"ستّے درجن منگوا لو۔۔!"

"پھر تم نے میری خوش خوراکی پر طنز کیا۔"!

مسرور کی طلب کی ہوئی اشیاء آگئی تھیں اور انہوں نے کافی پینی شروع کر دیا تھا اور مسرور بھی بڑی دلچسپی سے اُس جوڑے کی گفتگو سن رہا تھا!

"کیا خیال ہے۔ یہ آدمی کہاں کا باشندہ ہو سکتا ہے۔" مسرور نے ظفر سے پوچھا

"کچھ کہہ نہیں سکتا۔ ناک کی بناوٹ تو عربوں جیسی ہے۔۔ لیکن مونچھیں۔۔ آہ بیچارے عربوں کو ایسی گھنی مونچھیں کہاں نصیب۔۔!"

"میرا خیال ہے کہ اس کی گاڑی ہمارے پیچھے پیچھے ہی آئی ہے۔" مسرور نے کہا۔

"میں نے تو توجہ نہیں دی تھی۔۔"

"مجھے دیکھتے ہی چونک کیوں پڑے تھے۔۔"

"میرا خیال ہے کہ مجھ سے یہ اضطراری فعل سرزد ہوا تھا لیکن کیوں؟"

"یہی میں بھی اتنی دیر سے سوچ رہا ہوں۔۔"

"عجیب بات ہے۔" مسرور سر ہلا کر بولا۔ "ایسے افعال اسی صورت میں سرزد ہوتے ہیں جب کوئی غیر متوقع بات سامنے آ جائے۔۔"

"کچھ کہہ نہیں سکتا۔" ظفر تشویش آمیز لہجے میں بولا۔ "نہ جانے کیوں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اسے پہلے بھی کہیں دیکھ چکا ہوں۔۔!"

"مگر یہ کہنا چاہتے ہو کہ شناسا سا لگ رہا ہے۔۔!"

"میرا خیال ہے۔ کوئی ایسی بات ضرور ہے۔ جس میں شناسائی کی جھلک ملتی ہے لیکن یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔۔!"

"کہیں یہ ہمارا تعاقب تو نہیں کر رہا۔" مسرور نے کہا۔

"خدا جانے۔۔!"

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔۔"

کھانے کا حساب بیباق کر کے وہ باہر نکلے۔ سورج غروب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد مسرور نے عقب نما آئینے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "دیکھو! اسی کی گاڑی معلوم ہوتی ہے۔۔!"

"اتنے یقین کے ساتھ۔ کہو۔ کیا تم اُن کی گاڑی پہچانتے ہو۔۔!"

"میں نے صرف اس کی گاڑی پر اشارہ نہیں کی تھی۔ جب تک وہ گاڑی میں بیٹھ گئے تھے۔۔!"

"اگر وہ بھی ہمارا تعاقب کر رہے ہیں تو کون ہو سکتے ہیں۔" ظفر نے پُر تشویش لہجے

پیچھے ہی کہا۔

" اور ہو۔ [illegible] نہ ہو۔۔۔

" کیا مطلب۔۔۔؟

" ہو سکتا ہے یہ بھی انہیں میں سے ہوں جنہوں نے [illegible] ساتھی کو غائب کر دیا۔

" اب وہ۔ میں بھی کسی پیچھے لگ گیا ہوں۔۔۔!

" لہٰذا ہوشیار۔۔۔ اگر یہ پیچھے لگے جائیں تو [illegible] جائیں تو۔۔۔!

" کیا مطلب۔۔۔ سمجھ کر میں [illegible] ہوں"!

" میں بھی نہیں کیا آپ چاہتے ہو۔۔۔ مسوما بولا۔

" ہو سکتا ہے اور بھی ہوں۔۔۔ کسی کار نیاں تو ہمارے پیچھے ہے"؟

" کچھ بھی ہو۔ ہمیں ان پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔۔۔!

" جیسی تمہاری مرضی! مجھے کسی طرح پیچھے نہ پاؤ گے"

" کوئی نہ ہیر پھیر کر کے گھیرا جائے۔۔۔!

" کسی جگہ رکو۔ اگر وہ لوگ بھی رکیں تو تصدیق ہو جائے گی کہ ہمارے ہی تعاقب میں ہیں۔ ہم پھر وہیں گھیر لیں۔۔۔

" سب سے سیدھا سا جواب کرنا ٹھیک ہے۔ مسوما نے [illegible] لہجے میں کہا۔

" مجھے تو نہیں لگتا کہ کہیں کوئی ایسی جگہ مل سکے۔ یہ سڑک بھی تو کشادہ نہیں ہے کہ دوسری گاڑیاں رکے بغیر ہم کہیں جگہ روک سکیں۔۔۔!

" ہاں۔ شاید۔ اب مرا راستہ ایسی کوئی جگہ مل سکے گی۔

" تو پھر سیدھے [illegible] چلو۔ اگر وہ تعاقب کرتے رہے تو دیکھ لیں گے۔۔۔!

" ٹھیک ہے۔ ایسا ہی کرتے ہیں۔۔۔! مسوما طویل سانس لے کر بولا۔ [illegible]

[illegible] آدمی کون ہو سکتا ہے۔

[illegible] کی جھلک سی کہیں محسوس کی تھیں۔ جب وہ عورت سے گفتگو کر رہا تھا تو اسے کچھ جانی پہچانی سی لگی تھی۔۔۔!

" کیا سوچنے لگے۔۔۔؟ مسوما نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

" کچھ نہیں۔۔۔ ظفر چونک سا پڑا۔ آخر یہ کسی قدر جانا پہچانا سا کیوں لگ رہا ہے۔ حالانکہ میں نہیں جانتا کہ کن لوگوں کے ہاتھوں ستایا گیا ہوں۔

" اوہ۔ ایک بات۔ کیا یہ تمہارے ساتھیوں میں سے بھی کوئی ہو سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں جو اور تم نے جان پہچان کی شناسائی محسوس کی ہو۔

" سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ میرے ساتھیوں میں نہ کوئی اتنا لمبا ہے اور نہ اتنا [illegible] دوسری قوموں کا ہے۔ ہمارے گروہ کے سبھی آدمیوں سے واقف ہوں"!

" سوال ہے شناسائی محسوس کرنے کا۔۔۔ ظفر بولا۔

" عجیب کہانی ہے یہ۔۔۔

[illegible] اچانک ظفر کو یاد آیا کہ غیر شعوری طور پر اس کا ذہن کس کی طرف جا رہا ہے۔ کیا یہ مشہور چینی جرائم پیشہ سنگ ہی ہو سکتا ہے؟ اوہ۔۔ [illegible] کی بناوٹ کی بنا پر اسے شناسائی محسوس ہوئی تھی۔ گھنی [illegible] کسی حد تک ملتے جلتے ہیں لیکن پیشانی، ناک اور [illegible] ویسی ہی چھوٹی چمکیلی آنکھیں۔

وہ سوچتا رہا۔ اس سلسلے میں مسوما سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ پتا نہیں [illegible]۔۔۔؟

" تم [illegible] سوچتے ہو۔

" یہ آخر کچھ دیر سے تم نے کیا ارادہ ہے؟ ظفر نے پوچھا۔

" کچھ نہیں۔ ڈاکٹر کے ساحل کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا [illegible] کہاں [illegible] میں۔ [illegible] ہی ہیں۔ کسی

اب ستی ہوٹل کی طرف چلتے رہا۔۔۔!

دوسری گاڑی اب بھی پیچھے لگی ہوئی تھی۔۔!

"تم دیکھ لینا۔۔۔" مسوا بولا "جہاں ہم ٹھہریں گے، وہیں یہ دونوں بھی قیام کریں گے۔۔"

"اچھا ہے۔ ہمیں ان پر نظر رکھنے میں آسانی ہوگی۔۔!"

مسوا نے قہقہہ لگایا اور بولا "کتنے مزے کی بات ہے کہ وہ ہم پر نظر رکھیں گے اور ہم ان پر۔ لیکن وہ عورت تو مجھے کوئی سرپھری [illegible] لگتی ہے۔۔!"

ظفر کچھ نہ بولا۔ وہ ایک ہوٹل کے سامنے رک گئے تھے۔ بدقت تمام ایک ہی کمرہ مل سکا۔

"چلو غنیمت ہے ورنہ پہلے سے ریزرویشن کرائے بغیر ان ہوٹلوں میں کمرہ نہیں ملتا۔۔۔" مسوا نے کہا۔

"لیکن وہ دونوں کہاں رہیں گے۔ میرا خیال ہے کہ باہر گاڑی کے پاس ہی ہیں۔ ابھی تک اندر نہیں آئے۔۔۔" ظفر بولا۔

"انھیں یہاں جگہ نہ ملے تب بھی وہ قیام کر سکیں گے۔ کیا تم نے تھوڑے ہی فاصلے پر وہ رنگا رنگ خیمے نہیں دیکھے۔۔۔!"

"تو کیا وہ خیمے بھی۔۔۔؟"

"جب اندر جگہ نہیں ہوتی تو وہ خیمے ہی کام آتے ہیں۔ ہمیں یہاں جگہ نہ ملتی تو ہم بھی یہی کرتے۔۔"

"اگر وہ واقعی ہمارا تعاقب کر رہے ہیں تو دوبارہ ضرور ملاقات ہوگی۔" ظفر نے لاپروائی سے شانوں کو جنبش دے کر کہا۔

وہ اس کمرے میں ہو لیے گئے جہاں انھیں قیام کرنا تھا۔

مسوا گھوڑے بیچ کر سویا۔ ادھر ظفر کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور رہی۔ کبھی جینی کا خیال آتا اور کبھی اس لمبے آدمی کا جس میں اسے سنگ ہی کی جھلکیاں نظر آئی تھیں۔

کیا وہ محض اتفاق تھا یا وہ سچ مچ ان دونوں کا تعاقب کر رہا تھا۔۔ تو پھر مقصد؟ کیا انہی لوگوں کا چکر ہے! لیکن یہاں تنزانیہ میں اگر وہ لوگ کچھ کرتے تھے تو ایسے ہنگامے کیا [illegible]۔۔؟ اس نے ابھی تک مسوا سے اپنے شبہے کا اظہار نہیں کیا تھا۔ [illegible] کے علاوہ۔۔ کچھ نہیں تھی۔ وہ ابھی تک اس کی طرف سے مطمئن نہیں ہوا تھا۔

شام ہوئی۔ اس نے لباس تبدیل کیا اور مسوا کو ساتھ لے کر باہر نکل آیا۔ یہاں تو شام کے ساتھ ہی فضا میں سردی گھل گئی تھی۔۔ [illegible] رہی تھی۔

ایک سایہ دار درخت کے نیچے اسے وہی گاڑی کھڑی نظر آئی۔ اور وہ دونوں اس گاڑی ہی میں موجود تھے۔ مسوا کے خیال کے مطابق شاید انھوں نے کہیں بھی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا وہ قیام کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔ [illegible] طرف سے نجانے کیا سوچ کر ٹہلتے ہوئے ان کی جانب جا نکلا۔ گاڑی کے [illegible] تھا کہ بہت ہی صاف ستھری اردو میں مخاطب کیا گیا۔

"[illegible] خاصا [illegible] رہے گا۔۔!"

وہ ایک جھٹکے کے ساتھ رک گیا۔ لمبا آدمی گاڑی سے نکلتا ہوا بولا۔ "ایسی کیا جلدی۔ ذرا رکیے۔۔!"

"جی۔ فرمائیے۔۔"

[illegible] لمبا آدمی بولا۔

"مجھے یقین ہے کہ تم نے مجھے پہچان لیا ہوگا۔ [illegible] کیا ہوتا ہے؟!"

"جی۔ نہیں تو۔ [illegible] سمجھا۔ پہلے ہم کہاں ملے ہیں؟"

وہ دوسرے جھنجھلا کر بولا "مجھے چڑانے کی کوشش کر رہے ہو۔ حالانکہ تمہارے [illegible] مجھے پہچان لیا ہے۔۔!"

"مجھے بے حد افسوس ہے کہ اس تعارف کے باوجود بھی میں آپ کو نہیں پہچان سکا۔۔"

"کیا تم تو [illegible] ظفر الملک نہیں ہو۔۔!"

"دوست فرمایا، یہی میرا نام ہے۔۔"

"عمران کے لئے کام کرتے ہو۔۔"

"وہ میرے دوست ہیں۔ ان کے لئے کام نہیں کرتا۔۔"

"کیا تم تنہا ہو۔۔"

"فی الحال تنہا ہی سمجھئے۔ میرا ساتھی جانے کہاں غائب ہو گیا ہے۔۔"

"جیمسن کی بات کر رہے ہو۔۔"

"جی ہاں۔۔" ظفر نے حیرت سے کہا۔ "کمال ہے۔ آپ سب کچھ جانتے ہیں۔"

"یہاں آنے کا مقصد۔۔"

"سیاحت۔۔"

"مختصر سا رناس کے ایک ڈپٹی ڈائریکٹر کے ساتھ۔۔"

"میں سمجھا نہیں۔۔"

"مسٹر کربو سو کی بات کر رہا ہوں۔ کچھ دنوں پہلے جیمسن بھی اس کے ساتھ دکھائی دیا تھا۔۔"

"میں اس کے بارے میں اتنا ہی جانتا ہوں کہ اس کا نام مسٹر [illegible] ہے۔ کسی بار راہ ملاقات ہوئی تھی۔ دوستی ہو گئی۔۔"

"عمران کہاں ہے۔۔"

"دہلی ہی میں ہوں گے۔۔"

"میں یقین نہیں کر سکتا۔۔"

ظفر الملک نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی۔ وہ آدمی اسے بغور دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بولا۔ "ہو سکتا ہے تمہیں اس کی موجودگی کا علم ہی نہ ہو۔"

"ممکن ہے۔۔" ظفر نے کہا۔ "لیکن ابھی تک آپ نے اپنا نام نہیں بتایا۔"

"تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ خواہ مخواہ جھٹلانے کی کوشش مت کرو۔۔"

دفعتاً کالی عورت نے جو کسی قدر نشے میں معلوم ہوتی تھی، گاڑی کے اندر سے پوچھا "وہ کس زبان میں گفتگو کر رہے ہو ڈارلنگ۔۔"

"فرانسیسی زبان میں۔۔" لمبے آدمی نے اسے جواب دیا اور ظفر سے بولا، "یہ جگرلین کمال کی عورت ہے۔۔"

ظفر نے لاپرواہی سے سر کو جنبش دی۔

"اگر یہاں تمہاری آمد کا مقصد محض سیاحت ہوتا تو تم اس کھوٹے کے ساتھ نہ دیکھے جاتے۔۔۔ کوئی عورت تمہاری ہم جلیس ہوتی۔۔" لمبے آدمی نے کہا۔ "مجھے علم ہے۔ میرے بھتیجے کے بارے میں تمہارے نزدیک تم سب سے زیادہ دلچسپ، فراخ اور خوش طبیعت ہو۔۔"

ظفر نے سوچا۔ اب اس سسپنس سے نکلنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے سنگ ہی اس پر روشنی ڈال سکے کہ انہیں یہاں کیوں بھیجا گیا تھا۔۔

دفعتاً وہ اسے آنکھ مار کر مسکرایا اور آہستہ سے بولا۔ "اچھا مسٹر سنگ ہی۔۔ تم کیا چاہتے ہو۔۔"

"دوستوں کا سراغ، میرے چچے اور کچھ نہیں۔۔"

"سچ میں نہیں جانتا، عمران صاحب کہاں ہیں۔۔"

"تم دونوں یہاں کیوں آئے ہو۔۔"

"یہ بھی مجھے نہیں معلوم۔۔ صرف ایک فرد سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہ بھی نہیں۔ اب اسی فرد سے ہمیں معلوم ہوتا کہ ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔"

"تو واپس کیوں نہیں چلے گئے۔۔"

"جیمسن کی بازیابی کے بغیر ممکن نہیں۔۔"

"کیا میں اس سلسلے میں کسی کام آ سکتا ہوں۔۔"

"شکریہ، مسٹر سنگ ہی۔۔ ہم آپس میں دوست تو نہیں ہیں۔۔"

• جس ملک میں تم لوگ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ وہاں مجھے پناہ مل سکتی ہو گی

• اگر اس [illegible] کو تمہاری حقیقت کا علم ہو جائے جو میرے ساتھ ہے، کیا ہو گا۔۔؟

• وہ تو ضرور ہے۔۔!

• میں نہیں کہتا۔۔!

• وہ اپنے محکمے کا وفادار ہے اور نہ ملک کا۔۔!

• خیر۔ خیر۔ تم میری کوئی مدد کر کے سرخرو ہو گے۔۔!

• تمہاری مرضی۔۔ سنگ ہی نے بڑا سا منہ بنا کر [illegible]۔

• لیکن میں ایک بات ضرور پوچھوں گا۔۔!

• گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔ [illegible]۔

• شکریہ۔ [illegible] نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا اور بیٹھ گیا۔ پچھلی سیٹ پر ٹیگر [illegible]۔ سنگ ہی نے دوسری طرف دیکھتا ہوا [illegible] بولا۔ وہ اب [illegible] پوچھنا ہے۔۔!

• [illegible]۔۔ تم تقریباً [illegible] کا پایہ پکڑ کر لٹکے ہوئے تھے۔ پھر کیا ہوا تھا۔۔؟

سنگ ہی نے زوردار قہقہہ لگایا اور بولا۔ [illegible]۔۔ میں نہیں جانتا کہ وہ مجھے اور اسے کہاں لے جاتا۔ لیکن پھر بھی [illegible] حالتوں میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔ اسی لئے نکل جانا بہتر سمجھا۔۔!

• تم تقریباً [illegible]۔۔!

• غیر یقینی حالات تھے۔ اس لئے [illegible] کسی نہ کسی طرح جان [illegible] چاہتا تھا۔ [illegible] کا پایہ تھا کہ کسی لمبے سفر کا سوال ہی نہیں پیدا ہو سکتا تھا۔

ٹ اس کہانی کے لئے عمران سیریز کا [illegible] ملاحظہ فرمائیے۔

• وہ جیسے ہی ایک عمارت پر سے گزرا میں نے پایہ چھوڑ دیا۔۔!

• ضرور چوٹیں آئی ہوں گی۔۔!

• زیادہ نہیں۔۔ عمارت کے سوئمنگ پول میں گرا تھا۔ البتہ اندھیرے کی وجہ سے بھی تھوڑی سی اذیت دی۔۔۔

• سوئمنگ پول کیسے نظر آ گیا تھا۔ غالباً یہ رات کی بات تھی۔۔!

• اس کے چاروں طرف روشنیاں کھلی ہوئی تھیں۔ بس زندگی تھی بچ گیا۔۔!

• تو تمہیں [illegible] ہو گئی تقریباً۔۔!

• [illegible] سب پیدا ہوتا۔۔!

• [illegible] زندگی ضروری ہے۔۔!

سنگ ہی نے ڈرائیونگ سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈال کر شراب کی بوتل نکال لی اور اسے منہ سے لگا کر دو تین گھونٹ لئے۔ پھر بوتل ٹیگر کی طرف بڑھاتا ہوا بولا۔ تم بیکار ہچکچا رہے ہو۔

• نہیں۔۔ زیادہ نہیں پیتا۔۔!

• [illegible]۔۔! سنگ ہی نے طنزیہ پوچھا۔

• شکریہ۔۔ تم نے مجھے [illegible] میں مبتلا کر رکھا ہے۔۔!

• [illegible] کچھ بات بتا دو ورنہ دشواری میں پڑ جاؤ گے۔۔!

• میں [illegible] تھا کہ وہ عمران کا خاص کارکن ہے۔

• کیسے مل گئے۔۔!

• [illegible]۔۔!

• [illegible] وہ [illegible] بیٹا ہے [illegible] کسی طرح بھی تسلیم نہیں کر سکتا کہ وہ تمہارے نام سے ناواقف تھا۔۔

• تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ سرکاری طور پر میری ٹوہ میں رہا ہو گا۔۔!

• سرکاری طور پر بھی اور غیر سرکاری طور پر بھی۔۔ میں تمہیں بتاؤں کہ وہ غیر

سرکاری طور پر زیرولینڈ کا ایجنٹ ہے۔۔۔

"خدا کی پناہ۔۔۔"

"بس ہوشیار رہنا۔۔۔ ابھی لئے اب اور شدت سے یقین ہو گیا ہے کہ میرا بھتیجا یہاں ضرور موجود ہو گا۔"

"مجھے تمہاری باتوں پر یقین کرنا ہی پڑے گا" ظفر نے پُر تفکر لہجے میں کہا۔

"کوئی خاص وجہ۔۔۔" سنگ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کیا

"بہت خاص۔ مس تمہاری طرف سے چوکنا ہو گیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ تم اور وقت ہی سے ہم دونوں کا تعاقب کر رہے ہو۔ میں تمہیں اس ہوٹل میں دیکھ کر چونک پڑا تھا۔ اس نے محسوس کیا تھا اور مجھ سے تمہارے متعلق پوچھا تھا کہ میرے رشتہ دار تو نہیں ہو۔ ایک بات اور محسوس کی ہے میں نے۔ وہ جاننا چاہتا ہے کہ ہم دونوں کے علاوہ اور کون آیا ہے ہم میں سے۔۔"

"تم نے دیکھا۔۔" سنگ انگلی اٹھا کر بولا۔ "وہ بھی محسوس کر رہا ہے کسی تیسرے کی موجودگی اور حقیقتاً وہ اسی تیسرے کے چکر میں ہے۔"

"تو پھر اب مجھے کیا کرنا چاہیے۔۔۔"

"اب پوچھی ہے تم نے قاعدے کی بات۔۔" سنگ کچھ سوچتا ہوا بولا "اس وقت وہ کہاں ہے۔۔۔"

"کمرے میں سوتا چھوڑ کر آیا ہوں۔۔"

"بس تو پھر اب مجھ سے الگ ہو۔۔۔ میں دیکھ لوں گا۔۔"

ظفر نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ اور نیچے اتر آیا پھر تیزی سے ہوٹل کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ لیکن اپنے کمرے کے دروازے پر آ کر رک جانا پڑا، کیونکہ مس دروازہ کھول رہا تھا۔۔

"ارے۔ تم کہاں تھے۔ کب گئے تھے۔" اس نے کسی قدر اضطراب کے ساتھ پوچھا

"وہ اسی لمبے آدمی کے چکر میں تھا۔۔"

"[illegible] مطلب۔۔؟"

"اس نے [illegible] کوئی خیر بھی حاصل نہیں کیا۔ ابھی تک گاڑی ہی میں بیٹھا [illegible] رہا ہے۔۔"

"بڑی عجیب بات ہے۔ لیکن تمہیں تب نہیں جانا چاہیے تھا۔۔"

"[illegible] تو کیا میں کوئی تماشا دیکھ رہا ہوں۔۔"

"بات نہیں مسٹر۔ یہاں کے لئے اجنبی ہو۔ لہٰذا کوئی اتنا دور تک کی نقل و حرکت [illegible] بے صورت کا تعاقب نہیں کر سکو گے۔۔"

"[illegible] میں سمجھ گیا۔" ظفر مسکرا کر بولا۔

"[illegible] کسی دیر پھیلے ہیں۔ چلو ذرا ساحل تک ہو آئیں۔ وہاں قریب کا منظر دیکھ کر خوش ہو جاؤ گے۔۔"

"[illegible] نہیں آئے گا۔ میرا ذہن اس لمبے آدمی میں الجھا ہوا ہے۔"

"[illegible] چھوڑو بھی۔۔ وہ ہزار آدمیوں کے ساتھ بھی ہو تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ [illegible]۔ [illegible] یہیں۔۔ اُدھر کے ایک ہوٹل میں بہترین چائے ملتی ہے۔"

"[illegible] نکلے۔۔ لیکن ابھی مارشل کی گاڑی نہیں دکھائی دی۔ [illegible] کسی طرف گئے تھے۔ اس نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا "تم نے [illegible] گاڑی کہاں دیکھی تھی۔۔"

"میں خود بھی حیران ہوں۔ اب تو کہیں نظر نہیں آ رہی۔۔"

"[illegible] مجھے پتہ کر کہاں جائے گا۔۔"

[illegible] لیسینڈ روڈ میں بیٹھے اور ساحل کی طرف روانہ ہو گئے۔

◆

دراصل یہ فرار کی میٹنگ تھی۔ اور عمران بحیثیت کرنل ڈوبا بار صدر نشین تھا۔ وہ سب مختلف رینک کے آفیسر تھے۔ اور سفر کے آغاز کا مسئلہ زیرِ غور تھا۔ ان کے درمیان ایک بڑا سا نقشہ پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"لیکن کرنل۔۔۔" آدمیوں میں سے ایک نے کہا۔ "جنگلوں سے نکل کر آنے والوں میں سے کوئی بھی اُن جگہوں کی صحیح نشان دہی نہیں کر سکا۔ جہاں وہ خبیث دکھائی دیا تھا۔۔۔"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔ اُن جگہوں پر نشانات موجود ہیں۔ جہاں عصمنگ پر آمد ہو کر ہم تک پہنچے ہیں۔۔" عمران نے کہا۔

"کیسے نشانات ہیں۔۔۔"

"یہی کہنا چاہتے ہو کہ آخر ان میں سے کس پوائنٹ کا انتخاب کرو گے؟" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں کرنل۔۔۔"

"اگر انہی میں سے کچھ لوگ ساتھ لے جائیں تو کیا بُرائی ہے۔۔۔"

"ان میں سے کوئی بھی اب جنگلوں کا رخ کرنے پر آمادہ نظر نہیں آتا۔ ہم کوشش کر چکے ہیں۔ زبردستی نہیں کی جا سکتی۔۔۔"

"تو پھر تمہاری دانست میں طریقِ کار کیا ہونا چاہیئے۔۔۔"

"اس کا فیصلہ مشکل ہے۔۔۔"

"ناممکن تو نہیں ہے۔ اچھا۔ میرے اردلی جوزف کو بلا دو۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد جوزف خیمے میں داخل ہو کر اٹینشن ہو گیا۔۔۔

"ادھر قریب آ جاؤ۔" عمران نے نقشے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "تم بھی تو کچھ بکے تھے۔۔۔"

"یس سر۔۔۔"

دوسروں کے چہروں سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ انہیں یہ بات پسند نہیں آئی لیکن وہ خاموش ہی رہے۔ جوزف نقشے پر جھک کر تھوڑی دیر تک کچھ دیکھتا رہا۔ پھر ایک جگہ انگلی رکھ کر بولا۔ "یہ گوما ہے۔ یہاں سے گوریلوں کی شکارگاہ شروع ہوتی ہے۔۔۔ میری دانست میں پیلیکن بی بیرٹ اسی جگہ سے قابلِ عبور ہو گا۔"

"یہ تو ہم بھی جانتے ہیں۔" ایک آفیسر جلدی سے بولا۔ لیکن جوزف بدستور نقشے کو گھورتا رہا۔ اس نے عمران کی طرف دیکھا تھا اور نہ اُس آفیسر کی طرف۔

"یعنی تم نے یہ بات اپنی ہی ذات تک محدود رکھی تھی۔" عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"جناب بات دراصل یہ ہے کہ وہیں سے یہ پھر جا بھی گئے۔۔۔"

"اس کا فیصلہ وہیں پہنچ کر کیا جائے گا۔۔۔"

آفیسر کچھ نہ بولا۔

عمران نے جوزف سے کہا۔ "اور کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔"

"گوما کے قریب ہی ایک قصبہ نیانڈا ہے وہاں ہمیں ایسے لوگ مل سکیں گے جو ہماری رہنمائی کر سکیں۔۔۔"

"تمہارا اشارہ شاید شکاری بل جیروم کی طرف ہے۔" ایک آفیسر بولا۔

"یس سر! بل جیروم اور اس کے مقامی ساتھی۔۔۔"

"بل جیروم بوڑھا ہو چکا ہے۔ ریٹائرڈ زندگی گزار رہا ہے۔۔۔"

"لیکن جناب۔ وہ ہمارے لئے مفید معلومات فراہم کر سکے گا۔۔۔"

پھر کوئی کچھ نہ بولا۔

عمران نے میٹنگ برخاست کر دی! جوزف اُس کے پیچھے پیچھے خیمے سے نکلا

اور اس کے خیمے تک چلا آیا۔۔۔

"اوہ آجاؤ۔" عمران اپنے خیمے میں داخل ہوتا ہوا آہستہ سے بولا۔

"مجھے حیرت ہے باس۔" جوزف نے کہا۔ "جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سب ہی جانتے ہیں لیکن انہوں نے تمہیں نہیں بتایا۔ یہ جرم بھی وہ مردود ہی ہے جو افریقہ کے جنگلوں کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہے۔"

"یہ تو میری سمجھ میں نہیں آسکے گا۔" عمران بولا۔

"بے فکر رہو! میں سب سے نمٹ لوں گا۔ لیکن وہ جوزف تو اصل میں خاموش رہا تھا۔ کچھ نہیں بول رہا تھا۔"

"کس کی بات کر رہے ہو؟" عمران چونک پڑا۔

"کیپٹن بنگاسی! کالی بھیڑ معلوم ہوتا ہے۔۔"

"کوئی ثبوت۔۔۔"

"میری چھٹی حس باس۔۔۔ تم ان لوگوں کو نہیں جانتے۔ میں جانتا ہوں۔"

"کیا اس کا بھی امکان ہے۔۔۔"

"کسی بھی امکان کو رد نہ کرو۔۔۔ جب سے آیا ہوں مجھے اپنے ملک میں گڑبڑ محسوس ہو رہی ہے۔۔"

"اچھی بات ہے تو اس پر نظر رکھنا۔ رہی یہ بات سو چکر میری کھوپڑی گھوم گئی ہے۔۔"

"فکر نہ کرو باس! سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

"تم ابھی تک اپنے لوگوں سے نہیں ملے۔"

"کیا کروں گا باس، شاید وہ بھی تمہیں ... ذرا سا چھوڑ کر گیا تھا۔ وہ مجھے کیا پہچانیں گے۔۔"

"تمہارا اپنا خاندان۔۔۔"

"تمہارے علاوہ اب میرا اور کوئی خاندان نہیں ہے۔۔"

"میں اندر آسکتا ہوں جناب۔" دفعتاً کسی نے باہر سے کہا۔

"آجاؤ۔" عمران بولا۔

ریڈیو آپریٹر اندر داخل ہوا۔ اور ایک پرچہ اس کی طرف بڑھاتا ہوا بولا۔ "آپ کے لئے ہلکی سی پیغام ہے جناب۔ لیکن ہم اسے ڈی کوڈ کرنے سے معذور ہیں۔"

"اوہ۔۔ اچھا۔۔ لاؤ۔۔"

عمران کو پرچہ تھما کر چلا گیا۔ کوڈ ورڈ میں جولیا کا پیغام تھا۔ جو نشر کیا گیا تھا۔

"دونوں کا دارالسلام سے آگے تک کوئی سراغ نہیں مل سکا ہے۔ یہاں لگ بھی رکھوا دیا ہے۔ بہت ہی معمولی میک اپ میں ہے۔ کم از کم میں تو پہچان ہی سکتی ہوں۔ وہ بے ساختگی کی وجہ سے ان سے جا ملتا تھا۔ دونوں بہت دیر تک آپس کی گفتگو میں مصروف رہتے تھے۔ پھر شور ہوتے ہی پھیلا گیا۔ اور ... کسی اور طرف نکل گیا۔۔"

عمران نے طویل سانس لی۔

"کوئی خاص خبر باس۔" جوزف نے پوچھا۔

"بہت ہی خاص۔۔ جیمسن کو بلا دو۔۔۔"

جوزف چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جیمسن کے ساتھ واپسی ہوئی تھی۔ عمران نے مسہری کی طرف اشارہ کیا۔ دونوں بیٹھ گئے۔

"ذہن پر اچھی طرح زور دے کر بتاؤ کہ تمہیں اس دوران میں کوئی ایسا آدمی تو نہیں ملا جس پر تمہیں شک ہی کا دھوکا ہوا ہو۔" عمران نے جیمسن سے سوال کیا۔

"نہیں۔۔ جناب! مجھے نہیں یاد پڑتا۔۔"

"جب یہاں پہنچے تھے۔ مطلب یہ کہ کھینچا تانی۔۔"

"جی نہیں۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ابھی تک ایسا کوئی آدمی میری

نظر سے نہیں گذرا۔۔!

"ٹھیک ہے۔" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ اور جوزف سے کہا۔ "اب کیپٹن بنگاسی کو بلواؤ۔۔!"

کیپٹن بنگاسی بھی تھوڑی دیر بعد پہنچ گیا تھا۔ لیکن اُس کی آنکھوں میں نیند کے آثار تھے۔ عمران نے اُسے کرسی پیش کی۔

"شکریہ جناب۔" وہ بیٹھتا ہوا بولا۔ لیکن مجسم سوال بنا ہوا تھا۔

"اس پوری بھیڑ میں صرف تمہاری آنکھوں میں مجھے ذہانت کی جھلکیاں ملی ہیں۔۔!"

"اوہ۔۔ نہیں جناب۔۔" وہ گڑبڑا کر بولا۔ "شش۔ شکریہ۔۔!"

"میں غلط نہیں کہہ رہا۔ تم کبھی کوئی رائے نہیں دیتے۔ لیکن تمہاری آنکھیں غور و فکر میں ڈوبی رہتی ہیں۔۔!"

"اب میں کیا عرض کروں جناب۔" وہ کھسیانی سی ہنسی کے ساتھ بولا۔

"شکاری پل جیرودم سے پوچھ گچھ کرنے سے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔۔!"

"کوئی مستقل چکر آنے سے پہلے ہی چھیڑنا چاہیے۔ اُس کا کوئی نہ کوئی ساتھی ایسا ضرور ہوگا جو ہمارے کام آسکے۔۔!"

"گڈ۔ تو بس اب صرف ہم چاروں ہی چلیں گے۔۔!"

"ہم۔۔ میں نہیں سمجھا جناب۔۔!"

"سنو! فوجی خواہ سادہ لباس ہی میں کیوں نہ ہو۔ اپنی چال ڈھال سے فوراً پہچان لیا جاتا ہے۔۔۔!"

"یہ بات تو ہے جناب۔۔!"

"دو چار لوگوں پر نظر رکھنا آسان ہے۔ اُن کے عادات و اطوار میں تبدیلی کی جا سکتی ہے لیکن پورے دستے پر اثر انداز ہونا ممکن نہیں۔۔!"

"ویسے کچھ بھی جناب۔۔ لیکن صرف چار افراد۔۔؟ دوسرے خطرات کو کیوں نظر انداز کر رہے ہیں۔"

"پیشہ ور مزدور۔۔ مہاندا میں ایسے مزدور بہت مل جائیں گے۔۔!"

"مشکل ہے جناب۔۔ میں نے سُنا ہے کہ کی گوما کے آس پاس والے گاؤں بھی خالی ہوتے جا رہے ہیں۔۔!"

"میں کچھ عرض کروں جناب۔" جوزف بول پڑا۔

"ضرور۔۔ ضرور۔۔" عمران نے کہا۔

"مہاندا سے کوئی بھی نہیں جائے گا۔۔ مزدور فراہم کرنا میری ذمہ داری۔۔ بنا جبر کے بھی بات چیت پہ آمادہ کر سکوں گا۔۔!"

کیپٹن بنگاسی اُسے گھور کر رہ گیا۔ عمران نے اُس سے پوچھا۔ "آپ کیا کہتے ہیں۔"

"میں انکار تو نہیں کر سکتا جناب! صرف خطرات کا احساس دلانا چاہتا تھا۔"

"بس تو تیار رہنا۔۔ ہم چاروں کسی وقت بھی نکل چلیں گے۔ دو مزدوروں کو سامان کا علم نہ ہونے پائے۔ ہم انہیں یہیں چھوڑ جائیں گے۔ اور سنو یہ ضروری ہے کہ ہم دور کے جنگلوں میں گھس پڑیں۔ فی الحال سفر کا مقصد صرف پل جیرودم سے ضروری معلومات حاصل کرنا ہے۔۔!"

"بہت بہتر جناب۔۔!"

"تو بس۔۔!"

کیپٹن بنگاسی چلا گیا۔ عمران جوزف سے بولا۔ "اب تم اُس پر نظر رکھ سکتے ہو۔ اگر وہ کسی سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرے تو فوراً گردن دبا دینا۔"

"اوکے باس۔" جوزف نے کہا۔ جیسے وہ بھی نکل چلا گیا تھا۔

"اب آپ فرمائیے جناب عالی۔" عمران نے جیمسن کو مخاطب کیا۔

"میں تو بے موت مارا گیا ہوں۔۔ وہ غلط کہہ رہا ہے۔۔ کوئی بیگار بھی تقابل نہ ہوگی۔"

"اطلاع ملی ہے کہ آپ کے شہزادے صاحب سنگ ہی کے چکر میں پڑ گئے ہیں!"

"گئے۔ کہاں۔۔؟"

"فی الحال ہوانزا میں ہے۔۔۔"

"لیکن یور ہائینس۔۔ یہ اس وقت کی بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔۔!"

"کونسی۔۔؟"

"جوزف کو بعد میں آپ نے جو ہدایات دی ہیں اُن سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کیپٹن لنگاسی پر کسی قسم کا شبہ کر رہے ہیں۔۔!"

"تمہارا خیال درست ہے۔۔!"

"تو پھر اُس سے اس قسم کی گفتگو کیوں کر ڈالی۔ پوری اسکیم بھی ہے، گویا"

"شبے کو یقین کی حد تک لے جانا چاہتا ہوں۔۔!"

"اور اگر یہ بات دوسروں تک پہونچ گئی تو۔۔؟"

"کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بس دیکھتے جاؤ۔۔!"

"مجھے کیوں طلب فرمایا ہے۔۔!"

"تم اپنے سے کیا کہنا چاہتے ہو۔۔؟"

"جو آپ چاہیں۔۔!"

"تم اب میرے ہی ساتھ رہو گے۔۔!"

"خوش نصیبی۔۔ لیکن آپ کو تماسیریس دیکھ کر گہرا صدمہ پہونچا ہے۔۔!"

"کیا مجھے سیریس نہ ہونا چاہیے۔۔"

جیمسن کچھ کہنے ہی والا تھا۔ جوزف بوکھلایا ہوا اندر داخل ہوا۔

"باس۔۔ باس۔۔۔ وہ لنگاسی۔۔!"

"کیا ہوا لنگاسی کو۔۔"

"وہ سچ مچ کسی اور کا آدمی ہے۔۔ ابھی ابھی میں نے چیک کیا ہے۔۔!"

"[illegible] کر سنبھال۔۔!" عمران نے سڑک کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"یہاں سے وہ سیدھا صاحب زادوں کی طرف گیا تھا، جوزف جیسا ہو لیا۔۔"

"[illegible] رفع حاجت کے بہانے۔۔۔ اُدھر ٹیلے کے قریب والی جھاڑیوں میں۔

میں بھی [illegible]۔۔۔ اور متحیر ہو گیا۔۔!"

"[illegible] رفع حاجت کرنے دیکھ کر۔۔" جیمسن بول پڑا۔

"[illegible]۔۔۔ جوزف بھاگا۔۔ عمران نے بھی ہاتھ اٹھا کر جیمسن کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

"وہ ٹرانسمیٹر پر کسی سے بات کر رہا تھا، اور جانتے ہو ٹرانسمیٹر کیسا تھا۔۔

[illegible] ساتھیں [illegible] جو اس کی جیب میں لگا تھا [illegible] دیکھتے ہیں۔ اس کی کیپ اتر کر نیچے گر گئی تھی اور جب والے حصے کو ہونٹوں کے قریب لا کر کسی سے بات کر رہا تھا۔"

"[illegible] بات کر رہا تھا۔۔"

"[illegible] جا رہا تھا [illegible] متعلق اور کچھ دیر تک ان کی ساری باتیں [illegible] نہیں۔۔!"

"ٹھیک ہے۔۔ لیکن یہ تو بتاؤ آخر تمہیں کس بنا پر اس پر شبہ ہوا تھا؟"

"[illegible] سامنے پہونچ کر ایسا بن جاتا ہے جیسے ادب اور احترام کرنے کے علاوہ اور کچھ جانتا ہی نہ ہو [illegible] نہ کسی کچھ کہتا ہے اور نہ پوچھتا ہے۔۔!"

"ٹرانسمیٹر پر کس کا نام لے کر مخاطب کیا گیا تھا۔۔؟" عمران نے پوچھا۔

"یہ نہیں بتا سکتا۔۔۔ اُس کے قریب اُس وقت پہونچا تھا جب وہ آدمی بات کر چکا تھا۔۔!"

"خیر دیکھیں گے۔" عمران سر ہلاتا ہوا بولا۔ "اب تم دونوں اپنے ٹھکانے پر

جاؤ ۔۔۔!

"میرا خیال ہے باس! اس کے سلسلے میں جو کچھ بھی کرنا ہے ۔۔۔ جلد کر ڈالو"

جوزف نے اُٹھتے ہوئے کہا ۔۔!

"ٹھیک ہے! میں دیکھوں گا ۔۔!" عمران ہاتھ ہلا کر بولا۔

وہ دونوں باہر چلے گئے ۔۔!

* * *

ظفر الملک نے تیراکی کے گھاٹ پر تہلکہ مچا دیا تھا۔ تیراکی کے ایسے ایسے کرتب دکھاتا کہ اس کے گرد بھیڑ لگ جاتی۔ [illegible] ہی اُن کا میزبان تھا لیکن [illegible] سے دوبارہ ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ مسوا کی تیز نظریں ہر وقت اُس کی تلاش میں رہتیں۔ یہاں، اس وقت وکٹوریہ کے اُس ساحل پر بھی جہاں تیراکی ہوتی تھی، سنگ ہی کی تلاش تھی۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی اصلیت سے واقف نہ ہو۔ لیکن ظفر کے نامعلوم ساتھی کی حیثیت سے وہ اس کے لئے اہم تھا۔ شاید وہ اسی غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا تھا کہ وہ ظفر کا نامعلوم ساتھی ہے جس کی اُسے تلاش تھی اور شاید وہ دُور رہ کر اُن دونوں کی نگرانی کر رہا ہے۔

مسوادات تنہا بھی نہیں تھا۔ اُس نے اپنے کئی آدمی تعاقب پر لگا رکھے تھے جو یہاں بھی اس کے آس پاس ہی موجود تھے۔ لیکن ظفر کو اس کا علم نہیں تھا۔ وہ تو تیراکی کے کرتب دکھانے میں لگا ہوا تھا۔ بالکل کسی ڈولفن مچھلی کی طرح پانی کی سطح سے اوپر اچھلتا۔ لہرا کر جسم کو چکر دیتا ہوا پھر پانی میں آ رہتا۔ ایک لڑکی خصوصیت سے اُس کے گرد چکر لگا رہی تھی۔

[illegible]

کیا تعارف تھا۔۔ [illegible] دیا۔

[illegible] وہ مجھے [illegible]۔

بڑی عجیب بات ہے وہ اس طرح کیوں بن گئی۔

اگر مجھے تمہارے ساتھ نہ دیکھتا تو [illegible] ضرورت [illegible] ہے۔۔

[illegible] بات ہے۔

اور میں [illegible]

[illegible] میری زبان سے [illegible] گئے۔

پھر تو [illegible] گئی ہو۔

چھوڑو بھی۔ [illegible] رکھا ہے۔۔ ہم [illegible] جاتے ہیں۔۔ کل تو [illegible] اور میں کہیں۔۔۔

ظفر [illegible] اس لڑکی سے [illegible] بھی دلچسپی نہیں [illegible] جلد سے جلد ہوٹل پہنچنا چاہتا تھا۔ [illegible] سے پیچھا چھڑا کر ہوٹل پہنچا [illegible] کمرے کی کنجی [illegible] تھوڑی دیر بعد [illegible] نے [illegible]

[illegible] دوسری طرف سے [illegible]

ہاں۔ ظفر ہی بول رہا ہوں۔ [illegible]

[illegible] تمہارے ساتھی نے [illegible] بہت مجھے [illegible] کی کوشش کی تھی۔

کب۔۔ کہاں۔۔؟

[illegible] کے قریب۔۔

[illegible]

[illegible] ساتھیوں میں سے تین زخمی ہوئے اور دو مر گئے اور وہ خود اس وقت میری قید میں ہے۔۔

[illegible]

[illegible] چھوڑ دو۔ [illegible] سامان وہیں چھوڑ دو۔ صرف اپنے [illegible]۔۔

نکل کر جاؤں کہاں۔۔؟

میرے پاس آجاؤ۔۔

تم کہاں ہو۔۔؟

[illegible] کا طریقہ [illegible] لڑکی سے کہنا مجھے مسٹر دیلی [illegible] ملنا ہے۔۔

[illegible] بات۔ ظفر [illegible]

[illegible] بات۔ جلدی کرو۔

[illegible]

اور [illegible] بڑی [illegible] سے سنگ ہی کے منصوبے پر عمل کیا تھا [illegible] کا تعلق سنگ ہی سے ہے۔ [illegible] کے ساتھ [illegible] خود بخود [illegible] گیا تھا۔

ساحل تک پہنچنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ [illegible] کے نیچے [illegible] رہی تھی۔ [illegible]

[illegible] وہ [illegible]

وہ۔۔۔ جی۔۔۔ مجھے مسٹر دیلی کے پاس لے چلو۔

"میں بھی [illegible] صحیح نہیں بتایا تھا [illegible] ظفر ہے۔"

"ظفر [illegible] یاد رہے گا [illegible] نام [illegible] ظفر [illegible] اچھا ہے۔"

وہ [illegible] سے [illegible] نکل گئے تھے۔ پھر کچھ دیر بعد گاڑی ایک [illegible] کی [illegible] ایک بڑی سی عمارت تھی۔ [illegible] ظفر [illegible] مسٹر ولیسن [illegible]

[illegible]

[illegible] ہو گا [illegible] ایک [illegible] ایک [illegible] کا چچا [illegible] تھا۔

[illegible] کی طرف دیکھا [illegible] پھر [illegible]

[illegible] ظفر [illegible] جیسے [illegible] کی طرح [illegible]

[illegible] وہیں [illegible] تھا [illegible]

[illegible] تھی۔ [illegible] وہاں [illegible] تھی۔

"[illegible] اعتراف کر لیا [illegible]"

"اعتراف کر لیا ہے [illegible]!"

[illegible] ساتھی [illegible] ہے جو تم سے [illegible] پوشیدہ رکھا [illegible]

"[illegible] اعتراف کیسے کر لیا؟"

[illegible] تم [illegible] مجھے اچھی طرح نہیں جانتے [illegible] لگے [illegible]

[illegible] کچھ ایسی ہی بات تھی [illegible] ظفر چونک کر [illegible] دیکھنے لگا۔!

"مسٹر ولسن [illegible] اوہ [illegible] اچھا [illegible] چلو [illegible]" اس نے کہا اور [illegible] سامان سمیٹنے لگی۔ لیکن ظفر سوچ رہا تھا [illegible] مسٹر [illegible] کی [illegible] اس کی جگہ [illegible] ہو [illegible] نہیں [illegible] قریب [illegible]

لڑکی اسے ایک سپورٹس کار تک لائی۔ ظفر نے [illegible] سٹیئرنگ [illegible] دروازہ کھولا۔

"شکریہ [illegible]" وہ سیٹ پر بیٹھتی [illegible] مسکرائی۔ ظفر [illegible] دوسری سمت [illegible]

"[illegible] نام بتایا تھا [illegible] لڑکی نے [illegible] اشارہ [illegible]

[illegible] وہ [illegible] بتایا تھا [illegible] یاد نہیں۔"

[illegible] گاڑی حرکت میں آ گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد [illegible]

"[illegible] دیا تھا [illegible] لیکن [illegible] تمہارے متعلق [illegible] سوچ رہی تھی [illegible] تم بہت خوبصورت ہو [illegible]"

"[illegible] تمہیں وہ [illegible] مجھے [illegible]"

"اچھا [illegible] گا۔"

"[illegible] نہیں دیکھا۔"

"[illegible] نہیں دیکھی۔"

"[illegible] تب بھی [illegible] مجھے [illegible] طرف [illegible]"

"[illegible] اچھی بات ہے [illegible] میں [illegible]

[illegible] گا۔"

"[illegible]"

"اور اب تم مجھے بتاؤ گے کہ عمران کہاں ہے؟"

"تو گویا تم دوست نہیں دشمن ہو۔ [illegible] کا موقع بھی مل گیا۔"

"جو دل چاہے سمجھو۔ اب مجھے بھی عمران کی تلاش ہے۔"

"خوب مسٹر سنگ۔ اگر جانتی تو اب تک نہ بتاتی۔ تم مجھے کیا سمجھتے ہو۔"

ان دونوں کے درمیان اردو ہی میں گفتگو ہو رہی تھی۔ سنگ نے کہا۔ "اگر تمہیں علم ہوگا تو یقینی طور پر اگل دو گی۔"

"میں نہیں جانتی۔۔۔"

"نہ بتانے پر مار بھی کھاؤ گی۔ اور لڑکی بھی ہاتھ سے جائے گی۔۔۔"

"اوہ۔۔۔ لڑکی۔۔۔ مجھے اس کی پروا نہیں ہے۔۔۔"

"لڑکی کی پروا [illegible] کرو گی۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔؟"

"اگر تمہیں لڑکی کی پروا نہیں ہے تو پھر تمہیں مرد ہی نہیں سمجھتا۔۔۔"

"بہت سمجھو۔۔۔"

"میرا خیال ہے کہ [illegible] کے بعد تم بے دریغ [illegible] کر دو گے۔۔۔ ٹھہرو۔۔۔ تم میرے ساتھ۔۔۔"

"نہیں۔ میں اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتا۔"

"کیوں۔۔۔ کیا [illegible] ہے۔۔۔"

"میں مناسب نہیں سمجھتا۔ وہ میرے ساتھ بہت [illegible] زیادتی کر رہا ہے۔"

"اگر تم مجھے مجبور کرنا چاہتے ہو تو کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرو۔۔۔"

ظفر نے سوچا۔ بڑے پھنسے۔ پتہ نہیں یہ [illegible] کیا چاہتا ہے۔ وہ سوچ بھی نہ سکا تھا کہ سنگ کا رویہ اس طرح بدل جائے گا۔

اسے جلد ہی اسی کمرے میں دھکیل کر دروازہ بند کر دیا گیا جہاں مسز [illegible] تھی۔

[illegible] پڑ رہا تھا۔ اس کے جسم پر صرف ایک انڈرویئر تھا اور دوسرے جسم تک [illegible] ہو رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے کسی درندے نے سارا جسم بھنبھوڑ کر رکھ دیا ہو۔

[illegible]

"[illegible]۔۔۔ مسز [illegible] [illegible] کر دیا۔"

"[illegible]۔۔۔ کیسے ہوا۔۔۔؟"

"[illegible] کوئی [illegible] ہے۔۔۔ [illegible] جاتا ہے تو زندگی [illegible] میں [illegible] نہیں کر سکتی اور وہ مجھے کاٹتا [illegible] جھنجھوڑتا رہتا ہے۔"

"[illegible]۔۔۔ کون۔۔۔"

"[illegible]۔۔۔ یقین۔۔۔ تم تو صحیح و سالم ہو۔"

"[illegible] جب بھی اس کے ہاتھ لگ گیا ہوں۔ اور وہ بھی [illegible] میرے [illegible] کے بارے میں پوچھ رہا ہے جو میرے علاوہ [illegible] ہے۔۔۔"

"[illegible] بھی۔۔۔ نہیں مجھے کیا معلوم۔۔۔ تم جانو۔۔۔ میں نہیں بتاؤں [illegible] زیادہ بہتر ہوگا۔۔۔ وہ [illegible] کی طرح [illegible] ہے۔"

"[illegible] کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔"

"[illegible] اصل معاملے کی [illegible] معلوم کرنا ہے؟"

"معلوم ہو گیا ہے۔۔۔!"

[illegible] اس عورت کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں [illegible] ہم یہاں آئے تھے۔۔۔"

"[illegible] کام کیا تھا۔" ظفر نے پوچھا۔

"[illegible] یہ پوچھتا رہا تھا کہ [illegible] لڑکے کے علاوہ اور کس [illegible] حاصل کر رہا ہوں جنگل۔۔۔"

[illegible] ہوتے تھے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کھانا [illegible]

[illegible]

[illegible] علم [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] اپنے [illegible]

[illegible] مجھے [illegible]

[illegible] گا [illegible]

[illegible] سے بس جاتے ۔

[illegible] کسی [illegible]

[illegible]

جہاں اس کا ریکارڈ محفوظ ہو ۔

[illegible]

[illegible] سکتی ہے ۔

[illegible]

[illegible] عورتوں کی طرح [illegible]

[illegible] کا تعلق [illegible]

[illegible] بہت [illegible]

[illegible]

[illegible]

"میری مجبوری ہے۔ کسی طرح خاموش نہیں رہ سکتا۔۔۔"

"دیکھو بھائی سوما، میری حیثیت بھی کچھ تبدیل ہو گئی ہے۔ مجھے اب کوئی [illegible] تمہارے [illegible] تلاش کرتا پھروں۔۔۔"

سوما خاموش ہو گیا۔ اس کی زبان بند تھی لیکن آنکھیں [illegible] ان سے تکلیف کا احساس نمایاں تھا۔

ظفر سوچ رہا تھا آخر وہ جدید سنگھ کے حلقے میں کیوں آ گیا۔ اور اب اس کا رویہ کیا ہونا چاہیے۔

دفعتاً دروازہ کھلا اور سنگھ مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا ایک ماؤزر تھا۔ سوما اسے خوفزدہ نظروں سے دیکھتا رہا۔

"یہ دیکھو! تمہارا ماؤزر نہیں ہے؟ کیا اب بھی تمہیں اس سے انکار ہے کہ تم ریڈ لیبیز کے ایجنٹ ہو۔۔۔"

سوما کچھ نہ بول سکا رہ گیا۔ سنگھ ظفر ملک کی طرف مڑا۔ جسے وہ تیز نیلی آنکھوں سے گھور رہا تھا۔ پھر بولا۔ "تم نے بہت اچھا کیا کہ میری حیثیت سے آگاہ کر دیا۔۔۔"

"وہ۔۔۔ دراصل۔۔۔ میں۔۔۔ میں۔۔۔"

"خاموش رہو۔" یہ کہہ کر وہ سوما کی طرف گھوما۔

"اپنا کوڈ نمبر اور [illegible] کا کوڈ بتاؤ۔۔۔!"

سوما سختی سے ہونٹ بھینچے بیٹھا رہا۔

"نہ بتانے کی صورت میں مار ڈالا جائے گا۔ اور اس سے میرا کوئی نقصان بھی نہ ہو گا۔۔۔!"

"بتا دو۔ کیوں جان لینے پہ تلے ہو۔۔۔" ظفر بول پڑا۔

"میں نے کہا تھا کہ تم خاموش رہو۔" سنگھ غرایا۔

ظفر نے دیکھا کہ سوما بہت آہستہ آہستہ کچھ کہہ رہا ہے۔ پھر وہ تیز تیز [illegible]

اچانک وہ ظفر سے بولا۔ "تم مجھے معاف کرو۔۔۔ میں دشمن نہیں ہوں تم مجھ سے بھی [illegible] سمجھتے۔۔۔"

"افسوس تو یہ ہے کہ تم اپنی قوم کو دھوکہ دے کر بین الاقوامی [illegible] کے ہاتھ بک گئے ہو۔۔۔"

"میں نے جو کچھ بھی کیا ہے اپنی قوم کے مفاد میں کیا ہے۔ قوم کا مفاد اسی میں ہے کہ [illegible] طاقتوں کے کسی جماعت کا ساتھ دے۔۔۔"

سنگھ کے ہونٹ بھنچ گئے اور وہ بولا۔ "یہ چوہے۔۔۔ بڑی طاقتوں کے مخالف! تم [illegible] سفید بالوں والوں کو اس طریقے سے ملک باہر کر دو گے۔۔۔"

"بس۔۔۔" سنگھ دھاڑ کر بولا۔ "بکواس بند کرو۔۔۔ اپنا کوڈ نمبر بتاؤ! بتاؤ۔۔۔"

"اب۔۔۔! میں دس تک گنوں گا۔۔۔"

ظفر [illegible] لیکن اس دھمکی نے بھی سوما پر کوئی اثر نہ ڈالا۔ [illegible] خاموش رہا تھا۔

"[illegible] میں تمہیں مزید مہلت دیتا ہوں۔۔۔ اس کے بعد۔۔۔" سنگھ [illegible] کی طرف مڑ گیا۔

[illegible] پیچھے تھے اور جو یا افسر [illegible] کی تلاش [illegible] کے علاوہ اور کسی مقامی آدمی کو عمران نے ساتھ

[illegible]

جوزف نے اسے [illegible] موقع نہیں دیا تھا۔ [illegible]

[illegible]

آپ [illegible] جناب [illegible]

پھر تھوڑی ہی دیر بعد انہوں نے ایک خبر سنی [illegible] ہوا میں پھیل رہی تھی۔ کسی [illegible] جلدی انہیں بھی معلوم ہو گیا [illegible]

[illegible]

[illegible] عمران نے خیمے کی طرف اشارہ کیا... وہ چلی گئی۔ [illegible]

معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔"

"ٹھیک ہے ... تم دونوں جاؤ۔"

دفعتاً خیمے کے دروازے سے جولیا کی آواز آئی: "میرے پاس [illegible] سے متعلق بھی اطلاع ہے۔"

عمران نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور ان دونوں سے بولا "تم لوگ جاؤ، اپنے خیموں میں جاؤ۔"

جولیا [illegible] اس نے جلدی جلدی کہنا شروع کیا [illegible] کے متعلق [illegible] تھا [illegible] آپ بھی [illegible]

[illegible] سے کرو۔"

"ظفر [illegible] عمارت [illegible] سنگ [illegible] دراصل [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] گئی۔ عمارت ایک [illegible] نہیں ہوگا"

"اسے کیا [illegible]"

"تفصیل [illegible] عمارات [illegible] گھیر لیا۔"

[illegible] کے لیے اسے [illegible]

"تم کیا جانتی تھیں [illegible]"

[illegible] وقت [illegible] ظفر کیا [illegible]

[illegible] کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔"

"میں نے [illegible] نہیں کہا تھا۔"

[illegible] معلوم کرنا ضروری تھا کہ سنگ ہی [illegible]

[illegible] تیار کی تھیں۔ خیر میں دیکھتا ہوں۔ چلو بتاؤ وہ عمارت کہاں ہے۔"

[illegible] کے پاس دو [illegible] تھیں۔ ایک [illegible] اور [illegible] تھے ... اور دوسری میں [illegible]"

"تمہیں [illegible] تم نے کیا [illegible] ..." جولیا نے پوچھا۔

[illegible] کرکے اس کا [illegible] معلوم کیا جاتا ہے۔ [illegible] سے [illegible] بھاگ نکلا تھا۔ اس نے [illegible]

[illegible] جاتے ہیں۔"

"[illegible] ... یہ [illegible] گئے ..."

"ہاں [illegible] یہ [illegible] رہا ہے۔ اچھا۔ تم وہ [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] جاؤ گی۔"

"میں بھی یہی چاہتی ہوں ... [illegible] نہ رہا۔ [illegible] سے [illegible] وعدہ کرو [illegible] قدم نہیں [illegible]

"میں ایسا کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔"

"[illegible] مطلب ..."

[illegible] کچھ سوچنے [illegible] موقع ہی نہیں [illegible]

[illegible] تمہارا ساتھ نہیں چھوڑ سکتی۔"

[illegible] نہیں [illegible] گا۔"

"[illegible] ... دوسرا [illegible] [illegible] کھینچا۔

[illegible] میں پڑنے سے [illegible] رکھوں۔"

عمران نے [illegible] سانس لی ... اور [illegible] سے [illegible] لیے۔ ٹھیک [illegible]

[illegible] وہ دیکھو [illegible] کا سلسلہ ہے ... [illegible]

[illegible] عمارت [illegible] اسی ٹیلے کے پیچھے ہے۔"

عمران نے گاڑی سے [illegible] مکان [illegible] گاڑی [illegible] رکھ [illegible] تھا۔۔۔ [illegible] کی ایک گاڑی بھی قریب ہی [illegible]

عمران نے [illegible] سے کہا [illegible] جاؤ اور وہیں ہماری واپسی کے منتظر رہنا۔۔

[illegible] نہیں کھاتا [illegible]

[illegible] بیٹھ رہے تھے۔

[illegible] گاڑی میں بیٹھو! [illegible]

[illegible] گئی ہو [illegible]

[illegible] اور تیر [illegible]

[illegible] سمجھ گیا [illegible]

یس سر۔۔

[illegible] خطرناک [illegible] نے اندازہ لگایا ہوگا کہ وہ کون ہو سکتا ہے؟

میں [illegible] نہیں جانتا جناب۔۔

[illegible] آدمیوں کو ختم کر دیا اور [illegible] کے ہاتھوں زخمی ہو کر ہسپتال میں پڑے ہوئے ہیں۔۔

ہاں۔۔ لیکن [illegible] اس سے کیا ہو سکتا ہے۔۔۔

میرا ایک [illegible]

میں سمجھتا ہوں جناب۔۔!

تمہارے پاس [illegible] کا [illegible] اجازت نامہ موجود ہے

لیس سر۔۔!

بس تو پھر بیٹھو گاڑی میں۔۔!

جوزف کی بجائے عمران نے اسٹیئرنگ وھیل سنبھالا۔ اور گاڑی کھیتوں کی [illegible] روانہ ہو گئی۔ جوزف پچھلی سیٹ پر چلا گیا تھا۔ ٹنگاسی عمران کے برابر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے کنکھیوں سے دیکھا [illegible] ٹنگاسی کی جیب میں موجود تھا۔ وہ اُسے چھپانے کی کوشش نہیں کر رہا تھا۔۔ گاڑی کھیتوں کے درمیان [illegible] کشادہ راستے پر مڑ گئی۔

ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہو۔۔! عمران نے کہا، اور [illegible] دونوں کے ہولسٹروں سے اعشاریہ چار پانچ کے ریوالور نکل آئے۔

[illegible] کے قریب پھر [illegible] مڑا۔۔ اور عمارت سامنے ہی دکھائی دی۔۔۔۔

عمران نے [illegible] پر مزید دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔ ہم [illegible] کی ضرورت نہیں ہے۔۔!

اور پھر وہ [illegible] ثابت ہوا تھا۔ عمارت [illegible] کھلا [illegible] بھی موجود تھی اور اس کا [illegible] پھول [illegible] تھا۔

وہ لمبا آدمی کہاں ہے؟ عمران نے اس سے سوال کیا۔۔

وہ۔۔ وہ۔۔ تو کہیں گیا ہوا ہے۔۔

کب۔۔؟

[illegible] پہلے جناب، اگر میں نہیں کہہ سکتا۔۔

وہ کہاں ہے۔۔ عمران نے [illegible] سے پوچھا۔ جب تم [illegible] تھیں!

[illegible] نے کہا۔ اس کے چہرے پر پریشانی [illegible] نہیں تھے۔۔!

پوری عمارت کی تلاشی لو۔۔ عمران نے جوزف اور ٹنگاسی سے کہا۔

[illegible] سے جب [illegible] ہکلایا۔ میں ایک [illegible] عورت [illegible]

کر کے اُنگلی سے ایک نمبر گھمایا۔ [illegible]

فون میں [illegible] چاہو تو دیکھ سکتے ہو۔

[illegible] ٹھہر [illegible]

[illegible] تھا [illegible] چاہتے ہو [illegible]

نے [illegible] تھا۔ [illegible]

[illegible] کے [illegible] پر اعتبار نہیں کر

سکتے [illegible] وہ [illegible]

عمران تھا [illegible] سکوڑ کر رہ گیا۔

[illegible] جو کچھ بتا رہا ہے اُس نے [illegible] کچھ بھی جانتا [illegible]

[illegible] آدمی ہے [illegible] سے [illegible]

چاہتا ہے [illegible] ہے۔

[illegible] کہا۔

اور [illegible] بھی کیا ہے۔

[illegible]

[illegible] کر [illegible]

اوہ [illegible] کالا [illegible] کیا [illegible]

معاملہ [illegible] سے [illegible]

اور دوسرا [illegible] کے ساتھ [illegible] تھا۔

وہ ٹھیک ہے۔ اس پر اُس نے [illegible]

[illegible] کی طرف سے ایک فائر ہوا [illegible] دھم سے فرش پر [illegible]

عمران نے [illegible] کے لئے ایک طرف [illegible] لگائی تھی [illegible]

[illegible] دروازے کی طرف جھپٹا۔

[illegible] کی [illegible] تھی۔

کیا ہو رہا ہے؟

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گیا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

* * *

[illegible] سے [illegible]

[illegible] کبھی کبھی [illegible]

[illegible] اجازت [illegible]

کیا بات ہے [illegible]

[illegible] کوئی [illegible] کال کر رہا ہے [illegible] کوڈ نمبر [illegible] بغیر

جب کوڈ نمبر نہیں بتا رہا تو تم نے کیسے سمجھ لیا کہ وہ کال [illegible] سے ہے؟

[illegible] طرح [illegible] کر رہا ہے [illegible]

"اوہ۔۔۔" وہ سیدھی کھڑی ہوتی ہوئی بولی "اچھا چلو دیکھ لیتے ہیں۔"

وہ اُس کے ساتھ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچی جسے [illegible] بار [illegible] تھا۔

ایک آدمی ٹرانسمیٹر کا ہیڈ فون چڑھائے بیٹھا تھا۔ پورشیا نے اُس سے کچھ پوچھا۔ جس کا جواب اثبات میں دیتے ہوئے بولا۔ "کال ہو رہی ہے مادام۔۔۔!"

پورشیا نے دوسرا ہیڈ فون کانوں پر منتقل کرتے ہوئے دوسرے آدمی کو اشارہ کیا کہ وہ اپنا ہیڈ فون اتار لے۔۔۔

وہ ہیڈ فون اتار کر خود بھی کھڑا ہو گیا۔

"ہیلو۔۔۔ کون ہے۔۔۔" پورشیا آہستہ سے بولی۔

"تم کون ہو۔۔۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"تمہیں اس سے کیا! کس کو کوئی پیغام پہنچانا چاہتے ہو۔ مجھے بتا دو۔۔۔!"

"بگ فون کے لئے پیغام ہے۔۔۔"

"تمہاری شناخت۔۔۔" پورشیا غرا کر بولی۔

"جو کچھ کہہ رہا ہوں کافی ہوگا۔۔۔!"

"کہو۔۔۔ کیا کہنا ہے۔۔۔"

"ایک شرط پہ گفتگو کر سکتا ہوں۔ وہ کھیل بگاڑ دو گی۔۔۔!"

"کون سا کھیل بگاڑ دوں گی۔۔۔" پورشیا نے کہا اور اندازہ لگانے کی کوشش کی۔ آواز [illegible] کی تھی اور لہجہ بھی پہلے سے مختلف تھا۔۔۔!

"اوہ۔۔۔ تو خود ہو۔۔۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"بکواس بند کرو۔۔۔ اصل موضوع کی طرف آؤ۔۔۔"

"اصل موضوع یہ ہے کہ میں سمجھ چکا تھا۔ کھیل بگاڑ دو گی۔ ورنہ میرا بھی ایک کام کر دو۔۔۔!"

"کام کی نوعیت بتاؤ۔۔۔!"

"میں کچھ اسلحہ اسی طرف سے پڑوسی ملک میں پہنچانا چاہتا ہوں جہاں تم اپنا کام کر رہی ہو۔۔۔!"

"میں کسی خارجی مشن سے تعلق نہیں رکھتی۔۔۔!"

"مجھے اس سے کیا سروکار کہ تمہیں کیا پسند ہے اور کیا پسند نہیں ہے۔۔۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"سنو۔۔۔ فوری طور پر فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ایک گھنٹے بعد پھر کال کرنا۔ کوڈ ورڈ [illegible] نوٹ کرو۔۔۔!"

"میں کیا کروں گا کوڈ ورڈ نوٹ کر کے۔۔۔!"

"تاکہ [illegible] تم کسی دھوکے میں نہ رہو۔ سنا ہے بہت دیر سے کال کر رہے تھے۔۔۔!"

"بہت مہربان ہو رہی ہو۔۔۔!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"مجھے بہت افسوس ہے کہ تم سے خواہ مخواہ جھگڑا ہو گیا۔۔۔" پورشیا نے کہا اور [illegible] آپریٹر کو کسی قسم کا اشارہ کیا۔ وہ تیزی سے ایک مشین کے قریب جا کھڑا ہوا تھا۔

"افسوس تو مجھے بھی ہے۔۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔۔"

آپریٹر نے دوسری مشین کا ایک تار ٹرانسمیٹر سے منسلک کر دیا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔" پورشیا بولی۔

"تم مجھے رد کر چکی ہو۔۔۔!"

"مجھ سے اختلاف کرنے کی جرأت کسی میں بھی نہ ہوگی۔۔۔!"

"ٹھیک ہے۔ تمہیں اب میں اگلی ہی دنیا میں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔!"

"جی۔۔۔ یہ دوسری بات ہے! لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ دشمنی کی بنیاد [illegible]۔۔۔"

میں ایک [illegible] دوسری [illegible]

سناٹا چھا گیا۔

[illegible] رکھ دیا [illegible]

دوسری مشین پر جھکا ہوا [illegible] نوٹ کر رہا تھا۔

[illegible] کے سامنے رکھ دیا۔ [illegible]

[illegible] پر نظر ڈالی اور [illegible]

[illegible] ایک گھنٹے بعد وہ ریڈیو [illegible] کے حوالے [illegible] [illegible] ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے بہت جلدی [illegible] [illegible] سفید فام [illegible] کھڑے [illegible] [illegible] کے ہاتھ لگ گئی ہے۔

مجھے حیرت ہے مادام۔

[illegible] سسٹم تبدیل کر دیا تھا۔ [illegible] کے بغیر خارش [illegible]

آپ تشریف رکھیے [illegible] جائے گا۔

[illegible] نظر ڈالی [illegible] حزب مشرق [illegible] فاصلہ [illegible]

[illegible] کہا۔

[illegible] معلوم ہو جائے گا

کس کا؟ انسپکٹر آصف [illegible] ہے۔

بہت [illegible] مادام۔ لیکن وہ کیا چاہتا ہے؟

[illegible] چاہتا ہے [illegible] مشکل آسان [illegible] نقصان پہنچائے گا۔

[illegible]

[illegible] نقصان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کر لو۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہوگا۔

[illegible] مادام۔

[illegible] نظر [illegible]

[illegible]

[illegible]

"آخری کا نمبر – چار دن پہلے لگی تھی ۔۔۔"

"کرنل ڈونالڈ ہارڈ – بل جیروم سے رابطہ قائم کرنا چاہتا ہے ۔۔"

"ہاں مادام ۔۔"

"خیر – اُن لوگوں کو تو دیکھ لیا جائے گا – لیکن ٹھہرو – تم نے یہی تو بتایا تھا کہ کرنل سمیت چار آدمی فی الحال کرما کی طرف جانے والے ہیں – ان میں سے دو آدمی کرنل ہی کے ہیں – اور چوتھا لنگاسی ۔۔"

"ہاں مادام ۔۔ کیپٹن لنگاسی نے یہی اطلاع دی تھی ۔۔"

"سوچنے کی بات ہے کہ کیپٹن لنگاسی ہی کیوں – کوئی اور کیوں نہیں ۔۔"

"ہو سکتا ہے، لنگاسی نے دیدہ و دانستہ ہی بہت زیادہ مخبری کا ثبوت پیش کیا ہو اور اسی بنا پر منتخب کر لیا گیا ہو ۔۔"

"تمہاری یہ دلیل مجھے مطمئن نہیں کر سکی۔ اسکی وضاحت چاہتی ہوں ۔۔"

"میں اسے کال کر کے پوچھ لوں گا ۔۔"

"جتنی جلد ممکن ہو – مقامی ایجنٹوں کو کال کرنے کا سلسلہ اسی سے شروع کرنا ۔۔"

"بہت بہتر مادام ۔۔"

دفعتاً کسی نے دروازے پر دستک دی – اور سفید فام آدمی نے اونچی آواز میں کہا ۔ آ جاؤ ۔۔

دروازہ کھلا اور ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا – اور اسے ایک پرچہ تھما کر واپس چلا گیا۔

"مادام ۔۔۔ اس نے پرچے پر نظر ڈال کر کہا – یہ لنگاسی ہی کا پیغام ہے – مان کاٹو ۔۔۔ کہتا ہے ہم لوگ جا رہے ہیں – یہاں کرنل کا ایک ساتھی بیمار حالت میں ملا ہے – وہ ایک ایسے کمرے میں بند تھا جس میں ایک مقامی آدمی کی لاش تھی

موجود تھی – مرنے والے کا نام کرنل کے ساتھی نے مسعود بتایا ہے – کرنل کا یہ ساتھی بہت بیمار معلوم ہوتا ہے ۔۔ بری طرح ۔۔"

"بڑی عمدہ خبر ہے ۔۔ پولینشیا نے مسرت لہجے میں کہا ۔ لیکن یہ لنگاسی تو مجھے گدھا معلوم ہوتا ہے ۔ یہ نہیں بتایا کہ وہ لوگ کہاں قیام کریں گے ۔۔"

"فکر نہ کیجئے مادام ۔۔ ہم تلاش کر لیں گے ۔۔"

"یہ کرنل ڈونالڈ ہارڈ ٹمرن کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا – اس پر میں ہزار لاکھوں کی شرط لگانے کو تیار ہوں ۔۔"

"اس کی تصدیق جلد ہی کر لی جانی چاہیئے ۔۔"

"کیپٹن پر دو دن پہلے گولی چلانے والا پکڑا گیا ہے یا نہیں ۔۔"

"ابھی معلوم کرتا ہوں مادام ۔۔"

"جلدی کرو میں اپنے ٹھکانے پر جا رہی ہوں ۔۔"

"اور اس لڑکی کا کیا بنے گا جو ایک ہفتے بعد مرنے والی تھی ۔۔"

"اسے جہنم میں جھونک دو – کرنل اس سے کہیں زیادہ اہم ہے ۔۔"

"جیسی آپ کی مرضی ۔۔"

⁂

جیسے ہی گفتگو ختم کر کے کیپٹن ہاشمی نے ریسیور رکھا – وہ ٹیلیفون بوتھ میں تھا۔

اور پھر اس نے اس پر تھپڑ سا لگا دیا – اور پیچھے ہٹ کر بیٹھ گیا ۔۔۔

"کیا حرکت ہے ۔ لنگاسی غرایا تھا۔

"معاف کیجیے ۔۔۔ یہ ٹرانسمیٹر میرے حوالے کر دو – ورنہ سانس سے دور

[illegible] کیسا [illegible] نہیں [illegible] چھوڑ دو

[illegible] کا [illegible] کر دیا تھا [illegible] حرکت [illegible] کی جیب سے نکال [illegible]

[illegible]

[illegible] اس وقت [illegible] جب [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] میں [illegible] کا [illegible] تھی [illegible] گھومتا پایا تھا [illegible] بھی [illegible] گا [illegible] بعد ہی [illegible] حملہ کیا تھا

[illegible] کا [illegible] جوزف نے [illegible] کی [illegible]

[illegible] ہی سے [illegible] سوال [illegible] کر دو

[illegible] تھا [illegible] کے [illegible] کی [illegible]

[illegible] اس [illegible]

[illegible] کچھ [illegible] جوزف [illegible] تھا

[illegible] کا [illegible] کے ساتھ [illegible] کے ساتھ [illegible] تھا [illegible] ملاقات [illegible] سے [illegible] غلطی کی تھی

وہی لیں کجا [illegible]

[illegible] مار [illegible] تھا [illegible] اگر ایشیا [illegible] کے بارے [illegible] پہلے ہی معلوم ہو جاتا

[illegible] ایجنٹ نہیں ہے [illegible]

[illegible] السلام [illegible]

[illegible] ضرور [illegible]

[illegible] جوزف [illegible] اپنی [illegible]

[illegible] نکالی [illegible]

[illegible] کیا [illegible]

[illegible] کیا خبر [illegible]

[illegible] تم کیا سمجھتے ہو [illegible] خصوصیت سے [illegible]

[illegible]

[illegible] کی [illegible] کیا [illegible]

[illegible] کس طرح [illegible]

[illegible] طاقتوں کا [illegible] بڑی طاقتوں [illegible]

کے دشمن کو ساتھ کیوں [illegible]۔۔۔

اگر تم مجھے نہ لے گئے تو یہ شخص تمہارا ساتھی نہیں بن سکے گا۔ ورنہ تو [illegible] میں دشمن کی بساط الٹ جائے گی۔

دنیا کے سب [illegible] ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے [illegible] سے سرگرم عمل ہیں یہ لوگ اور انہوں نے اب تک بڑی طاقتوں کا کھیل بگاڑ دیا ہے۔

یہ میں نہیں جانتا۔ میں میرا ایمان ہے اس پر۔ جو کچھ کہہ رہا ہوں۔۔

کیا تمہیں تمہارے ملک کی اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔۔؟

ہرگز نہیں۔۔ [illegible]

وہ مغرب میں [illegible] ہیں۔۔ اور کچھ بھی نہیں۔ [illegible] حکومت کا [illegible]۔۔!

ہاں۔ عام طور پر یہی خیال کیا جاتا ہے لیکن میں ایسا نہیں سمجھتا۔

[illegible]۔۔

لنکاسٹر نے سختی سے [illegible] [illegible] جلدی سے [illegible] فائر کر دوں گا۔۔

[illegible] امریکہ کی سلامتی سے زیادہ اہم نہیں ہے۔ [illegible] میں مزاحمت نہیں کروں گا۔ لنکاسٹر آنکھیں بند کر کے۔۔۔

جلدی کرو۔ ایسے سوچنے کا موقع دو۔۔ [illegible] نے [illegible] سے کہا۔ گاڑی کی رفتار تیز نہیں تھی۔ عمران لنکاسٹر کو [illegible] تھا۔ [illegible] تک پہنچنے سے قبل اس کی زبان کھلوا لینا چاہتا تھا۔

لنکاسٹر [illegible] آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا۔ [illegible] چہرے پر [illegible] تھے۔ اب لگتا تھا جیسے بہت ہی خوش [illegible] ہو۔

[illegible] سے حیرت سے دیکھا تھا۔ عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا۔ کیپٹن [illegible] اگر تم مجھے [illegible] تو میں تمہیں [illegible] کا موقع [illegible] نہیں پڑے گا۔

بیکار ہے [illegible]۔ تم مجھ سے کسی طرح بھی [illegible] نہیں کر سکو گے۔ میں تو [illegible] مجھے [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] بھی کھول لی۔

اس سے کیا ہوگا۔۔!

[illegible] دوسرے [illegible] کو آ گئے [illegible] اور [illegible] مسلک [illegible]

[illegible] لنکاسٹر کی [illegible] تنظیم [illegible] کس طرح [illegible] تنظیم [illegible] کر [illegible] بڑی [illegible] اور [illegible] کر دیتی ہے

میں جانتا ہوں۔ عام تاثر یہی ہے۔۔!

تو پھر تم خود غور کرو۔۔

[illegible] کے [illegible] پہلے میں [illegible]

[illegible]

[illegible] کی موت [illegible]

[illegible]

[illegible] کی طرح [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] کے حصوں میں [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] رحموں پر [illegible]

[illegible] ہیں تھا

[illegible]

[illegible] طول [illegible]

[illegible]

[illegible] کر رہے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو گیا تھا۔

[illegible] عمران نے [illegible] سے کہا اور [illegible]

[illegible] ایک [illegible] کر رہ گئی تھی۔ [illegible]

[illegible] عمران [illegible]

بھی [illegible]

یہ تو [illegible] عمران [illegible] سے بولا۔

[illegible]

[illegible] تھا کہ [illegible] عمران [illegible]

[illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رقص کر رہا ہے

[illegible] کی طرح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران نے [illegible] کی طرف

[illegible] عمران نے

[illegible] کی [illegible]

[illegible] عمران [illegible]

[illegible] آدمی [illegible]

[illegible] عمران کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایک کی [illegible]

پڑ گئے۔ لیکن عمر سے یہ نہ ہو سکا۔ وہ مبہوت کھڑا حیرت سے ہاتھی اور
اس آدمی کی کھینچا تانی دیکھتا رہا۔ ہاتھی اس سے اپنی سونڈ چھڑا لینے کے لئے
پچھلی ٹانگوں پر جھکتا چلا جا رہا تھا۔ لیکن سونڈ اس کی گرفت سے نہیں نکل
سکی تھی۔ دفعتاً اس نے ایک جھٹکا دیا [illegible] ہاتھی کو ایک طرف الٹ دیا
اور اس کی گردن پر سوار ہو کر [illegible]۔ وہ اس کا سر چیرنے
کی کوشش کر رہا تھا [illegible] کھڑے ہوئے تھے۔
آخر اس کی [illegible] ثابت ہوتی [illegible] جبڑوں کی ہڈیاں
اکھڑ گئی تھیں۔ [illegible] دفعتاً دیوزاد
آدمی نے [illegible] دوسری طرف [illegible] دوسرے ہاتھ
سے [illegible] حقیقت میں [illegible] دم توڑ
رہا تھا

[illegible] لیکن عمر [illegible] کھڑا رہا۔ سنگی [illegible] ہاتھی پر ٹوٹ پڑے [illegible] لگے
[illegible] کھانے لگے۔ دفعتاً عمر [illegible] محسوس
کیا [illegible] طویل قامت [illegible]
سنگی تھا۔ وہ [illegible] ہاتھی کی طرف نہیں گیا۔

دونوں خاموش کھڑے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ایک دوسرے کو دیکھتے
رہے۔ [illegible] کر [illegible] دیکھ رہا
سب کچھ حقیقت پر مبنی ہے۔
[illegible] انگلش [illegible]
[illegible]
[illegible] میں ہے۔۔۔

[illegible] سنگی نے مسکرا کر کہا۔
مگر ہمارے کیسے ہو گئے ... عمران نے پُرشوش لہجے میں کہا۔
وہ بعد کی بات ہے۔ پہلے یہ سوچو [illegible] کس طرح ...!
مجھے [illegible] محسوس ہوتا تھا جیسے میں
[illegible]
[illegible] عجیب بات ہے ... میں بھی [illegible] لیکن [illegible]

[illegible]

لیکن [illegible]

[illegible] آدمی سے [illegible]
دفعتاً قریب [illegible] قہقہہ لگایا [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] آواز [illegible]
[illegible]
تم [illegible]
[illegible] دونوں [illegible]
[illegible] جب تم ہاتھی کا گوشت [illegible]
[illegible]
[illegible] سنگی نے کہا۔
[illegible] تم نے کوئی [illegible] بات میں [illegible]
[illegible] ...
[illegible] تمہاری آنکھیں کھلیں گے۔۔۔
دفعتاً [illegible]
[illegible] یہ سب ایسے ہی [illegible] جیسے ہم

ان فلموں میں دیکھا کرتے ہیں ... بہرحال تمہارا صاف ڈرامہ ہے۔ [illegible]
سنگ ہی ہنسنے لگا ... تو عقب [illegible] کوئی فرق نہیں پڑتا۔

قہقہہ [illegible] کچھ بھی نہیں کیا تھا۔ [illegible] سا چھا گیا
ہو گیا۔ اب جتنی دیر [illegible] کر رہے ہو۔

"ختم کرو۔" عمران ہاتھ [illegible] بولا۔

"نہیں تو۔ ہتھوڑوں کے اس ڈھیر کو الٹ پلٹ دیں۔"

"اس سے کیا فائدہ ہوگا؟"

"دیکھیں کہ اور کس قدر [illegible] آتی ہے!"

"ہاں ... سنگ ہی [illegible] سکا تھا۔"

"یہ کیا کہ رہے ہو۔"

"اگر ایک خود کار ٹرانسمیٹر [illegible] مل گیا تو [illegible] ہوگا۔ دوسرا
کیا کوئی [illegible] ٹرانسمیٹر [illegible] تمہارے پاس تھا۔"

"تھا تو۔" سنگ ہی [illegible] بولا۔

"اسی کی وجہ سے [illegible] لے گئے ہو۔ میں نے تمہاری [illegible] کی ہوگی۔"
سنگ ہی سوچ میں پڑ گیا۔ عمران [illegible] سے
خیموں پر [illegible] کی تھی۔ اور وہ اپنے ساتھیوں [illegible] ہو
گیا تھا۔

"شاید یہی کچھ میرے ساتھ بھی ہوا تھا لیکن [illegible] کے نیچے
نہیں تھا [illegible] سے بھی [illegible] تھا۔"

"دیکھتے ہو۔ اب [illegible] پھر [illegible] اس طلسم سے نجات پا جائیں؟"
سنگ ہی پھر [illegible] ان جنگلیوں کی طرف متوجہ ہو گیا جو ہاتھی کا گوشت
کاٹ رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد سنگ ہی نے کہا۔ "اس وقت میں خود کو [illegible] کچھ محسوس کر رہا ہوں۔"
"تم اس وقت محسوس کر رہے ہو [illegible] حیثیت [illegible]" عمران
چہک کر بولا۔

"چپ رہو۔ مجھے غصہ [illegible]"

"تم تو [illegible] چچا ..." عمران نے [illegible] میں کہا۔

"مجھ [illegible] مدد کرو۔"

"اب کیا [illegible] آ گئے۔"

سنگ ہی نے کوئی جواب دینے کی بجائے اسی جانب [illegible] جدھر
جنگلی تھے۔

عمران نے دیکھا کہ سنگ ہی بھی [illegible] ہو گیا ہے جو ہاتھی کا گوشت کاٹ
رہے تھے [illegible] لیکن [illegible] آگیا کہ
وہ [illegible] ہاتھ پر [illegible]
میں [illegible] لیکن [illegible] وہ کیا کہنے لگا۔

دفعتاً کسی نے عقب سے [illegible] کے شانے پکڑے اور [illegible] بائیں طرف
[illegible] عمران [illegible] ہو کر [illegible] ایک
[illegible] جنگلی عورت تھی [illegible] عمران کا ہاتھ [illegible] تیزی سے
[illegible] دوسری جانب [illegible] مگر [illegible] ہاتھی کا گوشت کاٹا جا
رہا تھا [illegible] دوسری جانب [illegible] سے
کھینچے لیے جا رہی تھی۔

پیچھے [illegible] کر وہ [illegible] تھے۔ لیکن [illegible] بنا ہوا راستہ
تھا [illegible] کے [illegible] ایک قدم [illegible]
بعد [illegible] میں [illegible] عورت بے تکان [illegible] رہی تھی [illegible]

اپنے قدم روک [illegible] کہ [illegible] کے بے [illegible] ہی اب ہے۔

[illegible] وہ ایک طرف کو کھسک گئی۔ دونوں ایک دوسرے کے مد مقابل کھڑے تھے — کچھ دیر بعد عورت اطمینان سے بولی، تم سب سے الگ تھلگ ہو۔ میرا تو خیال ہے تم کہیں بیرونی ملک سے آئے ہو۔

درست خیال ہے تمہارا۔ میرے لائق کوئی خدمت۔

[illegible] کا شکریہ [illegible] تنہائی [illegible] سے تنگ آ کر [illegible] کی کوشش کر رہی ہوں [illegible] آپ بھی تنہا نہیں ہوں۔

وہ تو ٹھیک ہے۔ عمران کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ لیکن اس کی کیا ضرورت ہے۔

وہ ٹھٹک سی گئی۔ پھر بولی۔ میں تمہیں چھپاتی نہیں ہوں [illegible] سفید فام ہوں۔۔

لیکن میں سیاہ فام ہوں — امریکی نیگرو۔۔

کوئی بات نہیں — ہم دونوں ایک دوسرے کو سمجھ سکتے ہیں۔۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن کیا تم بھی باتوں کا شوق رکھتی ہو۔۔

ہرگز نہیں۔۔ [illegible] لوگوں سے دور [illegible] رہتی ہوں۔۔

پھر کیا کرتی ہو۔۔

[illegible] پرندوں کا شوق [illegible]۔۔

یہ دونوں کہاں پائے جاتے ہیں۔۔

کیا تم شوق کرو گے۔۔!

بہت زیادہ۔۔

آؤ میرے ساتھ۔۔! وہ پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگی۔

میں [illegible] کا احتساب ایک [illegible] پر تھا۔ وہ اسے [illegible]

کے مدرسے [illegible]۔ تھوڑی دیر بعد جب آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو گئیں تو عمران نے دیکھا کہ سامنے ایک بجھا ہوا [illegible] رکھا ہوا ہے۔ کچھ جنگلی [illegible] بھی تھے۔۔!

عمران [illegible]۔

ایسے بھی کہہ دو۔ یہ تو [illegible] ہے — وہ [illegible] کی طرف [illegible]

مسلم [illegible] ہو۔ [illegible] سکتی ہوں۔۔

میں [illegible] ہوں۔ [illegible] ہو۔

جی اچھا۔ [illegible] میری طرح [illegible] ہو۔

میں [illegible] وہ [illegible]۔ جنہوں نے لاتعداد سفید فاموں کو سیاہ فام بنا [illegible]۔ مجھے [illegible] کر کے [illegible] مقناطیسی کھڑے [illegible] تھا۔ جس کا نتیجہ تم دیکھ ہی رہے ہو۔۔

تو وہ سب تمہارا سفید فام ہی تھے۔۔!

نہیں [illegible] زیادہ [illegible] اور [illegible] ہیں۔ لیکن وہ الگ نہیں [illegible]۔

لیکن [illegible] مقصد کیا ہے۔۔!

مقصد ابھی تک [illegible] میں نہیں آیا۔۔!

وہ کھڑے تم پر کہاں [illegible] تھے۔۔

کچھ [illegible] جیسے [illegible] سے متعلق [illegible] ہو۔ میں نے کبھی [illegible] ایک [illegible]۔ تم نے [illegible] تو دیکھی ہی ہوگی۔

میں نہیں سمجھا تم کیا بتانا چاہتی ہو۔۔

عجیب وضع کی [illegible] ہیں۔ [illegible]۔ اور [illegible] والی عجیب و غریب مشینیں۔۔!

وہ جگہ یہاں سے کتنی دور ہے۔ اور کس طرف ہے۔۔

"یہ بتانا بہت مشکل ہے کیونکہ رنگت تبدیل ہو جانے کے بعد مجھے کب ہر کچھ بیہوشی کے عالم سے گزرنا پڑتا تھا۔ مگر [illegible] یہاں اس عادی تھی...!"

"[illegible]۔" عمران نے حیرت سے پوچھا۔

"میں سمجھی ان لوگوں کی نگرانی میں [illegible] گئی ہے۔ میں ان کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھتی ہوں۔ اور کسی [illegible] ٹرانسمیٹر [illegible] مجھے مطلع کرتی رہتی ہوں...!"

"دیکھو۔ یہ کیسا ٹرانسمیٹر ہے...!"

وہ کسی کونے سے ڈبیہ کی مانند شے اٹھا لائی۔ عمران نے [illegible] سے [illegible] تھا۔

[illegible] ٹرانسمیٹر [illegible] ہاتھ میں [illegible] اس پر [illegible] پہلے بھی دیکھ چکا ہے مجھ [illegible] آدمی نے [illegible] رکھا۔

"جب [illegible] آپ کی [illegible] دوسرا [illegible] ہے۔ [illegible] بڑی بڑی چٹانیں [illegible] قدیم [illegible] یہاں سے نکال [illegible] ہیں۔ [illegible] مشکلوں کو [illegible] گئی ہے...!"

"مقصد..." عمران نے [illegible] پوچھنے [illegible] کیا۔

"مقصد [illegible] ہوں۔ [illegible] گوشت [illegible] بہت [illegible] تھی۔"

عمران خاموشی سے گوشت کے ٹکڑے کھانے لگا۔ عورت تھوڑی دیر بعد

"[illegible] تو تم بھی یہیں ہو...!"

"نہیں... میں یہیں کا باشندہ ہوں۔ [illegible] ایک [illegible] ہیں"

کے گھر میں ہوں۔ مجھے یہاں [illegible] تکلیف [illegible]...!

"اگر وہ [illegible] کا مطلب [illegible] ہم [illegible] تو [illegible]۔"

دشمن [illegible] نہیں [illegible] جیسے کسی جھینگر سے [illegible] جنگل [illegible] شروع کر دی [illegible] عورت [illegible] لگا [illegible] قریب [illegible] فوراً [illegible] وہ میری ہی طرح [illegible] وقت [illegible] میں نے اسے کھانا کھلایا [illegible] وقت میرے ہی ساتھ [illegible] کہاں [illegible] اچھا اچھا [illegible]

گفتگو ختم ہوگئی۔ [illegible] اٹھا [illegible] رکھ دیا اور عمران سے بولی [illegible] تمہیں دوسری [illegible] تیار [illegible]...

"تو چلو۔ میں تیار ہوں...!"

"مجھے حیرت [illegible] دیکھا ہے تم جیسے رنگ [illegible] کا احساس [illegible] چیخنے لگتے ہیں [illegible] کبھی کبھی پاگل ہو جاتے ہیں۔ خود مجھ [illegible] دیوانگی طاری رہی تھی..."

"میرے لئے خاصی خوشگوار تبدیلی ہے [illegible] اگر میرا ایک کان [illegible] ناک کی جگہ [illegible] اور اس کان کی جگہ ناک..."!

"تم مجھے بہت زیادہ حیرت زدہ کئے ہو...!"

وہ غار سے باہر نکل آئے... اور چند ہی قدم چلے ہوں گے کہ عجیب طرح کا شور سنائی دیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے بے شمار مختلف الصوت جانور آپس میں لڑ پڑے ہوں...!

"ٹھہر جاؤ۔" وہ عمران کا بازو پکڑ کر بولی۔ اور عمران اسے جواب طلب

نظروں سے دیکھ کر رہ گیا۔

"ٹی۔ وی پر کوئی پروگرام آنے والا ہے... دیکھو چلیں گے...!"

"ٹی وی..." عمران نے حیرت سے کہا۔ "میں تو ان تاروں کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا...!"

"یہ بتا رہے ہیں کہ کوئی پروگرام شروع ہونے والا ہے۔ آؤ میرے ساتھ" وہ اسے کھینچتی ہوئی لے چلی۔ اسی جانب سے چلی تھی جدھر سے آوازیں آ رہی تھیں... یہ بھی کسی غار کا دہانہ ہی ثابت ہوا... اور آوازیں کسی سے ... کر فضا میں منتشر ہو رہی تھیں اور ... معلوم ہوتا تھا۔ آئینہ زاویئے میں کسی ... سال ... اپنی جگہ ... کا مطالبہ ... یہ تھا ٹی وی کے اسکرین کی سی ساخت تھی۔ دفعتاً ایک ٹیلیا غبار سا اس پر چھا گیا۔ اور ایسا ہی معلوم ہوا جیسے کسی ٹی وی سیٹ کا اسکرین روشن ہو گیا ہو۔

پھر موٹے موٹے حروف میں یہ تحریر ابھر آئی۔

"پروجیکٹ ہلاکت خیز"

ساتھ ہی کسی نامعلوم آدمی نے کمنٹری شروع کر دی۔ "خواتین و حضرات، زیرو لینڈ ٹیلیویژن آپ کو پروجیکٹ ہلاکت خیز کی طرف لیے چلتا ہے۔ اس علاقے میں ایک نیا سورج طلوع ہونے والا ہے۔ جس کی روشنی ساری دنیا پر پھیلے گی۔ سفید فام نسلیں صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گی۔ اور زرد فام کا عروج ہوگا۔ یہ دیکھیے یہ ہمارا ایک براعظمی میزائل ہاکورو ہے...!"

ایک بہت بڑا میزائل لانچنگ پیڈ پر دکھائی دیا۔ جس پر جلی حروف میں "براعظمی ششم" تحریر تھا۔

"اب ملاحظہ فرمائیے... ہاکورو دوئم... ماسکو کے لئے... یہ ہاکورو سوئم ہے

ب کے لئے... یہ ہاکورو چہارم ہے۔ لندن کے لئے... یہ ہاکورو پنجم برلن

ے... عنقریب ہم انہی شگونوں پر پہنچ کر دنیا کے سارے بڑے ممالک

ے شہروں کو کھنڈر بنا سکتے ہیں۔ ہیکسا ریانیم زخم پچاس میل کے

ے کے لئے کافی ہوگا۔ پروجیکٹ ہلاکت خیز ایسے ہی ڈیڑھ سو میزائلوں

مشتمل ہے۔ فریقین پہ یا مغرب پر فرو صورت ہوگا۔ سفید فام درندے تجھ

بیچارے بسیں گی... زیرو لینڈ پائندہ باد...!"

ٹیلیا غبار دھند سا ہو گیا۔ اور غار کا ... یک بیک سنسان نظر آنے لگا

عمران کا نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا ہوا تھا۔ اور چہرے پر پسینے کی

دیاں پھوٹ رہی تھیں۔

"دادا چلیں..." عورت اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

... نظر ... آ رہا ... گیا ہوا تھی۔

پھر ایسی ... ... ہولناک ... بستی میں بگل گونج

... کی کسی ... تھی۔ "چلو چلیں...!"

"... پہلے تم ... دوں تو..."

"تو پھر کہاں جاؤ گے۔"

"کہیں بھی نہیں... تمہارا کیا ہے..."

"میں وہاں تمہارا ہی ہوں... کوئی میرے ساتھ رہ نہیں سکتا...!"

"لیکن وجود ہی ہے کہیں اور جانے سے انکار کرتا ہوں..."

"تمہاری مرضی... لیکن تم میرے غار میں نہیں رہ سکو گے...!"

دفعتاً کچھ شور سنائی دیا لیکن یہ بگل والے شور سے مختلف تھا...

معلوم ہوتا تھا جیسے بہت سے لوگ اسی طرف دوڑتے آ رہے ہوں۔

"غیر معمولی... قطعی غیر معمولی..." عورت چونکی ہو کر بولی... اور پھر اسی

نئے تیور کے پس پردہ جو کچھ بھی تھا سامنے آ گیا۔ دوسرے جنگلی سنگ ہی
کو دوڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے... بالآخر اسے پکڑنا چاہتے تھے۔
لیکن وہ کسی سمندر کی طرح انہیں جھکائیاں دے رہا تھا۔

"وہ... سچ مچ لمبا آدمی..." عمران بڑبڑایا... "وہ تنہا ہے۔ ہمیں
اس کی مدد کرنی چاہیئے..."

"کیا تم بھی مرنا چاہتے ہو..."

"کیا مطلب..."

"اگر جھگڑا ہو رہا ہے تو وہ کسی کو... وہ نہیں چھوڑتے..."

"میں اسے اس طرح نہیں مرنے دوں گا..."

"ٹھہرو... کہاں چلے..." وہ اس کا ہاتھ پکڑتی ہوئی بولی "تم میری
ذمہ داری ہو۔ مجھ سے کہا گیا ہے کہ تمہارے جسم پر خراش تک نہ آنی چاہیئے..."

"کس نے کہا ہے..."

"یہ میں نہیں جانتی..." اس نے کہا۔

ادھر اب ان جنگلیوں نے سنگ کو گھیر لیا تھا... وہ نیزوں سے اسے چھید
کر رکھ دینے کی کوشش کئے جا رہے تھے لیکن ابھی تک تو انہیں اس میں
کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ عمران نے عورت سے ہاتھ چھڑایا اور آگے بڑھتا چلا۔

"یہ کیا کر رہے ہو..."

لیکن عمران کا ہاتھ اس کی گرفت سے نکل گیا۔ عمران اردو میں چیختا ہوا
ان کی جانب جھپٹا... "گھبراؤ مت... میں آ رہا ہوں..."

نیزہ تولے ہوئے ان جنگلیوں پر ٹوٹ پڑا جنہوں نے سنگ ہی کو گھیرے
میں لے رکھا تھا۔

ان میں سے کچھ عمران کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور پھر عمران کو [illegible] لگنے

[illegible] دستری نہیں ہوئی تھی کہ وہ نیزہ مارنے کے معاملے میں بالکل اناڑی ہی [illegible]
[illegible] نہیں ہو سکتی تھی ان سے زخمی کرنے کا ارادہ ملتوی کر کے بھرے کو [illegible]
[illegible] کہ وہ چیخ ہی رہ گیا۔ پھر تو بھگدڑ مچ گئی... ٹھیک اسی وقت نمبر [illegible]
[illegible] سے تیر کی دھار سنائی دی... اور سارے جنگلی منتشر طور پر تتر بتر ہو گئے۔ جو
[illegible] تھا وہیں رہ گیا۔ [illegible]
[illegible] گئے۔ ادھر سے سنگ سامنے نکل آیا۔

سنگ [illegible] رہا تھا۔ جسم پر کئی خراشیں آئی تھیں جن سے خون رس
[illegible] آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا۔

"میں ٹھیک ہوں... الگ ہٹ جاؤ..." سنگ ہی بولا

"پھر کسی [illegible] میں پڑ گئے۔ میرے ساتھ..." عمران اس کا ہاتھ
[illegible] تیر کی دھار پھر سنائی دی... لیکن عمران نے محسوس کیا کہ [illegible]
[illegible] مجھے یہ کوئی [illegible] نہیں ہو [illegible] پہلے سے [illegible] تھی اور
رہی۔

وہ سنگ کو عورت والے غار کی طرف لے چلے

"وہاں ایک عورت بھی ہے... اس لئے ہم اردو میں گفتگو کریں گے
[illegible] رہے گی۔"

"عورت..." سنگ نے سسکاری لی "کیا کوئی عورت بھی ہے"

"ہاں..." عمران جھنجھلا کر بولا۔

"کوئی فرق نہیں پڑتا..."

"بے فکر کے کہانے لگے ہو۔ کچھ شرم کرو جی جان..."

"وہ فکر بھی عورت ہی ہو گی [illegible] لیکن ہم [illegible] کہاں [illegible] تمہیں بڑا [illegible]
[illegible] تم اب بے فکر [illegible] اپنی شکست کا..."

"بھول جاؤ ۔ دیکھیں گے ۔ ۔ ۔"

[illegible] لیکن اس عورت کا کہیں پتہ نہ تھا ۔ سنگ چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا ، "کہاں گئی ۔ ۔"

"جہنم میں جائے ۔ تم ادھر لیٹ جاؤ ۔ ۔"

"وہ سارے جنگلی [illegible] تھے ۔ ۔" سنگ نے کہا ۔

"[illegible] ہوں گے ۔ ۔"

"میں [illegible] کہا تھا ۔ ۔"

"سامنے [illegible] میں مقصد [illegible] جانے ۔ ۔"

"[illegible] ۔ ۔" سنگ چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا ۔ [illegible] وہ اس کی طرف کھسکا ۔

"واقعی [illegible] کہا ۔ ۔ ۔ تم بھی تو ساتھ ہی تھے ۔ ۔"

[illegible] باقی تھی کہ ان کا دستہ شروع ہو گیا ۔ ۔ ۔ سنگ جنگل پھلوں پر ہاتھ صاف کرتا ہوا [illegible] ان میں دو چار عورتیں بھی تھیں ۔ ایک پسند آئی ۔ اس کے حسن کی تعریف کر رہا تھا کہ وہ [illegible] تمہارا [illegible] تو کم از کم پانچ سو روپے [illegible] کے حساب سے ضرور فروخت ہو جائے گا ۔ ۔"

ٹھیک اسی وقت وہ عورت غار میں داخل ہوئی ۔ اور عمران سے بولی ۔

"کیا یہ انگلش کہہ سکتا ہے ۔ ۔"

سنگ [illegible] چلتے چلتے رک کر اس کو بغور دیکھنے لگا ۔ ۔ اور وہ اس کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولی ۔ "اس بار میں نے بچا لیا آئندہ ایسی حرکت کی تو زندہ نہیں بچ سکو گے ۔ ۔"

سنگ کچھ نہ بولا ۔ وہ سر [illegible] پھل اٹھا کر کھانے لگا ۔ عمران نے عورت

[illegible] تم نے کیسے بچا لیا ۔ ۔"

"تیر کی دعا کا انتظام میں نے ہی کیا تھا ۔" وہ مسکرائی ۔

"لیکن ۔ اس کا قصور کیا تھا ۔ ۔" عمران نے پوچھا ۔

"اس نے ان کی عورتوں کو چھیڑا تھا ۔ ۔"

"تم تو کسی کی عورت نہیں ہو ۔ ۔" سنگ نے ہنس کر پوچھا ۔

"میں اس کی عورت ہوں ۔" عورت نے بڑے پیار سے عمران کے شانے [illegible] کر کہا ۔

"مل تو جاؤں تو ۔ ۔ ۔" عمران کراہ کر رہ گیا ۔

"صاف [illegible] ۔ ۔" سنگ نے بڑے تیکھے لہجے کے ساتھ [illegible]

"بس بس ۔ ۔" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا ۔ ۔ "زیادہ بے تکلف ہونے کی [illegible] نہیں ۔ اگر یہ مجھے اپنا مرد سمجھتی ہیں تو انہیں حرج ہی کیا ہے ۔ یہ [illegible] کسی کے لائق کہاں رہ گیا ہوں ۔ ۔"

"کیوں ۔ کیا تم بہت خوبصورت تھے ۔ ۔" عورت نے [illegible]

"[illegible] جواب نہیں تھا میرا ۔ ۔ اطالوی اداکار بھی آگے پیچھے [illegible] کہلاتا تھا ۔ ۔ ۔"

"عنقریب سیخ کباب کہلاؤ گے ۔" سنگ نے اردو میں کہا ۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے ۔ ۔" عورت نے پوچھا ۔

"میری [illegible] کر رہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔"

[illegible]

[illegible] قوم سے تعلق ہے اس کا ۔ ۔"

[illegible] کی قوم کا سردار ہے ۔ ۔" سنگ نے اردو میں کہا ۔

[illegible] عمران بولا ۔ "ابھی اس کی تربیت پر [illegible] ہو رہی ہے ۔"

"تم مجھے مرعوب کرنے کی کوشش نہیں کر سکتے ؟" سنگ ہی نے بڑے [illegible]
میں کہا۔

"جوں کی دو کرو۔ ہمیں یہاں سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔" عمران بلند [illegible]

"اگر اس عورت نے مجھے تمہیں نکلنے دیا تو نکلنے ہی کی کوشش کرنی پڑے گی۔ لیکن میں اتنی جلدی نا امید ہو جانے والوں میں سے نہیں ہوں۔"

عمران کچھ کہنے ہی والا تھا کہ مختلف قسم کے جانوروں کا شور پھر سنائی دیا۔ اور سنگ چونک کر بولا۔ "کیا یہاں کوئی چڑیا خانہ بھی موجود ہے۔"

عورت عمران کا ہاتھ پکڑ کر غار کے دہانے کی طرف کھینچتی ہوئی بولی "چلو خاموش اب تو وہ کہاں آ سکے گی۔"

عمران اس کے ساتھ نکلا چلا گیا۔ سنگ بھی پیچھے نہیں رہ گیا تھا۔ تینوں ساتھ ہی وہاں پہنچے۔

شور تھوڑی دیر جاری رہا۔ پھر اسکرین پر چمکیلا غبار طاری ہو گیا۔ اور اس کے بعد جو چہرہ اس غبار سے ابھرا تھا۔ اس نے عمران جیسے آدمی کے دل کو بھی اپنے تاریک ترین گوشوں کے وجود کا احساس دلا دیا۔ بے حد خوبصورت چہرہ تھا۔ اس کے ہونٹوں کو جنبش ہوئی اور مترنم سی آواز غار میں گونجی "سنگ ہی! اسلحہ کا وہ ذخیرہ کہاں ہے جسے تم تنگ نیکا کے بارے میں جاننا چاہتے ہو۔ جواب دو۔ تمہاری آواز مجھ تک پہنچ جائے گی۔"

"خدا کی پناہ۔ یہ تم ہو تھریسیا۔" سنگ آہستہ سے بولا۔

"ہاں۔ میں ہی ہوں۔"

"میں نے تمہیں اس روپ میں کبھی نہیں دیکھا۔"

"وقت نہ ضائع کرو۔ بتاؤ وہ ذخیرہ کہاں ہے۔"

"اگر تم مجھے اپنے قریب آنے دو تو سارے زمانے سے دستبردار ہو جاؤں

[illegible] پھر بھی سارا ذخیرہ تمہارے حوالے نہ کر دوں تو گولی مار دینا۔"

"بے تکی ہو۔ سنجیدگی اختیار کرو ورنہ کیڑے مکوڑے بھی تمہارے اوپر پڑیں گے۔"

"تم مجھے محبت سے زیر کر سکتی ہو دھمکی سے نہیں۔"

"اچھا تو پھر سسک سسک کر مرنے کے لیے تیار رہنا۔"

"ٹھہرو۔ ٹھہرو۔" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "مجھے بھی کچھ کہنا ہے۔"

"تم۔۔۔" وہ معصوم لہجے میں بولی۔ "تم کیا کہو گے۔۔۔"

"یہی کہ اس کالی بیماری کا علاج تو بتاتی جاؤ۔"

"[illegible] ایک پونڈ کافی ہو گا۔"

"کیا بکواس ہے۔" عمران نے تعجب سے پوچھا۔

"کس وہم میں مبتلا ہو۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو۔ میں نے تمہیں متحیر کرنے کے لئے تمہارا یہ حلیہ بنایا ہے۔"

"پھر کیا سمجھوں۔"

"ان کالے کیڑوں کے بغیر تم یہاں ایک منٹ کے لیے بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ یہ تمہیں ختم کر دیں گے۔ یہ ایک خاص قسم کا پیسٹ ہے جو حشرات الارض کو دور رکھے گا۔ اسے مقامی باشندوں کی رعایت کے مطابق بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔"

"بات کچھ سمجھ گیا۔ لیکن آخر اس طرح یہاں کیوں لایا گیا ہوں۔ میرے تو ساتھی بھی یہاں تک نہ پہنچ سکتے۔"

"اس لئے لائے گئے ہو کہ تم دنیا کر جانے پروجیکٹ [illegible] خبر کے بارے [illegible]۔ بہت جلد واپس بھجوا دیئے جاؤ گے۔ صرف تم سنگ ہی [illegible] میں ایڑیاں رگڑ کر مرنا ہے۔"

"تمہیں اس شکل میں دیکھ لینے کے بعد اب زندہ رہنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔۔۔" سنگ ہی [illegible] حملہ کر دو۔۔۔

لیکن اچانک چمکیلا غبار اس کے جسم سے غائب ہو گیا۔۔۔

وہ خاموش کھڑا رہا۔ پھر سنگ ہی شدت مسرت سے کراہنے لگا۔ شاید یہی اُسکی اصل شکل تھی۔۔۔

"میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ تم اتنے اہم آدمی ہو گے" عورت نے عمران کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"کیا تم جانتی ہو کہ وہ ڈی تھری ہے۔"

"میں کیا جانوں۔۔۔ کیسے ہی چہرے دیکھتی رہتی ہوں۔ یہ تو مستقر کے اندر ہی محسوس کیا ہے کہ تم کوئی اہم شخصیت ہو۔۔۔"

سنگ ہی نے زوردار قہقہہ لگایا اور سینہ ٹھونک کر بولا۔ "ہم بڑی شخصیت ہیں۔ جسے وہ اذیت دے کر مارنا چاہتی ہے۔"

"یہ۔۔۔ وہ بڑا سائنٹسٹ [illegible] تم جیسے کتنے [illegible] در پردہ منتقل ہونے کی بنا پر چیونٹیوں کی غذا ہو جاتے ہیں۔۔۔"

"میں نہیں سمجھا۔۔۔ [illegible]"

"گوشت خور چیونٹیاں۔۔۔ وہ ابھی کئی دن [illegible] کہ ان کے جسم کا کچھ باقی نہیں بچتا۔۔۔"

سنگ ہی نے [illegible] شدت سے [illegible] کر دوسری طرف [illegible] گیا۔

"تم نے اس شخص کو پہچانا نہیں؟" عورت [illegible] بولی۔

عمران کچھ نہ بولا۔ سنگ ہی کو وہ تحیر آمیز نظروں سے دیکھے جا رہا تھا پھر اُسے [illegible] اور زندگی اور [illegible] کی طرف بڑھا۔

"کہاں بھاگے جا رہے ہو۔۔۔"

"کہیں بھی نہیں۔۔۔ سوچ رہا ہوں کہ کہیں تمہیں قتل ہی نہ کر ڈالنا پڑے۔۔۔"

"وہ کس خوشی میں۔۔۔؟"

"اس عورت کے معاملے میں دخل اندازی مت کرو۔" سنگ [illegible] بولا۔۔۔

"تم [illegible] یہ میری عورت ہے۔" عمران بولا۔

"خیر۔۔۔ خیر۔۔۔ اس کا بھی فیصلہ ہو جائے گا۔۔۔" سنگ ہی نے کہا اور عمارت کی طرف بڑھتا [illegible]

"دیکھو۔۔۔ دیکھو۔۔۔ وہ عمارت کی طرف جا رہا ہے۔" وہ بڑبڑائی۔

"فکر نہ کرو۔۔۔ میں اُسے دیکھ لوں گا۔۔۔" عمران بولا۔

"ٹھہرو۔۔۔ مجھے اس شخص سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔" عورت بولی "میں اس کے ساتھ اب اس عمارت میں نہیں رہ سکوں گی۔۔۔"

"تو پھر۔۔۔؟"

"کہیں اور چلیں گے۔۔۔"

"کیا تم اس [illegible] کی گرفتاری کا [illegible]"

"مجھے کیا معلوم۔۔۔ ورنہ تمہیں اتنی فکر کیوں ہے کہ تم تو واپس چلے جاؤ گے۔۔۔!"

عمران کچھ نہ بولا۔ سوچ رہا تھا آخر یہ کیا بات ہے کیا وہ کسی ذریعے سے دنیا کو اس خوفناک منصوبے سے آگاہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ آخر اُسے کیوں ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔۔۔ اور پھر کیسے اس کی باتوں پر یقین آتا کہ یہ [illegible] کسی سے [illegible] تو اُسے اپنے اس اسٹیشن تک لے گئی تھی۔ اور پھر واپس بھی کر دیا۔

کو بھی نہیں مرے گا۔ [illegible] اس سے جو معمولی غلطی ہو [illegible] چاہیے تھا۔ عورت اُسے گھور کر دیکھتی رہی۔ پھر بولی۔

وہ جو تمہارا [illegible] بستر سے لوٹا دو۔ نہیں۔ میں اسے اپنی نظروں میں رکھنا چاہتا ہوں۔۔ تم نہیں جانتیں یہ بہت خطرناک آدمی ہے۔۔

تو پھر تم نے اُسے ان لوگوں سے بچانے کی کوشش کیوں کی تھی۔

”اپنی ملازمت سے مجبور تھا۔ اگر کسی ایک آدمی کو کئی لوگ گھیر لیں تو مجھے بیحد افسوس ہوتا ہے۔ اگر مقابل ایک ہی ہوتا تو کبھی دخل اندازی نہ کرتا۔۔

”اگر [illegible] سے [illegible] کی [illegible] چلے ہیں۔۔؟

”ابھی صاحب سمجھے۔۔

ٹھیک ہے تو وہ فنا ہی ہو جائیں۔ سنگ ہی پھر بول پڑا۔ عمران بھی وہیں نہیں تھا۔ جھکائی دے کر دور جا کھڑا ہوا۔

”کیا واقعی دماغ چل گیا ہے۔۔!

”ابھی نہیں [illegible] ہو جائے گا۔۔ اور پھر [illegible] اور پھر۔۔ کہتے ہوئے اس نے بیچ [illegible] چھلانگ لگائی۔ [illegible] دو آدمی اس عورت کی طرف سے غافل ہو گئے تھے اور وہ کچھ ایسی سچویشن میں تھے کہ [illegible] لیکن شک کوئی کسی کی گرفت میں نہیں آ سکا تھا۔

دوسری طرف وہ عورت ایک گوشے میں تھی۔ چہرے پر گیس ماسک چڑھایا اور کسی قسم کی گیس کے سلنڈر کا ہینڈل کھول دیا۔ ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی خنکی ہونے لگی تھی۔

عمران اور سنگ دونوں ہی کے ذہن اس آواز کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ سنگ نے غار کے دہانے کی طرف چھلانگ لگائی۔ لیکن [illegible]

آئے تھے۔ نتیجہ صفر۔ عمران کا سر گھوم کر رہ گیا۔۔ اس نے بھی عادتاً [illegible] بیہوشی کی تھی۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ اندھیرے کی [illegible] سمندر میں ڈوبتی گئی۔

۲

[illegible] اس نے کوئی خواب نہیں دیکھا تھا۔ بس ذہن تاریک تھا [illegible] وہ سوتے سے جاگا ہے طبیعت [illegible] بس اتنا ہی تھا جیسے بیہوشی کے بعد تروتازہ ہو گیا ہو۔۔

[illegible] چاروں طرف دیکھا [illegible] ادھر اٹھ بیٹھا [illegible] کی عادت تھی۔ آخر [illegible] پر نظر پڑی۔ [illegible]

[illegible] آئینے کے سامنے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر [illegible] ریسیور [illegible] کے میک اپ میں [illegible] وہ سوچنے لگا [illegible] دیکھی تھا۔۔ لیکن۔۔ لیکن [illegible] نہیں [illegible]۔۔۔

[illegible] گھنٹی بجی۔۔ [illegible] اس نے جھپٹ کر ریسیور اٹھایا۔

[illegible]۔۔۔! دوسری طرف سے آواز آئی۔

[illegible] ڈوڈا بول رہا ہوں۔۔!

"اوہ ... میں جنرل کیو بول رہا ہوں ..."

"مارننگ سر ...!"

"کیا تم بالکل ٹھیک ہو ...!"

"یس سر ... لیکن میں یہاں کیسے ...؟"

"میں فوراً پہنچ رہا ہوں ..." دوسری طرف سے آواز آئی اور سلسلہ منقطع ہو گیا ...!

عمران نے بہت تیزی سے خود کو [illegible] بیٹھے [illegible] تھا۔ یہ ایک بڑی عمارت میں تھی۔ ایک سیدھا سادہ [illegible] ڈرائنگ روم تک [illegible] جہاں ناشتہ میز پر موجود تھا۔ اور پھر ناشتے ہی کے دوران میں جنرل کیو وہاں پہنچ گیا۔ وہ ملٹری یونیفارم میں ملبوس تھا۔ اور جنرل کیو کہہ رہا تھا۔ اصل میں جو کچھ بھی ہوا ہے ...!

"تم نے کمال کر دیا مسٹر عمران ... [illegible] سے معاملہ [illegible]"

عمران نے تحیر آمیز نظروں سے اُسے دیکھا۔ بس [illegible] خاموش رہا۔ تب [illegible] "چونکہ معاملہ بیحد اہم تھا مسٹر عمران لہٰذا تمہاری حالت تک [illegible] کیمرے سے رول نکال کر ڈیولپ کر لیا گیا ہے ... میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ تم تنہا یہ کارنامہ سر انجام دے ڈالو گے ...!"

عمران پہلی ہی بار میں [illegible] لیکن ضرور ہے کیپٹن [illegible] ظاہر ہے [illegible] پتہ نہیں [illegible] جا چکی ہے ...!

"میں نے جناب سے پوچھا تھا۔ کہ میں یہاں کیسے ..." اُس نے بہت احتیاط سے سوال کیا۔

"تمہارے ساتھ آدمی جو [illegible] نے اطلاع دی تھی کہ تم

غائب ہو گئے ہو۔ وہاں فوراً ہی ہم لوگوں پر پڑی تھی۔ اُس سے ہمیں آگاہ کیا کیپٹن [illegible] کے [illegible] نے ہی بتایا۔ وہ حراست میں ہے

بہرحال حکومت [illegible] ایک ٹیم [illegible] کی طرف روانہ کر دی گئی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ٹیم میں خود میں بھی شامل تھا۔ ایک معمولی فوجی [illegible] ہم [illegible] کی طرف روانہ ہوئے ...

اور پھر ہم نے راستے ہی میں تمہیں بے ہوش پڑا پایا۔ تمہاری وردی تار تار تھی اور تمہارے چہرے پر خراشیں تھیں۔ لیکن تمہارا [illegible] محفوظ تھا جس میں کیمرہ [illegible] زبردست کارنامہ انجام دیا ہے تم نے ...!"

"وہ تو ٹھیک ہے ... لیکن وہ [illegible] کیمرے سے برآمد ہوا ہے ...!"

"[illegible] کی طرف آ رہا ہوں ... [illegible] تصویریں ہیں [illegible] بھی دوبارہ [illegible] نہیں ہوئی ... سب [illegible] ہیں مسٹر عمران۔ تم نے ایک زبردست کارنامہ [illegible] لیکن افسوس ہم انہیں [illegible] تم ہی ان کے سلسلے میں ہماری مدد کرو گے ...!"

"کیا وہ تصویریں اس وقت آپ کے پاس ہیں ...!"

"کیوں نہیں ..." جنرل اپنا بریف کیس کھولتے ہوئے بولا۔ پھر اس نے ایک لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

یہ مختلف تصویریں تھیں۔ [illegible] ایک بوڑھا آدمی [illegible] کی کوشش کر رہا تھا۔ دوسرے کارڈ میں وہ [illegible] جبڑے [illegible] تھا۔ تیسرے کارڈ میں جنگلی گرتے ہوئے ہاتھی کا گوشت کاٹ رہے تھے ... پھر [illegible] کے نظام کی تصاویر کا سلسلہ تھا ... کچھ [illegible] راستوں کی تصویریں تھیں ... عمران انہیں [illegible] دیکھتا رہا۔ جنرل [illegible] کر بولا۔ [illegible] کیا

...لاب ۔۔!

"میں [illegible] اطمینان کا اظہار ... جیمز انتہائی تکلیف سے بولا۔ یہ مجموعہ

...ترجمہ [illegible] پر مشتمل ہے اور دونوں کے ملکوں کے سامنے ہم [illegible]

...[illegible] مگر اس کی حق کے ایک حصے سے ساری دنیا سے سب

...حیات کا ارتکاب ہو سکتا ہے ۔۔!"

"خدا کی پناہ ۔ تم تو غلطی کرو ۔۔"

"ہم ۔۔ میں جلدی کروں ... عمران نے [illegible]

"ہاں! آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں وہاں تک نہیں پہنچ سکتا پہلے ہم

اس معاملے کو [illegible] کا معاملہ کہتے تھے ۔ لیکن آپ تو۔

...ب تو ۔۔!

[illegible] فرشتے بھی جو وہاں تک نہیں پہنچ سکیں گے [illegible]

...میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے بلکہ قسم کھانے کو تیار ہوں کہ اس وقت ...

...پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا۔!"

"میرا خیال ہے کہ ابھی تمہیں آرام کی ضرورت ہے ... کیوں نہ کچھ دن

ہسپتال میں آرام کرو۔۔"

"جی نہیں اس کی ضرورت نہیں، میں پورے ہوش و حواس کے ساتھ آپ سے

مخاطب ہوں ۔"

"پھر اس طرح گفتگو کا مطلب ۔۔!"

"میں خود نہیں [illegible] ... لے جایا گیا تھا ... طویل سانس لے کر ... اور

اپنی کہانی شروع کر دی۔ عمران کو حیرت سے [illegible]

...معلوم ہو جانے پر بھی دیر تک اس کے منہ سے آواز نہیں نکل سکی تھی۔

"آپ کا کیا خیال ہے ..." آخر عمران ہی نے دوبارہ گفتگو شروع کی۔

"اس کا مقصد مسٹر عمران ... اس کا مقصد ۔۔" وہ گھبرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"میں خود بھی [illegible] ... انہوں نے خود ہی یہ [illegible] کیوں ظاہر کر دیں!

[illegible] سے کہا ہے آخر وہ کیا چاہتے ہیں۔ [illegible] کی [illegible] اس کی [illegible] کیوں کرا

رہے ہیں۔ یقین کیجئے [illegible] کی کوشش کی ہے۔"

پھر عمران نے [illegible] بھی ترتیب کرا دی تھی ...

"اور وہ وہیں پھنس کر رہ گیا ۔" عمران نے پوچھا۔

"اس کا مطلب بھی [illegible] آخر کسی [illegible] تک

مکمل کرنا چاہتے تھے جس کی طاقت کا اندازہ [illegible] اس کے

لئے میں معلوم کرنا چاہتی تھی [illegible] ۔"

"تم بھی [illegible] ۔۔!"

عمران کو [illegible] کا دوست [illegible] آگیا تھا!

[illegible] اس کی بھتیجی [illegible] ہوئی [illegible]

[illegible] کی [illegible] کے ۔ [illegible] بھی تھے

ہوئے کہ [illegible] سے [illegible] حاصل ہو سکتی [illegible] متعلق!

"میں دیکھ رہا ہوں ... میں دیکھ رہا تھا۔ [illegible] میں کہا!

یہ عمران نے [illegible] اس سلسلے میں کوئی

کارروائی [illegible] کے بغیر کی تو وجہ [illegible] ہو گا۔!"

"نہیں ایسا نہیں ہو گا۔ تم مطمئن رہو۔ [illegible] نے کہا۔

"بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا۔ "میرے کسی ساتھی کو

بھی [illegible] حیرت انگیز [illegible] تھی۔ وہ بھی [illegible]

[illegible] سے ایک ویرانے میں [illegible] اس جگہ کی نشاندہی

نہیں کر سکتا ۔۔"

اُس نے ظفر الملک کی بپتا دُہرائی تھی۔ اور جنرل نے کہا تھا کہ زرعی پروجیکٹ تو کئی چل رہے ہیں۔

"خیر۔۔۔ اِس معاملے کو بھی دیکھوں گا۔" جنرل اُٹھتا ہوا بولا۔ "تمہیں بہرحال آرام کی ضرورت ہے۔ تمہارے ساتھی یہیں موجود ہیں۔ تھوڑی دیر بعد یہیں پہنچ جائیں گے۔۔۔"

"لیکن میں ہوں کہاں۔" عمران نے پوچھا۔

"کی گوما میں۔۔۔!"

جنرل چلا گیا۔۔۔ لیکن عمران کا ذہن اُلجھا رہا۔ اُس کی خواہش تھی کہ اُس کے ماتحت جلد از جلد اُس تک پہنچ جائیں۔

جنرل کی یقین دہانی کے مطابق وہ آدھے گھنٹے کے اندر اندر ہی وہاں پہنچ گئے تھے۔۔۔!

جولیا کا چہرہ اُترا ہوا تھا اور آنکھیں متورم تھیں۔ جیمسن بدستور امریکی نیگرو بنا ہوا تھا۔۔۔!

"تم کہاں غائب ہوگئے تھے باس۔۔۔" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ مجھے غائب ہوئے کتنا عرصہ گزر چکا ہے۔۔۔"

"کوئی ایک ہفتے کی بات ہے۔۔۔"

"اور ملا کب ہوں۔۔۔"

"پچھلی شام کی بات ہے۔۔۔"

"اچھا اب سنو میری کہانی۔" عمران طویل سانس لے کر بولا۔ اور ایک بار پھر اپنی بپتا سنانے لگا۔ جولیا اس دوران میں کچھ بھی نہیں بولی تھی۔ صرف شکل تکتی رہی تھی عمران کی۔ عمران خاموش ہوا تو تڑ سے بولی "یہ تو صرف ایک دن کی کہانی ہے۔ تم ہفتے بھر سے غائب تھے۔۔۔"

"میں نہیں جانتا کہ بقیہ چھ دن کہاں اور کیسے گزرے۔۔۔"

"میں یقین نہیں کرسکتی۔۔۔"

عمران سنی اَن سنی کرکے جوزف سے بولا۔ "اب تم بتاؤ کہ تم لوگوں کو ہوش کس طرح آیا تھا۔۔۔"

"ہم باس! اکیلے ہم ہی نہیں تھے۔۔۔ وہاں تو سینکڑوں آدمی بیہوش ہوئے تھے۔ کم از کم خیموں کے سامنے ہی کے باشندوں پہ یہی گزری تھی۔ اور ہوش میں آنے کے بعد بھی اُن لوگوں کو گالیاں دے رہے تھے۔ جنہوں نے اطلاع دیئے بغیر مچھر مار دوا چھڑکی تھی۔۔۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم ہم سے پہلے ہی ہوش میں آکر کسی طرف نکل کھڑے ہوئے ہو۔۔۔"

"بعد میں تو حکام نے معلوم بھی کرلیا ہوگا کہ یہ کس کی حرکت تھی۔" عمران نے کہا۔۔۔

"نہیں باس آج تک نہیں معلوم ہوسکا۔ موانزا کی انتظامیہ نے سرے ہی سے انکار کردیا تھا کہ وہ اس کی ذمہ دار ہے۔۔۔"

عمران نے پُرتفکر انداز میں سر کو جنبش دی اور ظفر الملک سے پوچھا کہ اس کی جیب میں چیونگم کا کوئی پیکٹ تو نہیں پڑا ہوا ہے۔ چیونگم اسے مل گئی تھی۔

"لیکن یہ تصویروں کا قصہ باس۔۔۔"

"اُسی نے تو اُلجھن میں ڈال رکھا ہے۔ آخر تھریسیا کیا چاہتی ہے۔۔۔"

"تھریسیا وہی چاہتی ہے جو تم چاہتے ہو۔۔۔" جولیا نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔

"میں نہیں سمجھا محترمہ۔۔۔"

"ایک ہفتہ عیش کرگئے ہو۔ وقفے وقفے سے آئندہ بھی ہوتا رہے گا اور تم عیش کرتے پھروگے۔۔۔"

"یعنی پھر غائب ہو جاؤں گا اور واپسی پر عشق کرتا پھروں گا۔!"

جولیا کچھ نہ بولی۔ بُرا سا منہ بنائے ہوئے دوسری طرف دیکھنے لگی۔

"مجھے کسی کا ڈر پڑا ہے محترمہ۔۔" عمران پھر بولا۔

"مجھ سے بات مت کرو۔۔!"

"اور ہے کوئی بات کرنے والا۔۔" عمران چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا۔

"ایک بات یور میجسٹی۔۔" جیمسن نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "کہیں تھریسیا یہ تو نہیں چاہتی کہ اِدھر سے کوئی غیر ذمہ دارانہ حرکت ہو جائے۔۔!"

"ہیئر ہیئر۔۔" عمران اُچھل پڑا اور اُسے حیرت سے دیکھتا ہوا بولا۔ "میں دیکھ رہا ہوں کہ تم روز بروز ترقی کر رہے ہو۔۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ وہ مجھے آلۂ کار بنا کر متعلقہ لوگوں سے کوئی بے تکی حرکت کرانا چاہتی ہے یعنی وہ بوکھلا کر کوئی بھی حرکت کر بیٹھیں۔۔ اب سوچنے کی بات ہے کہ وہ حرکت کیا ہو سکتی ہے۔۔!"

"جنگل کے مشتبہ حصوں پر بمباری۔۔۔" جیمسن بولا۔

"اب تو یہی دل چاہتا ہے کہ تمہیں متبنّیٰ کر لوں جیمو جینگے۔۔!"

"لینگویج پلیز۔۔ یور میجسٹی۔۔۔!"

"میرا بھی یہی خیال ہے کہ تھریسیا بمباری ہی کی خواہشمند ہے۔۔!"

"بکواس۔۔" جولیا بولی۔

"بکواس ہی سہی۔ اب تم اپنی پُردرد نظم سُنا سکتی ہو۔۔!"

"میرے پاس فضول باتوں کے لئے وقت نہیں ہے! اگر کوئی بم کسی میزائیل پہ پڑ گیا تو جانتے ہو کتنی تباہی پھیلے گی۔۔۔!"

"میں نے محض تصویریں دیکھی تھیں۔ مختلف نمبروں کے بلاک محض کھوکھے ہو سکتے ہیں میزائیلوں کے۔۔ اگر واقعی ایسے میزائیل اُن لوگوں کے پاس ہوتے

و کسی کو ہوا بھی نہ لگنے دیتے اُنکی۔۔!

"واقعی یہ سوچنے کی بات ہے۔" ظفر الملک سر ہلا کر بولا۔

پھر وہ سوچتے ہی رہ گئے تھے اور کوئی کچھ نہیں بولا تھا۔۔

شام کو جنرل پھر آیا۔ بہت زیادہ پریشان نظر آ رہا تھا۔

"خطرہ مول لینا ہی پڑے گا۔" اُس نے کہا۔ "تم پر جو کچھ بھی گزری ہے ضحکہ خیز ہے۔ کسی سے اس کا تذکرہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اپنے طور پر کچھ ر لینے سے پہلے ہم اُن ممالک سے رجوع نہیں کر سکتے جن کے ناموں کے ین براعظمی میزائیل اُن تصاویر میں موجود ہیں۔۔!"

"درست فرما رہے ہیں آپ۔۔!"

"تو پھر کیا کریں۔۔" جنرل بولا۔

"یہی تو سمجھ میں نہیں آ رہا۔۔" عمران نے کہا۔

"جنگل کے بعض حصے ایسے ہیں جن سے گزر کر جھیل کے کنارے تک ہنچنا ناممکن ہے۔۔ آج تک مہذب دُنیا کے کسی فرد کا گزر اُدھر سے ہیں ہوا۔۔ لہٰذا میں ردِّ عمل دیکھنے کے لئے جنگل کے مشکوک حصوں پر باری کرا دوں گا۔۔!"

عمران طویل سانس لے کر رہ گیا۔ کچھ بولا نہیں۔ پھر جنرل نے اپنے اس خیال ے بارے میں اُس کی رائے طلب کی تھی۔۔!

"میں آپ سے متفق نہیں ہوں۔ کیونکہ شاید مجرم بھی یہی چاہتے ہیں یا وانڈریری قبائل کی کہانی سُن کر آپ نے کوئی جہاز جنگلوں کی طرف بھیجا تھا۔۔!"

"نہیں! اب تک تو ایسا نہیں ہوا۔۔!"

"میری دانست میں اُس ہنگامے کا مقصد یہی تھا کہ حالات کا

اندازہ لگانے کے لئے آپ کے جہاز جنگل پر پرواز کریں۔ لیکن آپ لوگوں نے اس حد تک اس کا نوٹس نہیں لیا تھا۔ لہٰذا مجھے آلۂ کار بنایا گیا۔۔۔"

"میں تو کم از کم دس بمبار بھیج کر بمباری کراؤں گا۔۔۔"

"میں اپنا فرض ادا کر چکا۔ اب آپ جانیں۔۔۔"

"کیا تم کسی جہاز میں اپنی موجودگی پسند کرو گے۔۔۔"

"ہرگز نہیں جناب والا! میں اپنے چیف کی ہدایت کے بغیر ایک قدم نہیں اٹھا سکتا۔۔۔"

جنرل واپس چلا گیا۔۔۔ دوسرے دن صبح ہی دس بمبار چنگھاڑتے ہوئے جنگل کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ اور جنرل کیو عمران کے پاس آیا تھا۔

"میں یہیں بیٹھ کر انتظار کروں گا۔" اس نے عمران سے کہا۔

"ضرور۔۔ ضرور۔۔۔" عمران سر ہلا کر بولا۔

"جلد ہی کوئی امید افزا اطلاع ملے گی۔" جنرل نے کہا۔ اور سگار سلگانے لگا۔

قریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بجی۔۔۔ ریسیور عمران ہی نے اٹھایا تھا۔ اور کان سے لگانے کے بعد اسے جنرل کی طرف بڑھا دیا تھا۔

"ہیلو۔۔۔" جنرل نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "جنرل کیو!۔۔۔ کیا۔ نہیں۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔ ہواباز کہاں ہے۔۔۔ اچھا اچھا۔ میں آ رہا ہوں۔۔۔"

"کیا بات ہے جنرل۔۔۔" عمران بوکھلا کر بولا۔

"صرف ایک بمبار واپس آیا ہے۔ اور اس کے ہواباز کی

الت بہت خراب ہے۔۔۔"

"کیوں؟ کیا ہوا۔۔۔"

"تم چلنا چاہو تو چلو میرے ساتھ۔۔۔ ہواباز ہی بتائے گا کہ کیا ہوا۔۔۔ وہ میرا منتظر ہے۔ اور کسی کو کچھ نہیں بتایا۔۔۔"

"میں چل رہا ہوں۔۔۔" عمران اٹھتا ہوا بولا۔

وہ فوجی کیمپ میں پہنچے تھے۔ اور جنرل سیدھا ایک خیمے کی طرف بڑھتا چلا گیا تھا۔

وہاں کئی آدمی تھے۔ دو باوردی پائلٹ بھی تھے۔ ایک بیہوش تھا اور دوسرا بیٹھا بری طرح ہانپ رہا تھا۔

جنرل نے بقیہ لوگوں کو خیمے سے چلے جانے کو کہا۔

"ہم۔۔۔ میرے حواس بجا نہیں ہیں۔۔۔ جناب۔" پائلٹ ہانپتا ہوا ۔ "ایسا نہ کبھی دیکھا نہ کبھی سنا۔۔۔"

"بتاؤ بھی تو۔۔۔ آخر ہوا کیا۔۔۔" جنرل جھنجھلا گیا۔

"نو بمبار طیارے میرے دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو گئے۔۔۔"

"وضاحت کرو۔۔۔ میں بالکل نہیں سمجھا۔۔۔"

"کس طرح بتاؤں۔۔۔ میری سمجھ ہی میں کچھ نہیں آتا۔۔۔ بس ایسا لگا تھا ے ایک ایک کر کے سارے طیارے ہوا میں تحلیل ہو گئے ہوں۔۔۔ نہ کسی قسم کی آواز ئی اور نہ ان کے ٹکڑے فضا میں بکھر کر زمین تک پہنچے۔۔۔"

"میرے کچھ پلے نہیں پڑ رہا۔۔۔"

"بس جناب! وہ نو عدد طیارے اسی طرح غائب ہو گئے۔۔۔"

جنرل نے عمران کی طرف دیکھا۔ اور عمران سر ہلا کر بولا۔ "میں آپ ے کہہ رہا تھا کہ اس قسم کا کوئی خطرہ مول نہ لیجئے۔۔۔ وہ لوگ بے حد چالاک

ہیں۔ اُن کے پاس ضائع کرنے کے لیے جہاز نہ ہوں گے۔ اس نے اپنا کوئی جدید ترین حربہ آپ کے جہازوں پر آزمایا ہے۔ گویا اُس حربے کے سلسلے میں اُن کا تجربہ کامیاب رہا۔ وہ کوئی بےحد تباہ کن شعاع بنا لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ایسی شعاع جو ہر ٹھوس چیز کو ذرات میں تبدیل کر دیتی نہ دھماکا ہوتا ہے اور نہ اُس چیز کے ٹکڑے زمین پر گرتے ہیں۔ یہ ہوا اصلی پروجیکٹ ہلاکت خیز۔۔۔! اب ہوائی جہاز اور میزائیل اسی طرح اوپر ہی اوپر تباہ کر دیئے جایا کریں گے۔ اُن کا ملبہ زمین پر نہیں گرا کرے گا۔۔!

"مگر میں اب کیا کروں۔۔۔" جنرل میز پر ہاتھ مار کر بولا۔

"بڑی طاقتوں کے نمائندوں کی میٹنگ طلب کر کے اس معاملے کو اُن کے سامنے رکھیے۔۔۔! اپنی ذمہ داری پر کوئی قدم ہرگز نہ اٹھائیے۔۔!"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ کاش میں پہلے ہی تمہارا مشورہ قبول کر لیتا۔۔ اُوہ۔ میرے خدا۔۔۔ میری وجہ سے اٹھارہ جانیں ضائع ہوئی ہیں۔۔ دو طیارے تباہ ہوئے ہیں۔۔۔!"

عمران کچھ نہ بولا۔ جیب میں چیونگم کا پیکٹ ٹٹول رہا تھا۔!

خَتم شُد

آئندہ ناول

عمران سیریز

زیبرا مین

قیمت
تین سو پیسے

مُصنّف
ابن صفی بی اے

"دُنیا کے بعض بہترین سراغرسانوں کی ٹیم ایک مہم پر روانہ ہوتی ہے۔۔۔ اُن میں ایک احمق بھی تھا جو سر کے بل کھڑا ہو کر مناظرِ فطرت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جان لیوا دشواریاں بھی اُسے پژمردہ نہیں ہونے دیتیں۔۔۔ اگر وہ اُن کا ساتھی نہ ہوتا تو وہ سب پاگل ہو جاتے۔۔۔!

اُس شوخ و شنگ لڑکی کا یہی خیال تھا۔۔!

ایکشن اور سسپنس سے بھرپور کہانی
عنقریب منظرِ عام پر آ رہی ہے۔۔!

اسرار پبلیکیشنز

۲/۱ فردوس کالونی۔ کراچی ۱۸